اردوئے

یو۔جی۔سی۔نیٹ، جے۔آر۔ایف
لکچررشپ ودیگر مقابلہ جاتی امتحانات کے لئے مختصر نوٹس

شبانہ بتول/زائر حسین ثالثی

URDU-E-

شبانہ بتول/زائر حسین ثالثی

Published By:
BOMBAY ART PRESS
Sarai Chowk, P.O. Jalalpur
Ambedkar Nagar 224149 (U.P.) INDIA
email ID- bombayartpress786@gmail.com
Design By: Md. Aqeeluzzafar

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اردوئے معلیٰ

یو۔جی۔سی۔نیٹ،جے۔آر۔ایف

لکچررشپ ودیگر مقابلہ جاتی امتحانات کے لئے مختصر نوٹس

مرتّب

شبانہ بتول(M.A.,B.Ed.NET,JRF)

زائرحسین ثالثی(M.A.,B.Ed.NET)

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

URDUE MOALLA

BY

Zayer Husain Salsi, Shabana Batool

نام کتاب	:	اردوئے معلیٰ
مرتب	:	شبانہ بتول،زائرحسین ثالثی
ناشر	:	بتول اکیڈمی محلّہ جعفرآباد،جلالپور،امبیڈکرنگر،یو.پی.
کمپوزنگ	:	اشفع بتول،حسن عابد،
طباعت	:	بابے آرٹ پریس سرائے چوک جلال پور
تعداد	:	۱۰۰۰
سنہ طباعت	:	۲۰۲۰ء

رابطہ:۔زائرحسین ثالثی فرزندالحاج محمد جعفر صاحب نوحہ خوان جعفرآباد (بڑی مسجد) جلالپور،امبیڈکرنگر۲۲۴۱۴۹،یو.پی.،انڈیا۔

Address:- Zayer Husain Salsi s/o Alhaj Mohammad Jafar Sahab
Mohallah:- Jafrabad (Badi Masjid) Post:- Jalalpur,
District:- Ambedkar Nagar, State:- U.P. Pin Code:- 224149(INDIA)
Mobile:- 8127767258,9795135631
E-mail:- zayerhusainsalsi@gmail.com

فہرست

انتساب	۵
اپنی بات	۶
زبان اور بولیاں	۷
تاریخ زبان اردو(UNIT - 1)	۸
ہندآریائی کی مختصر تاریخ:قدیم ہندآریائی،وسطی	سے
ہند آریائی، پراکرت، جدید ہند آریائی، اپ	
بھرنش،جدید ہندآریائی زبانوں کی گروہ بندی	۱۴
اردو زبان کی مختصر تاریخ پیدائش اور ارتقاء	۱۵
اردو کی ابتدا کے بارے میں مختلف نظریات	۱۸
کھڑی بولی کے اوصاف	۲۱
اردو ساخت کے بنیادی عناصر	۲۱
اردو اور اس کی بولیاں،لسانیات	۲۲
لسانیات سے متعلق اہم تصانیف	۲۴
فن عروض اور بلاغت پر لکھی گئی اہم کتابیں	۲۵
اردو کی شعری اصناف(UNIT - 2)	۲۷تا
قصیدہ،مثنوی،مرثیہ	۳۳
اردو قصیدہ پر تنقیدی کتابیں	۳۴
اردو مثنوی پر تنقیدی کتابیں	۳۴
اردو مرثیہ پر تنقیدی کتابیں	۳۵
اردو غزل(UNIT - 3)	۳۷
اردو غزل پر تنقیدی کتابیں	۴۲
اردو نظم(UNIT - 4)	۴۳
اردو نظم پر تنقیدی کتابیں	۴۹
اردو داستان(UNIT - 5)	۵۰
داستان نگار اور داستانیں	۵۴
اردو داستان پر تنقیدی کتابیں	۵۵
اردو ڈرامہ(UNIT - 5)	۵۶
ڈرامہ نگار اور ان کے ڈرامے	۵۹
اردو ڈرامہ پر تنقیدی کتابیں	۵۹
اردو ناول(UNIT - 6)	۶۰
ناول نگار اور ان کی ناولیں	۶۹
تقسیم ہند سے متعلق اہم ناول	۷۲
اردو ناول پر تنقیدی کتابیں	۷۳
اردو افسانہ(UNIT - 6)	۷۴
افسانہ نگار اور ان کے افسانوی مجموعے	۸۰
سوزوطن،انگارے	۸۲
تقسیم ہند اور فسادات سے متعلق اہم افسانے	۸۳
اردو افسانے پر تنقیدی کتابیں	۸۴
تنقید وتحقیق(UNIT - 7)	۸۶
اردو تنقید، تحقیق پر تنقیدی کتابیں	۹۳
تنقید دبستان اور ناقدین	۹۷
غیر افسانوی نثر(UNIT - 8)	۹۸
سوانح:کتابیں	۱۰۹
خودنوشت سوانح:کتابیں	۱۱۰
خطوط اور خطوط نگار	۱۱۳
اردو کے اہم انشائیے	۱۱۴
اردو کے اہم خاکہ نگار اور ان کے	
خاکے	۱۱۵

اردو کے اہم سفرنامے	۱۱۷
اردو کے اہم تذکرے	۱۱۹
اہم رپورتاژ	۱۲۱
(UNIT - 9)	۱۲۳
اردو کے ادبی دبستان،ادارے اور تحریکات	
و رجحانات:-دبستان دہلی،دبستان لکھنؤ،	
فورٹ ولیم کالج،دلی کالج،دارالترجمہ عثمانیہ	سے
اردو میں ایہام گوئی،اردو میں اصلاح زبان	
کی روایت،اردو ادب میں رومانی تحریک،	
علی گڑھ تحریک،ترقی پسند ادبی تحریک،حلقۂ	۱۳۱
ارباب ذوق،جدیدیت،مابعد جدیدیت	تک
اردو قواعد	۱۳۳
حروف ہجا یا املا	۱۳۵
اعراب؛حرکات،سکنات	۱۳۷
اردو میں علاماتِ اوقاف	۱۳۹
حروف اور ان کی قسمیں	۱۴۰
لفظ اور اس کی قسمیں	۱۴۲
کلمہ اور اس کی قسمیں	۱۴۲تا
اسم،فعل،حرف،	۱۴۴
جنس کے لحاظ سے اسم کی قسمیں	۱۴۵
تعداد کے لحاظ سے اسم کی قسمیں	۱۴۵
فعل،صفت،ضمیر،تمیز،حرف	۱۴۶
اصناف سخن	۱۵۳
نثر؛افسانوی نثر،غیر افسانوی نثر	۱۵۵
تنقید کے دبستان	۱۶۰
نظم؛مبادیات،موضوع کے اعتبار	۱۶۳
سے،ہیئت کے اعتبار سے	۱۶۵
دیگر اصناف،دوسری زبانوں کی اصناف	۱۶۷
بلاغت اور فصاحت کی مختصر تعریف	۱۶۹
علم بیان:-تشبیہ،استعارہ،مجاز مرسل،کنایہ	۱۷۱
صنائع وبدائع:-صنائع لفظی،صنائع معنوی	۱۷۳
عیوب فصاحت	۱۷۷
فن پارے	۱۷۹
اردو کی اہم نثری تصانیف	۱۸۱
دکن کی تصانیف	۱۸۱
شمالی ہند کی تصانیف	۱۸۱
”آزادی کے بعد“ اردو اصناف کی	۱۸۲
کتابیں،لائبریریاں	۱۸۲
اردو ادب میں اوّلیت	۱۸۳
وہ تمام نام جو ایک طرح کے ہیں	۱۸۶
خطاب والقاب،و پورا نام	۱۹۴
ادبی چشمک یا معرکے	۱۹۷
گیان پیٹھ ایوارڈ یافتگان:-	۱۹۸
فراق گورکھپوری،علی سردار جعفری،	تا
قرۃ العین حیدر،شہریار	۲۰۰
اردو کے مایہ ناز ادیبوں اور شاعروں	۲۰۱
کی تاریخ پیدائش:-	تا
جنوری سے دسمبر تک	۲۲۴

انتساب

اپنے شہر کے تمام طلبہ کے نام

ان نوجوانوں کے نام جن کے ہاتھوں میں اردو کے مستقبل کی مشعل اب بھی روشن ہے۔

شہر جلالپور کے ان گمنام اردو ادیبوں شاعروں کے نام جن کو کوئی نہیں جانتا۔

اپنی بات

''اردوئے معلّیٰ'' کے نام سے NET/JRF کے نئے نصاب کے مطابق مختصر نوٹس کی شکل میں دوستوں ،عزیزوں اور اپنے اساتذہ کے مشوروں سے یہ ایک ادنی سی کوشش ہے۔ پھر بھی کچھ کوتاہیاں اور خامیاں بھی ہو جاتی ہیں، کچھ کمیاں بھی رہ جاتی ہیں۔آپ کے مشورے یقیناً اسے دور کر سکتے ہیں۔ مجھے آپ کی حوصلہ افزئی سے زیادہ سچی تنقید کی ضرورت ہمیشہ رہی ہے تاکہ اپنے غرور سے ہمیشہ شکست کھاتا رہوں۔

میں شکر گزار ہوں کہ......میری کچھ ٹوٹی پھوٹی تحریروں کے بعد اگر میرے عزیزم جناب زاہد جعفری،ڈاکٹر عباس رضا نیّر جلالپوری صدر شعبہ اردو لکھنؤ یونیورسٹی، ڈاکٹر عبداللہ امتیاز احمد شعبہ اردو ممبئ یونیورسٹی ،ڈاکٹر نور فاطمہ (اسسٹنٹ پروفیسر مولانا آزاد یونیورسٹی لکھنؤ کیمپس)،ڈاکٹر زیبا محمود (ایسوسی ایٹ پروفیسر گنپت سہائے پی جی کالج سلطانپور) ڈاکٹر عباس مہدی (MBBS.MD.MS.)،براد عزیز راشد ربانی، موسی رضا لکھنو، مظہر حسنین (نیوز ایڈیٹر میرا وطن دہلی) اور ماسٹر شمیم حیدر لکچرر مہیلا پی.جی.کالج جلالپور کا کچھ اور لکھو کا تقاضائے پیہم نہ ہوتا تو شاید یہ کام ممکن نہ ہوتا۔

مجھے فخر ہے کہ......اگر والدین کے علاوہ بھائی بہنوں کی عنائتیں نہ ہوتیں خصوصاً بڑی بہن شبانہ بتول نے اس کا خاکہ نہ بنایا ہوتا تو اس کی تعمیر ادھوری رہ جاتی۔اپنی عزیز بہن راہبہ کا شکریہ نہ ادا کرو تو یہ کوتاہی ہوگی کہ جس نے ہمیشہ میری تحریروں میں میرا ساتھ دیا۔

مجھے یہ بھی فخر ہے کہ......عزیز از جان دوست علی کی پیہم کاوشیں اور بھانجی اشفع بتول کی انگلیوں نے اسے نہ تراشا ہوتا تو یہ گلہائے رنگا رنگ گلدان میں نہ سج پاتے۔

میں اپنے بے پناہ پیار کرنے والے ماموں عباس (وڈیو گرافر) کا نہ شکریہ ادا کر سکتا ہوں نہ ہی ان کے احسان کا بدلہ؛ کہ جن کی دوراندیشی مجھے کسی امور میں رکاوٹ نہیں ہونے دیتی۔ باتوں باتوں میں انھیں الجھاتا رہتا ہوں ،اور وہ اپنے کام کو مکمل کئے بغیر ہی میرے ہر کام کو تکمیل تک پہنچاتے رہتے ہیں۔اور میں صبح وشام ان کی الیکٹرانک اشیاء سے اپنے لفظوں کو کاغذ پر سجاتا رہتا ہوں۔

دعاؤں کا طالب

زائر حسین ثالثی جعفر آباد جلالپور

زبان اور بولیاں

☆ زبان کوئی ایک آدمی دانستہ (عقلمند) کی ایجاد کی ہوئی چیز نہیں ۔ بلکہ مختلف لمحوں سے گزر کر اپنا وجود قائم کر پاتی ہے ۔

☆ زبانیں صرف وسیلۂ اظہار نہیں ہوتیں بلکہ انسان وسماج کے تمام حرکات و سکنات عادات و اطوار اور تہذیبی لین دین کی مکمل عکاس ہوتی ہیں ۔ زبانیں بہتی ہوئی ندیوں کی طرح ہوتی ہیں جو اپنے کناروں کی مٹی کو بھی ساتھ لے کر چلتی ہیں ۔

☆ ہندوستان عہد قدیم سے گونا گوں تہذیبوں ،ثقافتوں ، مذہبوں اور ان سے جڑی زبانوں و بولیوں کا گہوارہ وجولان گاہ رہا ہے ۔

☆ گریرسن کے لنگوسٹک سروے آف انڈیا (۱۹۲۸) کے مطابق یہاں ۳۶۴ (۱۷۹) زبانیں اور ۵۴۴ ربولیاں بولی جاتی ہیں ۔

☆ ۲۰۱۶ رکے تازہ سروے کے مطابق ہندوستان میں ۸۸۰ زبانیں بولی جاتی ہیں اور ۳۳ رزبانوں کو الگ الگ صوبوں میں سرکاری زبان کا درجہ حاصل ہے ۔

☆ مردم شماری کے مطابق ہندوستان میں اردو بولنے والوں کی تعداد............

سنہ ۱۹۶۱ء میں................۲,۳۳,۲۳,۵۱۸ (۲ کروڑ ۳۳ لاکھ ۲۳ ہزار ۵۱۸)

سنہ ۱۹۷۱ء میں................۲,۸۶,۲۰,۸۹۵

سنہ ۱۹۸۱ء میں................۳,۴۹,۴۱,۴۳۵

سنہ ۱۹۹۱ء میں................۴,۳۴,۰۶,۹۳۲

سنہ ۲۰۰۱ء میں................۵,۱۵,۳۶,۱۱۱

پوری دنیا میں ۵ سے ساتھ ہزار زبانیں بولی جاتی ہیں ۔

لسانی خاندانوں میں سب سے بڑا اور اہم لسانی خاندان ''ہند یورپی خاندان السنہ'' ہے، جس کی ۱۱ رشاخیں ہیں، جس کی ایک شاخ ہند آریائی بھی ہے، اسی خاندان سے اردو زبان نکلی ہے ۔

تاریخ زبان اردو (UNIT - 1)

ہند آریائی کی مختصر تاریخ

وہ آواز جس سے انسان اپنے خیالات واحساسات کو ظاہر کر سکے زبان کہلاتی ہے ۔ہم رشتہ زبانوں کو ایک زمرے میں رکھا جاتا ہے اس لئے ان کو لسانی خاندان کہا جاتا ہے ۔ زبانیں زمان ومکان کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہیں ۔ان کی صوتی ،صرفی ،اورنحوی خصوصیات کی بنا پر ماہر لسانیات نے انھیں آٹھ (۸) خاندانوں میں تقسیم کیا ہے: (۱) سامی (۲) ہند چینی (۳) دراوڑی (۴) منڈا (۵) افریکہ کی بانتو (۶) امریکی (۷) ملایائی (۸) ہند یورپی ۔

''اردو اور ہندی'' ہند یورپی خاندان سے تعلق رکھتی ہے ۔ ہندوستان میں آکر یہ خاندان اپنے ارتقائی دور میں ''ہند ایرانی'' سے گزر کر ''ہند آریائی'' شکل اختیار کر لیتا ہے ۔ (ہند آریائی زبان ہند یورپی خاندان سے نکلی ہے)

حضرت عیسیٰ کی ولادت سے کوئی ڈیڑھ ہزار برس سے پہلے آریہ ہندوستان میں داخل ہوئے ۔اس وقت یہاں دراوڑ قوم آباد تھی ۔ آریوں کے ہاتھوں اس قوم کو شکست ہوگئی اور دراوڑوں کی بڑی تعداد نے دکن میں پناہ لی ۔شمالی ہندوستان پر آریہ قابض ہو گئے ۔لیکن دراوڑوں کی اچھی خاصی تعداد بھی یہاں باقی رہی ۔ دو قومیں کسی ایک علاقے میں بس جاتی ہیں تو ایک دوسرے کا اثر قبول کرتی ہیں ۔اس کے ساتھ لفظوں کا لین دین بھی ہوتا ہے ۔ آریہ اپنے ساتھ جو زبان لے کر آئے تھے وہ خالص نہ رہ سکی ۔آریہ جیسے جیسے اس ملک میں پھیلتے گئے مقامی بولیوں کے الفاظ ان کی زبان میں شامل ہوتے گئے ۔مقامی باشندوں سے میل جول کے بعد ان کی اپنی زبان کے بہت سے لفظوں کا تلفظ بھی کچھ سے کچھ ہو گیا ۔آریوں کو یہ بات پسند نہ آئی ۔انھوں

نے اپنی زبان کو منظّم کرنے کی کوشش کی اور اپنی زبان میں صرف وہی الفاظ باقی رکھے جو ٹکسالی تھے گویا ہر جگہ بولے جاتے تھے۔اس طرح انھوں نے اپنی زبان کو مقامی بولیوں کے الفاظ سے پاک کرلیا۔یوں مقامی اثرات سے پاک صاف ہوکر ایک معیاری زبان وجود میں آئی جس نے شستہ نام پایا۔اس زبان کو بہت فروغ ہوا اور اس میں اعلیٰ درجے کا ادب پیدا ہوا لیکن عوام سے اس کا ناتہ ٹوٹ گیا اور یہ ایک طبقے (پنڈتوں) تک محدود ہوکر رہ گئی۔

ہندوستان میں ہندآریائی زبانوں کے ارتقا کو تین ادوار میں بانٹا گیا ہے:

(۱)قدیم ہندآریائی ۱۵۰۰قبل مسیح سے۵۰۰قبل مسیح تک

(۲)وسطی ہندآریائی ۵۰۰قبل مسیح سے۱۰۰۰تک

(۳)جدید ہندآریائی ۱۰۰۰ء سے تاحال

قدیم ہند آریا

۱۵۰۰قبل مسیح سے۵۰۰قبل مسیح تک

ڈاکٹر سدیشور ورما نے قدیم ہندآریائی کو پانچ منزلوں میں تقسیم کیا ہے۔

۱۔**وید ک منزل**......جس میں رگ، یجر، اتھر اور سام وید لکھے گئے ہیں۔

۲۔**عہد پاننی کی منزل**......اس عہد میں سنسکرت عالموں کی زبان بن جاتی ہے۔

۳۔**رزمیہ منزل**......اسے ادبی منزل بھی کہا جاتا ہے۔اسی عہد میں مہابھارت جیسی شاہکار لکھی گئی۔

۴۔**دینوی منزل**......اس عہد میں سنسکرت سرکاری زبان بن جاتی ہے اور اس کا رشتہ مذہب سے ٹوٹ جاتا ہے۔

۵۔**ٹکسالی منزل**......اس عہد میں سنسکرت اصول وقواعد کی بیجا پابندیوں کی وجہ سے محدود ہوکر رہ جاتی ہے۔

وسطی ہند آ یائی

۵۰۰قبل مسیح سے۱۰۰۰تک

یہ دراصل پراکرتوں کے آغاز وارتقاء کا دور ہے۔عوام کی زبان جو تھوڑے تھوڑے فرق اور الگ الگ رسم خط کے ساتھ مختلف علاقوں میں رائج تھی پراکرت کہلاتی تھی۔پراکرت کو فطری زبان کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔مراد وہ فطری زبانیں جو پابندیوں اور جکڑ بندیوں کے سبب سنسکرت کے پہلو بہ پہلو وجود میں آ گئی تھی۔اس عہد میں سنسکرت کا رشتہ عوام سے ٹوٹ چکا تھا۔اور یہ صرف خواص کی زبان ہوکر رہ گئی تھی اور عوام میں جو زبان بولی اور سمجھی جاتی تھی وہ ''پراکرت'' تھی۔پراکرت برابر ترقی کرتی رہی اور مختلف علاقوں میں اس کے روپ بدلتے گئے۔اس طرح اس نے متعدد پراکرتوں کی شکل اختیار کرلی۔اس عہد کی پراکرتوں کی پانچ نمایاں شکلیں تھیں:

۱۔**مہاراشٹری پراکرت**:۔جنوب کی پراکرت، مراٹھی اسی سے نکلی، ادب کی تخلیق،

۲۔**شورسینی پراکرت**:۔مرکز متھرا، سنسکرت کا گہرا اثر۔

۳۔**ماگدھی پراکرت**:۔اس کا مرکز جنوبی بہار تھا۔آریا اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے۔

۴۔**ارد ماگدھی پراکرت**:۔لفظی معنی آدھی مگدھی، مقام اودھ اور مشرقی اتر پردیش تھا۔

۵۔**پیشاچی پراکرت**:۔یہ کشمیر اور پنجاب کے علاقے کی پراکرت تھی۔

پراکرت

☆......پراکرت کے سب سے قدیم نمونے بدھ اور جینیوں کی مذہبی کتابوں یا پھر اشوک کی لاٹوں پر کندہ کیے ہوئے ملتے ہیں۔

☆......مسعود حسین خان کے مطابق ''پہلی پراکرت صرف اس زبان کو کہیں گیں جس کا ادبی روپ پالی ہے''۔پالی کو قدیم ماگدھی بھی کہا جاتا ہے۔

لفظ پالی سنسکرت کے ''پنکتی'' سے نکلتا ہے(اسی سے اردو کا پانتی، پتی، اور پٹی ہے)

☆......پالی بدھ مذہب کی زبان ہے۔کہا جاتا ہے کہ بدھ مذہب کے تمام پیشوا مہاتما گوتم بدھ پالی بولتے تھے اور انھوں نے اسی زبان میں اپنے مذہب کی تبلیغ کی تھی۔

ان پراکرتوں کے ساتھ بھی اکثر وہی صورت پیش آئی جو آریوں کی قدیم زبان کے ساتھ پیش آئی تھی یعنی پراکرت بھی اکثر ادبی حیثیت اختیار کر لیتی تھی اور عوام سے اس کا رشتہ منقطع ہو جاتا تھا۔ایسی صورت میں وہ پھر عام بول چال کی زبان بولنے لگتے تھے۔اس میں مختلف بولیاں ملی ہوئی ہوتی تھیں۔اہل علم اس طرح کی عوامی زبان کو حقارت کی نظر سے دیکھتے اور اسے اپ بھرنش یعنی بگڑی ہوئی زبان کہنے لگے۔لیکن اس کی مقبولیت میں کمی نہ آئی کیونکہ عوام سے اس کا رشتہ مستحکم تھا۔آخر کار تعلیم یافتہ طبقہ بھی اس کی طرف متوجہ ہوا اور اس کی ترقی کی رفتار تیز ہوگئی۔ہندوستان کی دوسری بولیاں بھی اس سے متاثر ہونے لگیں۔

گجرات، راجپوتانہ اور دوآبہ کی بولیوں پر اس کا خاص طور اثر ہوا۔

جدید ہند آریا

اس دور کا آغاز اپ بھرنش سے ہوتا ہے۔جو فطری زبان پراکرت کے پہلو بہ پہلو اپنے وجود کا احساس کرا رہی تھی۔سنسکرت کے تمام علاقے جہاں پراکرت کا بول بالا تھا وہاں پراکرت کی جگہ اپ بھرنشوں نے لے لی۔

اپ بھرنش

☆......مسعود خان کے مطابق ''جب پراکرتوں نے ادبی شکل اختیار کرنا شروع کی تو وہ عوام کی ڈگر سے پرے جا پڑی اور عوام کی زبان کا دھارا آگے بڑھتا رہا۔اسی بول چال کی زبان کو اس عہد کے قواعد نویسوں نے 'اَپ بھرنش' کہا ہے۔

☆......اَپ بھرنش کے معنی بگڑی ہوئی آواز کے ہیں۔

مارکنڈے نے اَپ بھرنش کی تین قسمیں بتائی ہیں؛

۱۔ناگر اَپ بھرنش

۲۔براچڈ اَپ بھرنش

۳۔اُپ ناگر اَپ بھرنش

ہندوستان کی جدید زبانوں کی پیدائش پراکرتوں سے نہیں بلکہ اپ بھرنشوں سے ہوتی ہے۔جسے پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا؛

شور سینی اپ بھرنش:۔ یہ متھرا کے علاقے میں بولی جاتی تھی۔اس سے کھڑی بولی نکلی جو موجودہ ہندی اور اردو کا سرچشمہ ہے۔اس اپ بھرنش سے راجستھانی، مشرقی، پنجابی، گجراتی، اور پہاڑی بولیاں بھی نکلیں۔

اَپ بھرنشوں میں شورسینی اَپ بھرنش ممتاز حیثیت رکھتی ہے؛اس میں چار بولیاں شامل ہیں؛

(۱) کھڑی بولی یا ہندوستانی (موجودہ اردو ہندی)۔

(۲)راجستھانی (۳)پنجابی(مشرقی) (۴) گجراتی اور پہاڑی بولیاں

ماگدھی اپ بھرنش:۔ آسامی، بنگالی، اڑیہ اور بہار کی تمام بولیاں اسی سے نکلی ہیں۔

اردھ ماگدھی اپ بھرنش:۔ اس میں پورب کی تمام بولیاں یعنی اودھی، چھتیس گڑھی، بھوج پوری وغیرہ شامل ہیں۔

مہاراشٹری اپ بھرنش:۔ سنسکرت میں جس کو صوبہ مہاراشٹر کہا گیا ہے، وہ برار کا علاقہ تھا، وہی اس کا خاص مرکز ہے۔

پراچڈا اور کیکئی اپ بھرنش:۔ پراچڈا سے سندھی نکلی ہے اور کیکئی سے لہندا۔

دوآبہ شورشینی پراکرت کا علاقہ تھا۔جلد ہی اس نے شورشینی اپ بھرنش کا روپ اختیار کر لیا اور دو برس کے اندر پورے شمالی ہندوستان پر چھا گئی۔چنانچہ دسویں صدی عیسوی میں جب مسلمان بڑی تعداد میں شمالی ہندوستان پہنچے تو یہاں اس زبان

کا دور دورہ تھا۔اس زبان کو کھڑی بولی کہا جاتا ہے۔اسے ہندوستانی کا نام بھی دیا جاسکتا ہے۔مسلمان اپنے ساتھ فارسی،عربی الفاظ لائے جو اس میں یعنی کھڑی بولی یا ہندوستانی میں داخل ہونے لگے جس کے نتیجے میں اردو زبان وجود میں آئی۔

مسلمانوں کے قافلے یکے بعد دیگرے افغانستان کے راستے پنجاب اور پنجاب سے دہلی پہنچتے تھے اور مقامی باشندوں سے ان کے میل جول سے اس نئی زبان کی عمارت اٹھتی چلی جاتی تھی۔اس نئی زبان کو پہلے ہندی، ہندوی، ریختہ، وغیرہ کے ناموں سے یاد کیا گیا پھر اسی نے ''اردو'' نام پایا۔

جدید زبانوں کا تعلق اپ بھرنشوں اور پراکرتوں کے وسیلے سے سنسکرت تک جاملتا ہے۔اس طرح جدید ہند آریائی زبانیں اپنی اصل میں ایک ہی سرچشمے کی پروردہ ہیں۔اردو، ہندی، گجراتی، پنجابی، اودھی، راجستھانی، بنگالی، آسامی، اڑیا، مراٹھی اور سندھی جدید ہند آریائی زبانیں کہلاتی ہیں۔

جدید ہند آریائی زبانوں کی گروہ بندی

جارج گریرسن نے جدید ہند آریائی زبانوں کو ان کی خصوصیات کی بنیاد پر بیرونی اور اندرونی دو گروہوں میں تقسیم کیا ہے۔

(۱) بیرونی حلقہ/گروہ کی زبانیں

(۱) شمالی مغربی شاخ ...... لہندا، مغربی، مغربی پنجابی، سندھی
(۲) جنوبی شاخ ...... مراٹھی
(۳) مشرقی شاخ ...... آسامی، بنگالی، اڑیا، بہاری بولیاں

(۲) وسطی حلقہ کی زبانیں

(۱) مشرقی ہندی ...... اودھی، بگھیلی، چھتیس گڑھی

(۳) اندرونی حلقہ/گروہ زبانیں

(۱) مغربی ہندی ...... کھڑی بولی (اردو، ہندی)، ہریانوی، برج بھاشا، بندیلی، قنوجی
(۲) پنجابی ...... مشرقی
(۳) گجراتی ......
(۴) راجستھانی ...... مارواڑی/میواڑی، مالوی، جے پوری، میواتی
(۵) بھیلی
(۶) خاندیشی

(۴) پہاڑی زبانیں

(۱) مشرقی پہاڑی..........نیپالی/گورکھالی
(۲) درمیانی پہاڑی..........کمایونی، گڑھوالی
(۳) مغربی پہاڑی..........شملہ اور اس کے آس پاس کے پہاڑی علاقوں کی بولیاں

مغربی ہندی

☆ مغربی ہندی کی پانچ بولیاں کھڑی بولی (اردو، ہندی)، ہریانوی، برج بھاشا، بندیلی، قنوجی ہیں

مغربی ہندی کی پانچ بولیوں کے گروہ

(۱)۔(اُو) کو ترجیح دینے والی تین بولیاں: (۱) برج بھاشا (۲) بندیلی (۳) قنوجی
(۲)۔(اَ) کو ترجیح دینے والی دو بولیاں: (۱) ہریانی (۲) کھڑی بولی

اردو زبان کی مختصر تاریخ پیدائش اورارتقاء

☆ ریختہ:۔ یہ موسیقی کی ایک اصطلاح تھی جس میں راگ راگنیاں ملائی جاتی تھیں یہ لفظ زیادہ تر نظم کے لئے کام میں لایا جاتا تھا۔

☆ ریختہ کے معنی ہیں گری پڑی چیز، فارسی شعراء اس نظم کو بھی ریختہ کہتے تھے جو مختلف زبانوں سے مرکب ہو۔

☆ قدیم شعرائے اردو کے کلام میں فارسی و ہندی ملی جلی ہوتی تھیں اس لئے انھیں ریختہ کہنے لگے۔

☆ لفظ ''اردو'' قومی اور لسانی اتحاد کا مظہر ہے۔ پنڈت دتا تریا کیفی نے لکھا ہے۔اردو دولفظوں سے مرکب ہے، سنسکرت میں ''اُر'' کے معنی دل ہیں اور فارسی میں ''دُو'' کے معنی دو تحریر کئے گئے ہیں۔ اس اعتبار سے اردو دو دلوں کے اتحاد اور قومی و لسانی ملاپ کی نشاندہی کرتی ہے۔

☆ شمس الرحمٰن فاروقی کی کتاب ''اردو کا ابتدائی زمانہ''؛ ترکی میں اردو کے معنی لشکر کے نہیں ہیں بلکہ وہاں یہ لفظ ''جم غفیر'' کے لئے مستعمل ہے۔اسی جم غفیر کو انگیریزی میں Horde کہا جاتا ہے۔یعنی بے انتظام قسم کا انبوہ۔

☆ اصل میں تو یہ پورا فقرہ ''زبان اردوئے معلیٰ شاہ جہان آباد'' تھا۔مختصر ہوتے ہوتے ''اردو'' رہ گیا۔

☆ فارسی میں ''زبان اردو'' کہا جاتا ہے تو اس کے معنی ہوتے ہیں کہ ''وہ زبان جس کا نام اردو ہے''۔دوسرے معنی یہ ہیں کہ اردو کی زبان۔یعنی ''شاہ جہان آباد'' کی زبان۔

☆ امیر حسرو نے ہندی، ہندوی کے علاوہ زبان دہلی بھی لکھا ہے۔

☆ بھوگ مل کا مصنف پیار محمد قریشی پہلا شخص ہے جس نے اپنی زبان کو دکھنی کہا ہے۔

☆ ۱۶۲۵ء میں ملا وجہی نے ''سب رس'' میں زبان ہندوستان کا استعمال کیا اور زبان ہندوستان کہہ کے اردو کے اولین خدوخال کی طرف اشارہ کیا۔

(اردو دنیا اکتوبر ۲۰۱۷، صفحہ ۴۵)

☆ میرامن نے ۱۸۰۲ میں ''باغ و بہار'' میں لکھا کہ میں نے یہ کہانی اردو زبان میں لکھی۔

☆ گلکرسٹ ۱۷۸۵ میں اس لفظ کو زبان کے معنی میں استعمال کر چکے تھے۔

☆ ۱۹ر صدی سے کچھ پہلے اردو کا تلفظ زبان کے معنی میں ہونے لگا۔

☆ اردو کو سب سے پہلے عادل شاہی بادشاہوں نے سرکاری زبان کا درجہ عطا کیا۔

☆ مغلوں کے زمانے میں فوجی چھاؤنیوں کی بول چال کے لئے ''زبان اردو'' یا ''زبان اردوئے معلیٰ'' کا استعمال ہوا ہے۔

☆ محمد بن تغلق نے (۱۳۲۷) میں دولت آباد کو اپنا پایۂ تخت بنایا تو اس کا نام ''شاہجہاں آباد'' اور وہاں کے بازار کو ''اردوئے معلیٰ'' کا خطاب دیا۔

☆ دکن کی سرکاری زبان کے علاوہ اردو انگریزوں کے زمانے میں بھی سرکاری زبان رہی۔

☆ آج اردو جموکشمیر کی سرکاری زبان ہے اور یو. پی.، بہار، آندھرا پردیش اور مغربی بنگال کے بعض علاقوں میں اردو دوسری سرکاری زبان کے طور پر تسلیم کی جاتی ہے۔

☆ اردو کے مختلف نام : زبان ہند، ہندی، ہندوی، ریختہ، ہندوستان، ہندوستانی، دکنی دکھنی۔

☆ اردو کو اس کے ابتدائی مراحل میں مختلف نام سے موسوم کیا گیا۔کبھی اسے ہندی یا ہندوی کہا گیا، دکن میں یہ دکنی کہلائی، اس کے علاوہ گجری، ریختہ، اردوئے معلیٰ، ہندوستانی اور آخر میں ''اردو'' کے نام سے موسوم کی گئی۔

☆ اردو کی ابتداء ۱۱۹۳ میں ہوئی۔ ہندو مسلم قوموں کے میل جول سے جو زبان

وجود میں آئی وہ اردو کہلائی۔

☆ چودھویں صدی تک یہ صرف بول چال کی زبان تھی۔اس میں تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع نہیں ہوا تھا۔

شمال میں ۱۸۳۵ء تک اردو نے سرکاری زبان کی حیثیت حاصل کرلی اور شمالی ہند کی سب سے وسیع اور اہم زبان بن گئی۔

☆ ۱۹۸۹ء میں اتر پردیش راج بھاشا قانون میں ترمیم کر کے اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دیا گیا۔اس وقت کانگریس کی حکومت تھی۔مگر مارچ ۱۹۹۰ میں ملائم سنگھ یادو کی قیادت میں سماج وادی برسراقتدار آ گئی لیکن ہندی پریمیوں کو سرکار کا یہ فیصلہ پسند نہیں آیا اور اتر پردیش ہندی ساہتیہ سمّیلن نے الہ آباد ہوئی کورٹ میں سرکار کے اس فیصلہ کے خلاف رٹ داخل کر دیا جسے کورٹ نے خارج کر دیا۔اس طرح اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ برقرار رہا۔لیکن الہ آباد ہائی کورٹ کے اس فیصلہ کو اتر پردیش ہندی ساہتیہ سمّیلن نے ۱۹۹۷ میں سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا۔یہ کیس تقریباً ۲۵؍برسوں تک سپریم کورٹ میں زیر التوا رہا۔آخر ۴؍ستمبر ۲۰۱۴ میں سپریم کورٹ نے اپنے تاریخ ساز فیصلے میں اس رٹ کو خارج کر دیا اور یوپی میں اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ برقرار رکھا۔

☆ آئین کے آٹھویں ضمیمہ (8th Scedule) میں جو آئین کی تسلیم شدہ زبانوں کی فہرست ہے اس میں ۲۲؍واں نام حروف تہجی کے اعتبار سے اردو کا ہے۔

☆ دستور ہند میں کل ۳۹۵ دفعات (Articles)، ۲۲؍ابواب (Chapters)، ۱۲؍ضمیمے (Schedules) اور دو تتمے (Appendix)، ہیں اور یہ دستور اب تک ۹۷ مرتبہ ترمیم ہو چکا ہے۔

اردو کی ابتدا کے بارے میں مختلف نظریات

کسی بھی زبان کے عروج وارتقاء کی داستان اس قوم کی تہذیب ومعاشرت سے وابستہ ہوا کرتی ہے۔اس کی نمودگی یکبارگی کسی خاص لمحہ یا وقت میں نہیں ہوتی۔ بقول جمیل جالبی: ''مختلف تہذیبی عوامل، رنگارنگ قدرتی عناصر، مسلسل میل جول اور رسوم ومعاشرت گھل مل کر رفتہ رفتہ صدیوں میں کسی زبان کے خدوخال اجاگر کرتے ہیں...............(تاریخ ادب اردو، جلد ا، صفحہ ۱۱)

اردو زبان کے آغاز کے سلسلے میں مختلف نظریے پیش کئے گئے ہیں:۔

میر امن؛ باغ وبہار کے دیباچے میں اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں کہ:

''اردو اکبر کے عہد میں پیدا ہوئی اور شاہجہاں کے زمانے میں اس نے فروغ پایا''

محمد حسین آزاد؛ آب حیات میں یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ:

''اردو زبان برج بھاشا سے نکلی اور شاہجہاں کے عہد میں تکمیل کو پہنچی''۔

''اتنی بات تو ہر شخص جانتا ہے کہ اردو برج بھاشا سے نکلی ہے اور برج بھاشا خالص ہندوستانی زبان ہے''

''اردو زبان کھڑی بولی سے نکلی جس کا تعلق شورسینی پراکرت سے بلا واسطہ تھا''۔

محمود شیرانی:۔ ''اردو کی داغ بیل پنجاب کے علاقے میں پڑی''۔

شوکت سبزواری:۔ ''دوآبہ گنگ وجمن کو اردو کا مسکن قرار دیتے ہیں''۔اور یہ کہ اردو پالی سے نکلی ہے۔

سید سلیمان ندوی:۔ ''اردو زبان کے آغاز کا سہرا سندھ کے سر باندھتے ہیں کیونکہ مسلمان پہلے پہل بڑی تعداد میں اسی خطّے میں آ کر آباد ہوئے تھے''۔

محی الدین قادری زور، شیرانی کے ہم خیال ہونے کے باوجود؛ ''اردو پر ہریانی

کے اثرات کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں''۔

مسعود حسین خاں:۔ ''سرزمین دہلی اوراس کے گردونواح کواردو کی جائے پیدائش بتاتے ہیں''۔(قدیم اردو کا پنجابی پن اس کا ہریانی پن ہے)

سر سید:۔ ''اردو دہلی کی زبان ہے''۔

اختر اورینوی:۔ ''اردو مگدھی سے نکلی ہے''۔

سہیل بخاری:۔ ''اردو کا جنم بھومی اڑیسہ ہے''۔

نصیر الدین ہاشمی:۔ ''اردو دکن میں پیدا ہوئی''۔

انشاء اللہ خاں انشاء:۔ ''اردو عربی، فارسی، ترکی اور برج بھاشا پر مشتمل ہے''۔

امام بخش صہبائی:۔ ''شاہ جہاں آباد میں فارسی اور ہندی کے خلاملا سے جو بولی مروج ہوئی اس کا نام اردو ہے''۔

مولوی عبد الحق:۔ ''اہل ملک اورصوفیائے کرام کے میل اورارتباط سے اردو پیدا ہوئی''۔

ڈاکٹرسنیتی کمار چٹرجی، ڈاکٹر مسعود حسین خان، ڈاکٹر شوکت سبزواری:''اردو کا ماخذ کھڑی بولی بتاتے ہیں''۔

ڈاکٹر گیان چند جین نے لکھا کہ:''اردو کی اصل کھڑی بولی ہے، کھڑی بولی دہلی اورمغربی یوپی کی بولی ہے۔ کسی کی مجال نہیں کہ یہ کہہ سکے کہ یہ پنجاب کی زبان پنجابی سے نکلی ہے اگر کھڑی بولی پنجابی سے نہیں نکلی تو اردو بھی پنجابی سے نہیں نکلی ہے''۔

ڈاکٹر نصیر الدین ہاشمی اپنی کتاب دکن میں اردو کی ابتدا چار مقامات سے منسوب رکھتے ہیں؛(۱) پنجاب (۲) سندھ (۳) دکنی (۴) دوآب گنگا جمنی۔

سید اعجاز حسین نے خیال ظاہر کیا:''اردو نہ برج بھاشا سے بنی، نہ پنجابی سے بلکہ مخلوط زبانوں سے متاثر ہوکر کھڑی بولی پر اس نے اپنی بنیاد قائم کی''۔

سینتی کمار چٹرجی:۔ ''اگر مسلمان شمالی ہند میں داخل نہ ہوتے تب بھی اردو

زبان پیدا ہوتی فرق اتنا ہوتا کہ اس کے آغاز میں تھوڑا سا تاخیر ہوتی''۔

نصیر الدین ہاشمی نے کہا کہ:

''گلستان ہند کے شمالی چمن میں مغربی دروازوں سے باغبانوں نے آکر اردو کا بیج بویا، گنگا اور جمنا نے آبیاری کر کے چھوٹے پودے کو اگایا اسی کے قریب قریب گلزار دکن میں بھی انھیں ہاتھوں نے اس بیج کو زمین میں ڈال کر کرشنا و گوداوری وموسیٰ درخت کے اگانے میں معاون ہوئیں۔ ہنوز شمالی چمن کا درخت بارآور نہ ہوا تھا کہ دکھنی پوداز مین کی عمدگی اور بروقت آبیاری سے بہت جلد تر و تازہ اور سرسبز وشاداب ہوگیا''۔

اسی طرح مختلف مقامات پر عوام کے دلوں میں گھر کرتی ہوئی اور مختلف ناموں سے پکارے جانے کے بعد اس نام میں ایک ٹھہراؤ آیا اور یہ زبان اردو کے نام سے اپنی پہچان قائم کرنے میں کامیاب ہوئی۔

نہیں کھیل اے داغؔ یاروں سے کہہ دے
کہ آتی ہے اردو زباں آتے آتے

اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغؔ
سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

کھڑی بولی کے اوصاف

کھڑی بولی میں مشدّد الفاظ کا استعمال کثرت سے ملتا ہے۔

ساکن کو متحرک کردینے کا رجحان ہے۔

اس کے افعال اسما، صفات، ضمائر (الف) پر ختم ہوتے ہیں۔ جیسے بیٹا، کالا، کھایا، پیا۔

اردو ساخت کے بنیادی عناصر

اردو ایک جدید ہند آریائی زبان، تشکیل میں کھڑی بولی نے اہم رول ادا کیا، برج پنجابی، گجری، ہریانی، دکنی بولیوں کے اثرات ملتے ہیں۔ ضبط تحریر میں لانے کے لئے عربی فارسی کا استعمال کیا جاتا ہے۔

لسانیات کی رو سے ’حرف‘ سب سے چھوٹی تحریری اکائی ہوتی ہے جس کے مزید ٹکڑے نہیں کئے جاسکتے۔

عہد حاضر میں حروف تہجی کی کل تعداد ۳۶ رمتعین کی گئی ہے۔ لیکن انشا اللہ خاں نے ۸۵، برج موہن دتا تریا کیفی نے ۴۷، اور مولوی عبدالحق نے ۵۰ بتائی ہے۔ کیونکہ انھوں نے ہکاری آوازوں کو بھی شامل کیا ہے۔ بعض لوگوں کے نزدیک ۳۷ حروف ہیں کیونکہ انھوں نے ہمزہ کو بھی حرف مانا ہے۔

اردو کے حروف تہجی میں عربی کے ۲۸ حروف (عربی حروف تہجی کی کل تعداد ۲۸ ہے)، فارسی کے ۴، اور چار وہ نئے حروف جو اردو میں وضع کئے گئے (ٹ، ڈ، ڑ، ے) یعنی کل ۳۶ حروف شامل ہیں۔

اردو کا رسم الخط عربی فارسی ہے۔ اردو کا طرز تحریر اور انداز کتابت ”نستعلیق“ کہلاتا ہے۔ خطِ نستعلیق کا ارتقا ایران میں ہوا۔ ایران کے خواجہ میر علی تبریزی نے عربی

کے دور سوم خط ’نسخ‘ اور ’تعلیق‘ کو ملا کر ایک نیا رسم خط ایجاد کیا جو نستعلیق کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اردو کے لئے یہی رسم خط مروج ہے۔ جو اردو کا اپنا رسم خط بن گیا۔

اردو اور اس کی بولیاں

اردو کی بولیوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے؛

۱۔لسانی بولیاں ۲۔سماجی بولیاں ۳۔علاقی بولیاں

اردو کی چند اہم لسانی، سماجی، علاقائی بولیوں کے نام

۱۔کرخنداری اردو ۲۔مراٹھی اردو ۳۔دکنی اردو ۴۔پنجابی اردو

۵۔کلکتیا اردو ۶۔کشمیری اردو

لسانیات

زبان کے سائنسی طریقے سے مطالعے کو لسانیات کہتے ہیں۔ لسانیات میں زبانی بولی جانے والی زبان کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ لکھی ہوئی زبان کا نہیں۔ اس کی چار شاخیں ہیں:۔ صوتیات (فونیمیات)، صرفیات (مارفیمیات)، نحویات، معنیات۔ بعض ادیب فونیمیات کو الگ شاخ مانتے ہیں۔

صوتیات:۔ (Phonetics) لغوی اعتبار سے آواز کے مطالعوں کو کہتے ہیں۔ اصطلاحاً آوازوں کے سائنسی مطالعے کا نام صوتیات ہے۔ اس کی تین شاخیں ہیں؛

تلفظی صوتیات (Articulatry Phonetics)

سمعیاتی صوتیات (Acoustic Phonetics)

سماعی صوتیات (Auditory Phonetics)

صوتیات میں انسانی آوازوں کو دو شاخوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

مصوتے (Vowels):۔وہ آوازیں جن کو ادا کرتے وقت منہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی ان کو مصوتے کہتے ہیں۔اردو میں کل دس مصوتے ہیں۔(اَ،اِ،اُ،آ،اے،ای، او،اؤ،اَے،اَو)

مصمتے (Consonants):۔وہ آوازیں جن کی ادائیگی میں ہوا کو روکا جاتا ہے ان کو مصمتے کہتے ہیں۔

فونیات:۔ (Phonology)اس میں کسی زبان کی امتیازی آوازوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

مارفیمیات،صرفیات:۔ (Morphology) ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ الفاظ کیسے بنائیں جائیں جیسے؛لڑکا سے لڑکے،لڑکوں وغیرہ۔اوراس بات کا مطالعہ کیا جاتا ہے کہ زبان میں الفاظ کی تشکیل کس طرح ہوتی ہے اورالفاظ آپس میں ایک دوسرے سے کس طرح رشتہ رکھتے ہیں۔

نحویات:۔ اس میں کسی زبان کے جملوں کی ساخت اور جملوں میں لفظوں کی ترتیب کے قاعدوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔اس سے ہم یہ بھی سیکھتے ہیں کہ الفاظ کو کیسے استعمال کریں؛لڑکے نے کہا،لڑکی نے کھایا۔

معنیات:۔ اسے لسانیات کا اہم نواحی شعبہ شمار کیا جاتا ہے۔معنیات لفظ اوراس کے معنی کی مختلف جہات کا مطالعہ پیش کرتی ہے۔اورکسی زبان کے معنی سمجھنے کے طریقوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔معنی کا مطلب ہوتا ہے قصد کیا ہوا،مراد مطلب اور منشا۔

☆......لغت کے اعتبار سے لفظ کے معنی کو لغوی معنی کہتے ہیں۔

لسانیات سے متعلق اہم تصانیف

مقدمہ تاریخ زبان اردو	مسعود حسین خان
پنجاب میں اردو	محمود شیرانی
ہندوستانی لسانیات	محی الدین قادری زور
اردو کی لسانیات،اردو زبان کا ارتقاء	شوکت سبزواری
داستان زبان اردو	شوکت سبزواری
دکن میں اردو	نصیر الدین ہاشمی
زبان اور قواعد،اردو کیسے لکھیں،اردو املا	رشید حسن خان
اردو لسانیات	علی رفات فتیحی
نقوش سلیمانی	سید سلیمان ندوی
عام لسانیات،لسانی مطالعے	گیان چند جین
اردو زبان کی تاریخ،لسانی تناظر	مرزا خلیل احمد بیگ
اردو کی لسانی تشکیل	مرزا خلیل احمد بیگ
لسانیات کیا ہے	ڈیوڈ کرسٹل
اردو کی کہانی	احتشام حسین
ہندوستانی لسانیات کا خاکہ	جان بیمز (مترجم؛سید احتشام حسین)
اردو زبان اور لسانیات	گوپی چند نارنگ
اردو کی تعلیم کے لسانی پہلو	گوپی چند نارنگ
اردو کا ابتدائی زمانہ	شمس الرحمٰن فاروقی
اردو کی لسانی تاریخ	خورشید حمرا صدیقی

فن عروض اور بلاغت پر لکھی گئی اہم کتابیں

آئینہ سخن فہمی	مسعود حسن رضوی ادیب
آہنگ اور عروض	کمال احمد صدیقی
تسہیل البلاغت	مرزا سجاد بیگ دہلوی
جواہر العروض	احمد شاہ بیگ
شعر و شاعری	مولوی سید مہدی الزماں جائسی
علم البلاغت اور علم عروض	پروفیسر نظیر صدیقی
فن شاعری	علامہ اخلاق حسین دہلوی
فن عروض	خواجہ عشرت رحمانی
مظہر عروض	مظہر علی چشتی
حدائق البلاغت	شمس الدین، ترجمہ: امام بخش صہبائی
زرکلام، ترجمہ؛ معیار اشعار	محقق چنگیزی، مترجم: مظہر علی اسیر
چراغ سخن	مرزا یگانہ چنگیزی
اصلاح	شوق نیموی
بحر الفصاحت	نجم الغنی
آئینہ بلاغت	مرزا محمد عسکری
معیار بلاغت	پرساد سحر بدایونی
مراۃ الشعر	مولوی عبدالرحمٰن
نکات سخن	حسرت موہانی

نسیم البلاغت	جلال الدین احمد جعفری
اردو کا اپنا عروض	گیان چند جین
مقیاس الاشعار	مرزا اوج لکھنوی
آہنگ شعر	ابوظفر عبدالواحد
ایضاح	شوق نیموی
عروض اور فنی مسائل	عنوان چشتی
علم عروض و قافیہ تاریخ گوئی	سید حسن کاظم، عروض الہ آبادی
کلید العروض، مسلمات فن	زار علامی
عروض آہنگ اور بیان	شمس الرحمٰن فاروقی
رمز العروض	حمید عظیم آبادی
دریائے لطافت	انشاء اللہ خاں انشاء، عروضی حصہ مرزا قتیل
نئی اردو قواعد	عصمت جاوید
عروض الہندی	محمد عادل عظیم آبادی
قواعد العروض	قدر بلگرامی
دور شاعری	مرزا اوج لکھنوی
ہماری شاعری	مسعود حسن رضوی ادیب
سریلے بول	عظمت اللہ خاں
تفہیم العروض	نادم بلخی
عروض میں نئے اوزان کا وجود	شارق جمال ناگپوری

مختصر تذکرہ

اردو کی شعری اصناف (UNIT - 2)

قصیدہ

مرزا محمد رفیع سوداؔ......

معروف نام: سودا اصل نام: مرزا محمد رفیع

والد: محمد شفیع استاد: شاہ حاتم

ولادت: ۱۷۱۲ء، دہلی وفات: ۲۷/جون، ۱۷۸۱ء، لکھنؤ

اہم تصانیف: -کلیات اردو، کل ۴۳/قصیدے، ۳۹/مدحیہ، چار ہجویہ ہیں۔

ہوا جب کفر ثابت ہے وہ تمغائے مسلمانی: -(قصیدہ در نعت حضرت رسولؐ) ۴۸/ اشعار، پر مشتمل ہے۔

ہے چرخ جب سے ابلق ایام پر سوار: -قصیدہ در ہجو اسپ المسمیٰ بہ تضحیک روزگار،

شیخ محمد ابراہیم ذوقؔ......

معروف نام: ذوق دہلوی اصل نام: شیخ محمد ابراہیم

والد: شیخ محمد رمضان استاد: شاہ نصیر

ولادت: ۲۲/اگست ۱۷۸۹ء، دہلی وفات: ۱۶/نومبر ۱۸۵۴ء، دہلی

اہم تصانیف: -ایک دیوان، قصائد ذوق؛ مرتبہ ڈاکٹر سر شاہ محمد سلیمان کے مطابق ذوقؔ کے کل قصائد کی تعداد ۳۰/ رہے۔

زہے نشاط اگر کیجئے اسے تحریر: -در مدح بہادر شاہ ظفر، ۱۰۰/اشعار پر مشتمل۔

ہیں مری آنکھ میں اشکوں کے تماشا گوہر: -۲۷/اشعار پر مشتمل۔

مثنوی

نظامی بیدری......

معروف نام: فخر الدین نظامی تخلص: نظامی

والد: استاد:

ولادت: وفات:

اہم تصانیف: -مثنوی؛ "**کدم راؤ پدم راؤ**": -اردو کی پہلی طبع زاد مثنوی، احمد شاہ بہمنی کے دور میں لکھی گئی۔ زمانہ تصنیف؛ ۱۴۲۱ء سے ۱۴۳۵ء کا درمیانی حصہ نصیر الدین ہاشمی نے سب سے پہلے اس کا تعارف کرایا اور اس کا نام بھی تجویز کیا۔ اشعار کی تعداد ۱۰۳۲/ رہے اور ۱۰۳۳/ رواں شعر نامکمل ہے۔ مثنوی بحر متقارب مثمن مخزوف الآخر (فعول فعولن فعول فعل یا فعول) کے وزن میں لکھی گئی۔ جمیل جالبی نے ترتیب دے کر طویل مقدمے کے ساتھ ۱۹۷۳ء میں انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی سے شائع کیا۔

کردار: -کدم راؤ، پدم راؤ، جوگی اکھر ناتھ۔

ملا وجہی......

معروف نام: ملا وجہی اصل نام: اسد اللہ

تخلص: وجہی، وجیہی، اور وجیہہ۔

والد: استاد:

ولادت: ۱۵۶۶ء، گولکنڈہ، ابراہیم قطب شاہ کے دور میں۔

وفات: ۱۶۵۹ء حیدر آباد، جمیل جالبی کے مطابق

قلی قطب شاہ کا درباری شاعر، اس نے ملک الشعرا کا خطاب دیا۔ وجہی نے چار بادشاہوں کا زمانہ دیکھا۔ ابرہیم قطب شاہ، محمد قلی قطب شاہ، محمد قطب شاہ، عبد اللہ قطب شاہ۔

اہم تصانیف:-مثنوی ''**قطب مشتری**'':- گولکنڈہ کی پہلی طبع زاد مثنوی، قلی قطب شاہ کی فرمائش پر ۱۶۰۹ء میں صرف ۱۲/دن میں لکھی۔ ۱۲/افراد ہیں۔ ۱۷۱/اشعار ہیں۔ ۹۵۱/عنوان، ۷/غزلیں اور ۸/رباعی ہیں۔ ۱۹۳۸ء میں مولوی عبدالحق نے شائع کیا۔

کردار:-محمد قلی قطب شاہ، مشتری، زہرہ، مریخ خاں، عطارد، اسد خاں، شاہ سرطان، مہتاب پری، سلکھن پری، مہرواں،

ابن نشاطی......

معروف نام: ابن نشاطی　　　　اصل نام: شیخ محمد مظہر الدین

والد: شیخ فخر الدین　　　　استاد:

ولادت: ۱۰۴۰، ۱۰۴۵ ہجری کے درمیان

وفات:

گولکنڈہ کا باشندہ سلطان عبداللہ قطب شاہ کا درباری شاعر،

اہم تصانیف:-مثنوی ''**پھول بن**'':- عشقیہ مثنوی، اشعار کی تعداد ۱۷۴۴، عبداللہ قطب شاہ کی مدح میں ۳۸/اشعار ہیں۔ ۳۹/صنعتیں استعمال کی گئی ہیں۔

سن تصنیف ۱۰۶۶ھ، ۱۶۵۵ء ہے۔ (عبدالقادر سروری کے مطابق ۱۰۷۶ھ ہے)

یہ احمد حسن دبیر عیدروسی کے فارسی قصے ''بساتین الانس'' سے ماخوذ ہے۔

سید احمد خاں ہنر نے ''پھول بن'' کے جواب میں ''نیہ درپن'' لکھی۔

کردار:-کنچن پٹن کا بادشاہ، درویش، کشمیر کا بادشاہ، بلبل (ختن کے سوداگر کا بیٹا)، گل (گجرات کے عابد زاہد کی بیٹی)، جوگی، سمن بر، ہمایوں فال، ملک آرا، دیدبانو۔

افضل جھنجھانوی......

معروف نام: افضل جھنجھانوی　　　　اصل نام: محمد افضل (دوسرا نام: گوپال)

والد:　　　　استاد:

ولادت:　　　　وفات:

اہم تصانیف:-مثنوی ''**بکٹ کہانی**'':- شمالی ہند کی پہلی مستند مثنوی، اسے بارہ ماسہ بھی کہتے ہیں۔ سال تصنیف صحیح معلوم نہیں لیکن افضل نے ۲۶، ۱۶۲۵ء جو اس کا سال وفات ہے اس سے قبل مکمل کرلیا تھا۔ سترہویں صدی کی تصنیف۔

۳۲۱، یا ۳۲۵/اشعار ہیں۔ فارسی کی گہرے چھینٹوں کے علاوہ ۱۴۱/اشعار مکمل فارسی کے ہیں۔ ۱۳/عنوان ہیں۔ مثنوی بحر ہزج مسدس مقصور الآخر (مفاعیلن مفاعیلن فعولن) کے وزن میں لکھی گئی۔

اس کا نام میر حسن نے رکھا۔ سب سے پہلے رسالہ قدیم اردو میں شائع ہوئی۔ اسے نور الحسن ہاشمی اور مسعود خان نے مل کر مرتب کیا۔

میر حسن......

معروف نام: میر حسن　　　　اصل نام: میر غلام حسن

والد: میر ضاحک　　　　استاد: میر درد

ولادت: ۱۷۳۷، سیدواڑہ، دہلی　　　　وفات: ۲۴/اکتوبر ۱۷۸۶، لکھنؤ

مصحفی نے ''شاعر شیریں بیاں سے'' تاریخ وفات نکالی۔

اہم تصانیف:-سحر البیان، گلزار ارم، تذکرۃ الشعراء، (چھوٹی بڑی ۱۲/مثنویاں لکھیں)

مثنوی ''**سحر البیان**'':- بمعنی بیان کا جادو، اسے مثنوی بدر منیر، قصہ بدر منیر و شاہزادہ بے نظیر وغیرہ بھی کہا جاتا ہے۔

۸۵-۱۷۸۴ء میں آصف الدولہ کے عہد میں لکھی۔ میر حسن نے اسے آصف الدولہ کی خدمت میں پیش کیا جس کے بدلے ایک دوشالے کے سوا کچھ نہ ملا۔

آخری اور طبع زاد مثنوی، مصحفی نے اسے ''بت خانۂ چین'' کہا ہے۔ سحر البیان کے

دیباچے میں شیر علی افسوس نے اسے ''اسم با مسمیٰ'' کہا۔

مثنوی بحر متقارب مثمن مقصور یا محذوف (فعول فعولن فعولن فعول) کے وزن میں لکھی گئی۔ گلکر سٹ کی فرمائش پر میر شیر علی افسوس کے مقدمے کے ساتھ ۱۸۰۵ء میں ہندوستانی پریس کلکتہ سے چھپی۔ میر حسن کی موت کے ۱۹؍برس بعد۔

کردار:-شہزادۂ بے نظیر، شہزادی بدر منیر، نجم النساء (وزیر زادی)، ماہ رخ پری، فیروز شاہ، مسعود شاہ، فرخ سیر، عیش بائی۔

دیا شنکر نسیم......

معروف نام: دیا شنکر نسیم — اصل نام: پنڈت دیا شنکر نسیم

والد: پنڈت گنگا پرساد کول — استاد: آتش لکھنوی

ولادت: ۱۸۱۱، لکھنو — وفات: ۱۸۴۵، لکھنؤ (طاعون کی بیماری سے)

اہم تصانیف:-مثنوی ''**گلزار نسیم**'':- ''گل بکاولی'' کی مشہور داستان عشق۔

اصل قصہ عزت اللہ بنگالی نے ۱۷۲۲ء میں قصہ بکاولی کے نام سے فارسی نثر میں لکھا۔ منشی نہال چند لاہوری نے ۱۸۰۳ء میں گل کرسٹ کی فرمائش پر ''مذہب عشق'' کے نام سے اردو میں لکھا۔ ۱۷۷۶ء میں ریحان لکھنوی نے یہی قصہ ''خیابان'' کے نام سے منظوم کیا۔ نسیم نے ۲۸؍سال کی عمر میں ۱۸۳۹-۱۸۳۹ء میں اردو نظم کا لباس پہنا کر ''مثنوی گلزار نسیم'' کے روپ میں پیش کیا۔ پہلی بار ۱۸۴۴ء میں مطبع میر حسن رجوی سے شائع ہوئی۔ رشید حسن خاں نے اسے مرتب کیا۔

مثنوی بحر متقار ہزج مسدس اخرب مقبوض مقصور یا محذوف (مفعولنمفاعیلن فعولن) کے وزن میں لکھی گئی۔

کردار:- زین الملوک، تاج الملوک، بکاؤلی، جمیلہ پری، فیروز، سمن پری، بہرام، روح افزا، حسن آرا، محمودہ، راجا اندر، حمالہ دیونی، رانی چترا وت، چتر سین، دلبر بیسوا۔

مرثیہ

میر ببر علی انیس......

معروف نام: میر انیسؔ — اصل نام: میر ببر علی

والد: میر مستحسن خلیق — استاد: میر مستحسن خلیق

ولادت: ۱۸۰۲، فیض آباد — وفات: ۷؍دسمبر ۱۸۷۴، لکھنؤ

اہم تصانیف:-''مراثی انیس'' چار جلدوں میں شائع۔ اس کے علاوہ بھی مختلف لوگوں نے الگ الگ انداز سے چھاپا ہے۔

مرثیہ ''نمک خوان تکلم ہے فصاحت میری'' ۱۰۲ بند پر مشتمل ہے۔ جس میں انیس نے اپنی اور اجداد کی تعریف، صبح کے مناظر، اصحاب کا میدان جنگ میں جانا اور شہادت پانا پھر حضرت امام حسینؑ کا دشمنوں سے جنگ کرنا شہادت پانا بیان کیا ہے۔

مرزا سلامت علی دبیر......

معروف نام: دبیرؔ — اصل نام: مرزا سلامت علی

والد: مرزا غلام حسین — استاد: میر مظفر حسین ضمیر

ولادت: ۱۸۰۳، دہلی — وفات: ۱۸۷۵، لکھنؤ

اہم تصانیف:-دفتر ماتم کے نام سے مرثیوں کا مجموعہ کئی جلدوں میں شائع۔ اس کے علاوہ بھی مختلف لوگوں نے الگ الگ انداز سے چھاپا ہے۔

نوٹ: یو.جی.سی. کے نصاب میں شامل دبیرؔ کا مرثیہ کا دبیر کا نہیں بلکہ انیسؔ کے مرثیہ کا درمیانی شعر ہے لیکن وہ بھی درست نہیں لکھا ہے۔

مرثیۂ عارف:- لازم تھا کہ دیکھو مرا رستہ کوئی دن اور ۔غالب کا غزل کی فارم میں لکھا ہوا شامل نصاب مرثیہ جس میں ۱۰؍اشعار ہیں۔، یہ مرثیہ غالبؔ نے اپنی بیوی امراؤ بیگم کے بھائی کے بیٹے عارف کی موت پر لکھا تھا۔ جو گود لیا

بیٹا تھا۔ غالب کی سات اولادیں ہوئیں لیکن ایک بھی زندہ نہ بچیں۔

جمیل مظہری......

معروف نام: جمیل مظہری　　اصل نام: سید کاظم علی (تخلص: جمیل)

والد: سید خورشید حسنین　　استاد: وحشت کلکتوی

ولادت: ۱۹۰۵ء حسن پورہ، سارن، پٹنہ،

وفات: ۲۳؍جولائی ۱۹۸۰ء مظفر پور

اہم تصانیف: -عرفان جمیل، فکر جمیل، نقش جمیل، وجدان جمیل۔ مثنوی؛ آب وسراب، نظم، غزل، گیت، رباعیات، قطعات اور مراثی میں طبع آزمائی کی۔

مرثیہ: -''جنبش سے میرے خامۂ افسوں طراز ھے'' بعنوان ''مضراب شہادت'' ۱۹۵۱ء میں تصنیف کیا۔ جس میں ۷۳؍بند ہیں۔

اردو قصیدہ پر تنقیدی کتابیں

ڈاکٹر محمود الٰہی	:	اردو قصیدہ نگاری کا تنقیدی جائزہ
ڈاکٹر ابو محمد سحر	؛	اردو میں قصیدہ نگاری، انتخاب قصائد اردو (مرتب)
ڈاکٹر ام ہانی اشرف	:	اردو قصیدہ نگاری
عتیق احمد صدیقی	:	قصائد سودا
سر شاہ سلیمان	:	قصائد ذوق (مرتب)
علی جواد زیدی	:	قصیدہ نگاران اتر پردیش (مرتب)
عزیز لکھنوی	:	برق تجلی، صحیفہ ولا
ضیا احمد بدایونی	:	مجموعۂ قصائد مومن
رشید حسن خاں	:	انتخاب سودا

اردو مثنوی پر تنقیدی کتابیں

سید محمد عقیل رضوی	:	اردو مثنوی کا ارتقاء شمالی ہند میں
گوپی چند نارنگ	:	ہندوستانی قصوں سے ماخوذ اردو مثنویاں
عبد القادر سروری	:	اردو مثنوی کا ارتقاء
خان رشید	:	اردو کی تین مثنویاں

اردو مرثیہ پر تنقیدی کتابیں

ڈاکٹر مسیح الزماں : اردو مرثیہ کا ارتقاء (ابتدا سے انیس تک)
نیر مسعود : مرثیہ خوانی کا فن
رشید موسوی : دکن میں مرثیہ اور عزاداری
ڈاکٹر ام ہانی اشرف: اردو مرثیہ نگاری
ڈاکٹر اکبر حیدری کاشمیری: اودھ میں اردو مرثیہ کا ارتقاء، میر انیس بحیثیت رزمیہ شاعر
علی عباس حسینی : اردو مرثیہ
شارب ردولوی : اردو مرثیہ
اسد اریب : اردو مرثیہ کی سرگزشت
سید عقیل رضوی : مرثیے کی سماجیات
فاضل حسن ہاشمی : مراثی انیس میں انسانی اقدار
گوپی چند نارنگ : انیس شناسی
فضل امام رضوی : انیسؔ شخصیت اور فن
ظہیر احمد صدیقی : تحقیقی مطالعہ انیسؔ
نائب حسین نقوی : فرہنگ انیسؔ
اثر لکھنوی : انیس کی مرثیہ نگاری
کوثر نیازی : انیسؔ شاعر انسانیت
نور الحسن : انیسؔ کی سحر نگاری
شہید صفی پوری : انیسؔ کی شاعری
عسکری صفدر : جائزہ انیسؔ

امجد علی شہری : حیات انیسؔ
انور سدید : میر انیس کی اقلیم سخن
جعفر حسین خان جونپوری: میر انیس اور ان کے اخلاف کے مرثیے
مسعود حسین رضوی : انیسیات، روح انیس، رزم نامۂ انیس، اسلاف میر انیس
طاہر حسین کاظمی : اردو مرثیہ انیس کے بعد، معاصرین مرزا دبیر تقابلی مطالعہ
صالحہ عابد حسین : میر انیس سے تعارف، انیس کے مرثیے (جلد ۱، ۲)
خواتین کربلا کلام انیس کے آئینے میں
شبلی نعمانی : موازنۂ انیس و دبیر
صدیق الرحمٰن قدوائی: انیس و دبیر (حیات و خدمات)
رشید حسن خاں : انتخاب مراثی انیسؔ و دبیرؔ
ثابت لکھنوی : حیات دبیرؔ
محمد زماں آزردہ : مرزا اسلامت علی دبیرؔ
ایس اے صدیقی : مرزا دبیرؔ کی مرثیہ نگاری
ڈاکٹر احسن فاروقی : اردو مرثیہ کی تاریخ، مرثیہ نگاری اور میر انیس، دبستان دبیر،
ذہین نقوی : ہندوستانی شعریات کی روشنی میں اردو مرثیہ کا مطالعہ
شمشاد حیدر زیدی : اردو مرثیے میں ہیئت اور موضوع کے تجربات

مختصر تذکرہ

اردو غزل (UNIT - 3)

ولی......

معروف نام: ولی دکنی — اصل نام: ولی محمد

والد: شریف محمد علوی — استاد:

ولادت: ۱۶۵۰، اورنگ آباد — وفات: ۲۰/ اکتوبر ۱۷۲۰، احمد آباد

اہم تصانیف: -کلیات ولی

میر تقی میر......

معروف نام: میرؔ — اصل نام: محمد تقی

والد: محمد علی (علی متقی) — استاد: آرزو، شاہ نصیر الدین

ولادت: ۱۷۲۲، آگرہ — وفات: ۱۸۱۰، لکھنؤ

اہم تصانیف: -کلیات میر ۱۸۱۱ء (۶/ دواوین) نکات الشعراء، خواب و خیال، ذکر میر، شعلۂ عشق، جوشِ عشق، دریائے عشق، شکارنامہ، انتخاب میر: از؛ مولوی عبدالحق۔

مرزا غالب......

معروف نام: غالبؔ — اصل نام: مرزا اسداللہ خاں

عرف: مرزا نوشہ — خطابات: نجم الدولہ، دبیر الملک، نظام جنگ

والد: عبداللہ بیگ خان — استاد: ملا عبدالرحیم

ولادت: ۲۷/ دسمبر ۱۷۹۷، آگرہ — وفات: ۱۵/ فروری ۱۸۶۹، دہلی

اہم تصانیف: دیوان غالب، دستنبو، قاطع برہان، درفش کاویانی، پنج آہنگ، سبد چین، گل رعنا، لطائف غیبی، دعائے صباح، عود ہندی، اردوئے معلیٰ، قادر نامہ،

حکیم مومن خان......

معروف نام: مومن — اصل نام: حکیم مومن خان

والد: حکیم غلام نبی خاں — استاد: شاہ نصیر الدین نصیرؔ

ولادت: ۱۸۰۰، دہلی — وفات: ۱۸۵۲، دہلی

اہم تصانیف: -کلیات، دیون مومن، انشائے فارسی، دیوان فارسی۔

شادؔ عظیم آبادی......

معروف نام: شادؔ عظیم آبادی — اصل نام: سید محمد علی

والد: عباس مرزا — استاد: شاہ الفت حسین فریاد

ولادت: ۷/ جنوری ۱۸۴۶، پٹنہ — وفات: ۷/ جنوری ۱۹۲۷، پٹنہ

مجموعہ کلام: میخانۂ الہام، سروشِ ہستی، رباعیات شاد، مراثی شاد، صوبۂ بہار کی تاریخ، ''کلیات شادؔ'' شائع؛ بہار اردو اکادمی پٹنہ۔

حسرت موہانی......

معروف نام: حسرت موہانی — اصل نام: سید فضل الحسن

والد: سید اظہر موہانی — استاد: بلال لکھنوی، تسلیم لکھنوی

ولادت: ۱۸۸۱، موہان ضلع اُناؤ — وفات: ۱۳/ مئی ۱۹۵۱، لکھنؤ

اہم تصانیف: -کلیات حسرت، شرحِ دوان غالب (نثر)

فانی بدایونی......

معروف نام: فانی بدایونی — اصل نام: محمد شوکت علی خان

والد: محمد شجاعت علی خاں — استاد:

ولادت: ۱۳/ دسمبر ۱۸۷۹، بدایوں — وفات: ۲۶/ اگست ۱۹۴۱، حیدرآباد

اہم تصانیف: -دیوان فانی، باقیات فانی، عرفانیات فانی، وجدانیات فانی۔ کلام فانی،

جگر مرادآبادی......

معروف نام:جگر مرادآبادی　اصل نام:علی سکندر

والد:مولوی سید علی نظر　استاد:داغ دہلوی،تسلیم

ولادت:۶راپریل ۱۸۹۰،مرادآباد　وفات:۹رستمبر۱۹۶۰،گونڈہ

اہم تصانیف:-داغ جگر۱۹۲۲،شعلہ طور۱۹۳۲،آتش گل ۱۹۵۸،

اصغر گونڈوی......

معروف نام:اصغر　اصل نام:اصغر حسین

والد:تفضّل حسین　استاد:امیر اللہ تسلیم

ولادت:۱رمارچ ۱۸۸۴،گورکھپور　وفات:۳۰رنومبر ۱۹۳۶

اہم تصانیف:-نشاط روح(۱۹۲۵ء)،سرود زندگی(۱۹۲۵ء)

یگانہ چنگیزی......

معروف نام:یگانہ چنگیزی　اصل نام:مرزا واجد حسین

تخلص:پہلے ''یاس'' پھر''یگانہ''

والد:غلام حسین　استاد:شاد عظیم آبادی

ولادت:۱۷را کتوبر۱۸۸۲،پٹنہ　وفات:۴رفروری ۱۹۵۶،لکھنؤ

اہم تصانیف:-نشتر یاس،آیات وجدانی ۱۹۲۷،ترانہ گنجینہ،غالب شکن۔

فراق گورکھپوری......

معروف نام:فراق گورکھپوری　اصل نام:رگھوپتی سہائے

والد:منشی گورکھ پرساد عبرت　والدہ:دلاری دیوی

استاد:وسیم خیرآبادی

ولادت:۱۸راگست ۱۸۹۶،گورکھپور　وفات:۳رمارچ ۱۹۸۲،نئی دہلی

۱۹۳۰ء میں الہ آباد یونیورسٹی میں انگریزی کے لیکچر رہوئے۔۱۹۵۸ء میں سبکدوش ہوئے۔

اہم تصانیف:-تحفہ خوشتر(پہلا شعری مجموعہ ۱۹۲۲)، شعلہ ساز،روح کائنات (رباعیاں،نظمیں)،مشعل،روپ(مجموعہ رباعی)،گل نغمہ ۱۹۵۹(رباعیوں،نظموں، اےغزلیں،)غزلستان،شعرستان،شبنمستان،چراغاں،پچھلی رات،دھرتی کی کروٹ، من آنم(خطوط کا مجموعہ)

تنقیدی تصانیف:-اردو کی عشقیہ شاعری۱۹۴۵ تنقید،حاشیے،اندازے،اردو غزل گوئی ۱۹۵۵،اردو ساہتیہ کا اتہاس(ہندی)

من آنم(خطوط کا مجموعہ)

اہم انعامات:۔۱۹۶۱ء ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ

۱۹۶۸ء سویت لینڈ نہرو ایوارڈ،پدم بھوشن

مجروح سلطانپوری......

معروف نام:مجروح　اصل نام:اسرار الحسن(اسرار،ابتدائی تخلص)

والد:محمد حسن　استاد:جگر،رشید احمد صدیقی

ولادت:۱را کتوبر۱۹۱۹،اعظم گڑھ　وفات:۲۴رمئی ۲۰۰۰ممبئی

اہم تصانیف:-''غزل''اس کا انتساب راجندر سنگھ بیدی کے نام ہے۔ایک ہی مجموعۂ کلام،دوبارہ ''مشعل جاں'' شائع ہوا۔

کلیم عاجز......

معروف نام:کلیم عاجز　اصل نام:کلیم احمد

والد:　استاد:

ولادت:۱۱را کتوبر۱۹۲۶ پٹنہ　وفات:۱۵رفروری ۲۰۱۵ء ہزاری باغ۔

اہم تصانیف:-وہ جو شاعری کا سبب ہوا،۱۹۷۶(پہلا مجموعۂ غزل مع خودنوشت)،

☆ پھر ایسا نظارہ نہیں ہوگا ۲۰۰۸ (ابتدائی غزلوں اور نظموں کا مجموعہ)

☆ کوچہ جاناں (نظموں کا مجموعہ) ☆ ہاں چھیڑو غزل عاجز (۲۰۱۴)

☆ جہاں خوشبو ہی خوشبو تھی، ابھی سن لو مجھ سے (خود نوشت)

☆ دو دیوانے، پہلو نہ دکھے گا (خطوط کا مجموعہ)

☆ مجلس ادب (یادگار شعری محفلوں کی روداد)

☆ یہاں سے کعبہ، کعبہ سے مدینہ (سفرنامۂ حج)

☆ اک دیس ایک بدیسی (سفرنامۂ امریکہ)

شہریار......

معروف نام: شہریار　　　　اصل نام: کنور اخلاق محمد خان

والد: کنور ابو محمد خان　　　　والدہ: بسم اللہ بیگم

ولادت: ۱۶/جون ۱۹۳۶، آنولہ ضلع بریلی، اتر پردیش

وفات: ۱۴/فروری ۲۰۱۱ علی گڑھ۔

مجموعۂ کلام: اسم اعظم (۱۹۶۵) پہلا شعری مجموعہ، ساتواں در (۱۹۶۹)، ہجر کے موسم (۱۹۷۸)، خواب کا در بند ہے (۱۹۸۵)، نیند کی کرچیں (۱۹۹۵)، حاصل سیر جہاں (۲۰۰۱)، شام ہونے والی ہے (۲۰۰۴)۔

قافلے یادوں کے (پہلا انتخاب ۱۹۸۷) دیوناگری میں۔ دھوپ کی دیواریں ۱۹۹۸، دھند کی روشنی (شہریار کی منتخب نظمیں ۲۰۰۳)، میرے حصے کی زمین (کلیات ہندی) ۱۹۹۸، ۱۹۷۱ء میں ''ن م. راشد فکر و فن'' کے عنوان سے تنقیدی مضامین کا مجموعہ مغنی تبسم کے ساتھ مرتب کیا۔

اعزازات وانعامات: ۔ساہتیہ اکادمی ایوارڈ، غالب انعام، اقبال سمان (۱۹۸۷)

حیدرآباد سینٹرل یونیورسٹی سے ڈی لٹ کی اعزازی ڈگری (۲۰۱۰)

عرفان صدیقی......

معروف نام: عرفان صدیقی　　　　اصل نام: محمد عرفان احمد صدیقی

والد: سلمان احمد ہلالی　　　　والدہ: رابعہ خاتون

ولادت: ۱۱/مارچ ۱۹۳۹، بدایوں　　　　وفات: ۱۵/اپریل ۲۰۰۴ لکھنؤ

اہم تصانیف: ۔ کینوس ۱۹۷۸، شب درمیانی ۱۹۸۴، سات سماوات ۱۹۹۲، عشق نامہ ۱۹۹۷، دریا ۱۹۹۹ (پہلے چار مجموعوں کی کلیات)، ہوائے دشت ماریہ (۱۹۹۸) سلام و منقبت پر مشتمل، ۔عوامی ترسیل ۱۹۷۷، رابطۂ عامہ ۱۹۸۴، (نثری تصانیف)

اردو غزل پر تنقیدی کتابیں

رشید احمد صدیقی　:　جدید غزل

مختصر تذکرہ

اردو نظم (UNIT - 4)

نظیراکبرآبادی......

معروف نام:نظیراکبرآبادی — اصل نام: شیخ ولی محمد

والد: شیخ محمد فاروق — استاد:

ولادت:۱۷۳۵ء، دہلی — وفات:۱۶/اگست۱۸۳۰ء، آگرہ

مجموعہ کلام:-کلیات نظیر

نظمیں:-**مفلسی**،۳۴بند،مخمس کی شکل میں ہے۔

آدمی نامہ،۱۸بند،مخمس کی شکل میں ہے۔

بنجارہ نامہ،۱۲بند،مخمس کی شکل میں ہے۔

محمد حسین آزاد......

معروف نام: آزاد — اصل نام:محمد حسین

والد:مولوی محمد باقر — استاد:ذوق دہلوی

ولادت:۱۰/جون۱۸۳۰ء، دہلی — وفات:۲۲/جنوری۱۹۱۰ء، لاہور

اہم تصانیف:-آب حیات، دربار اکبری،سخن دان فارس،ڈرامہ اکبر، سیر ایران، نگارستان فارس،قصص ہند، نیرنگ خیال،خوابِ امن۔

نظمیں:-**شب قدر**؛۱۳۰/اشعار؛مثنوی کے انداز میں ہے۔

صبح امید؛۱۵۱/اشعار؛مثنوی کے انداز میں ہے۔

الطاف حسین حالی......

معروف نام:حالی — اصل نام:الطاف حسین

تخلص: پہلے ’خستہ‘ پھر ’حالی‘

والد:خوجہ ایزد بخش — استاد: غالب،شیفتہ

ولادت:۱۸۳۷ء پانی پت — وفات:۳۱/دسمبر۱۹۱۴ پانی پت،

اہم تصانیف:-حیات سعدی، یادگار غالب، حیات جاوید، مقدمۂ شعروشاعری، مجالس النساء، مسدس مدوجزر اسلام (مسدس) مقالات حالی، دیوان حالی۔

نظمیں:-**نشاط امید**؛۱۸۷۴ء میں مرتب ہوئی،۹۲/اشعار پر مشتمل ہے۔

برکھا رت؛۱۴۵/اشعار؛مثنوی کے انداز میں ہے۔

مناجات بیوہ؛۱۰۲/اشعار؛مثنوی کے انداز میں ہے۔

اسمعیل میرٹھی......

معروف نام:اسمعیل میرٹھی — اصل نام: شیخ محمد اسمٰعیل

والد: پیر بخش — والدہ:

ولادت:۱۲/نومبر۱۸۴۴ء، میرٹھ — وفات:۱/نومبر۱۹۱۷ء،

نظمیں:-**خدا کی صنعت**؛۴۰/اشعار پر مشتمل ہے۔

آثار ثلف؛۷۰/بند پر مشتمل ''مثمن'' میں ہے۔

اکبرالہ آبادی......

معروف نام:اکبرالہ آبادی — اصل نام:سیداکبر حسین رضوی

والد:میر تفضّل حسین — استاد:وحید الہ آبادی

ولادت:۱۶/نومبر۱۸۴۶ء، الہ آباد — وفات:۹/ستمبر۱۹۲۱

نظمیں:-**فرضی لطیفہ**؛۱۱/اشعار پر مشتمل ہے۔

برق کلیسا؛۲۹/اشعار پر مشتمل ہے۔

دربار دھلی؛۴۴/اشعار پر مشتمل ہے۔

چکبست لکھنوی......

معروف نام: چکبست لکھنوی　　اصل نام: برج نرائن

والد: اودے نرائن　　استاد: سید فضل علی خاں افضلؔ

ولادت: ۱۹؍جنوری ۱۸۸۲، فیض آباد　　وفات: ۱۲؍فروری ۱۹۲۶، رائے بریلی،

اہم مجموعہ کلام: صبح وطن،

نظمیں:- **رامائن کا آخری سین**؛ ۲۲؍بند پر مشتمل ہے۔

خاک ہند؛ ۹؍بند پر مشتمل ہے۔

عروس حب وطن؛ ۱۴؍اشعار پر مشتمل ہے۔

علامہ اقبال......

معروف نام: علامہ اقبال　　اصل نام: شیخ محمد اقبال

والد: شیخ نور محمد　　استاد: داغ دہلوی

ولادت: ۲۲؍فروری ۱۸۷۷، سیالکوٹ　　وفات: ۲۱؍اپریل ۱۹۳۸، لاہور پاکستان

اہم تصانیف:- بانگ درا، بال جبریل، ضرب کلیم، ارمغان حجاز، اسرار خودی، رموز بےخودی، جاوید نامہ (فارسی)

نظمیں:- **لالہ صحرائی**؛ ۸؍اشعار پر مشتمل ہے۔ بال جبرئیل میں شامل ہے۔ ایک علامتی نظم ہے۔

شعاع امید؛ ۱۷؍اشعار پر مشتمل ہے۔ ضرب کلیم میں شامل ہے۔ ۳؍حصوں میں ہے۔ (۱) کرنوں سے سورج کا خطاب، (۲) کرنوں پر خطاب کا اثر، (۳) شعاع آفتاب اس وقت تک چمکنے کو کہتی ہے جب تک پورا عالم روشن نہ ہوجائے۔

ساقی نامہ؛ ۱۰۰؍اشعار پر مشتمل ہے۔ بال جبرئیل میں شامل سب سے مشہور نظم، مثنوی سحرالبیان کے طرز اور اسی بحر میں ہے۔

ذوق وشوق؛ ۳۰؍اشعار پر مشتمل ہے۔ بال جبرئیل میں شامل ہے۔ اس کے اکثر اشعار فلسطین میں لکھے گئے۔

لینن خدا کے حضور میں؛ ۲۲؍اشعار پر مشتمل ہے۔ بال جبرئیل میں شامل ہے۔

جوش ملیح آبادی......

معروف نام: جوش ملیح آبادی　　اصل نام: شبیر حسن خان

والد: محمد بشیر احمد خاں　　استاد: عزیز لکھنوی

ولادت: ۵؍دسمبر ۱۹۹۴، ملیح آباد　　وفات: ۲۲؍فروری ۱۹۸۲، اسلام آباد، پاکستان

مجموعہ کلام:- شعلہ وشبنم، نقش ونگار، فکر ونشاط، روح ادب، حرف وحکایات، جنون حکمت، آیات ونغمات۔ یادوں کی بارات (خودنوشت)

نظمیں:- **کسان**؛ ۵۳؍اشعار پر مشتمل ہے۔

جنگل کی شہزادی؛ ۵۷؍اشعار پر مشتمل ہے۔

شکست زنداں کا خواب؛ ۸؍اشعار پر مشتمل ہے۔

میراجی......

معروف نام: میراجی　　اصل نام: ثناءاللہ ڈار

تخلص: پہلے 'ساحری' پھر 'میرا جی' ہزلیہ شاعری میں 'لندھور'۔ 'ادبی دنیا' لاہور میں 'بسنت سہائے' کے نام سے سیاسی مضامین لکھے۔

والد: منشہ مہتاب الدین　　والدہ: زینب بیگم عرف سردار بیگم

ولادت: ۲۵؍مئی ۱۹۱۲، لاہور　　وفات: ۳؍نومبر ۱۹۴۹، ممبئی

مجموعہ کلام:- میراجی کی نظمیں (نظمیں)، نگار خانہ (گیت)

نظمیں:- **کلرک کا نغمہ محبت**؛

جاتری؛　　**سمندر کا بلاوا**؛

فیض احمد فیض......

معروف نام: فیضؔ — اصل نام: فیض احمد

والد: سلطان محمد خاں — استاد: چراغ حسن حسرت

ولادت: ۳؍فروری ۱۹۱۱، سیالکوٹ — وفات: ۲۰؍نومبر ۱۹۸۴، لاہور، پاکستان

مجموعہ کلام: - دست صبا، نقش فریادی، زنداں نامہ، صلیبیں میرے دریچے میں۔

نظمیں: - **تنہائی**؛ ۹؍اشعار پر مشتمل ہے۔ ''نقش فریادی'' میں شامل۔

صبح آزادی؛ ۲۴؍اشعار پر مشتمل ہے۔ ''دست صبا'' میں شامل۔

مجھ سے پہلی سی محبت؛ ۲۰؍اشعار پر مشتمل ہے۔ نقش فریادی میں شامل۔

اختر الایمان......

معروف نام: اختر الایمان — اصل نام: محمد اختر الایمان

تخلص: انجم (۱۹۴۱ء تک)۔ پھر اختر الایمان۔

والد: مولوی فتح محمد — والدہ: سلیمن

ولادت: ۱۲؍نومبر ۱۹۱۵، نجیب آباد، بجنور — وفات: ۹؍مارچ ۱۹۹۶ ممبئی،

مجموعۂ کلام: - گرداب، تاریک سیارہ، سب رنگ، آب جو، یادیں، بنت لمحات، نیا آہنگ، سروسامان، زمین زمین، زمستاں سرد مہری کا، اس آباد خرابے میں ۱۹۶۶ (خودنوشت)۔

نظمیں: - **ایک لڑکا**؛ ۶۲؍اشعار پر مشتمل ہے۔ ''یادیں'' میں شامل۔

پگ ڈنڈی؛ ۳۲؍اشعار پر مشتمل ہے۔ 'یادیں'' میں شامل۔

باز آمد—ایک منتاج؛ ۲۷؍مئی ۱۹۶۲ء

مخدوم محی الدین......

معروف نام: مخدوم — اصل نام: محی الدین

والد: غوث محی الدین — استاد:

ولادت: ۴؍فروری ۱۹۰۸، آندھرا پردیش، وفات: ۲۵؍اگست ۱۹۶۹، دہلی

مجموعہ کلام: - سرخ سویرا، گل تر، بساط رقص۔

نظمیں: - **چاند تاروں کا بن**؛ ۶۲؍اشعار پر مشتمل ہے۔

حویلی؛ ۲۶؍اشعار پر مشتمل ہے۔ ''سرخ سویرا'' میں شامل۔

انقلاب؛ ۲۴؍اشعار پر مشتمل ہے۔ ''سرخ سویرا'' میں شامل۔

ن م راشد......

معروف نام: ن م راشد — اصل نام: نذر محمد

والد: فضل الٰہی چشتی — استاد: اختر شیرانی

ولادت: ۱؍اگست ۱۹۱۰، علی پور، ضلع گوجرانوالہ

وفات: ۹؍اکتوبر ۱۹۷۵، لندن

مجموعہ کلام: - ماورا ۱۹۴۲، ایران میں اجنبی ۱۹۵۵، لا۔انسان ۱۹۶۹، گماں کا ممکن ۱۹۷۷،

نظمیں: - **حسن کوزہ گر** (مکمل)؛ ۱۔ لا انسان سے، ۲ سے ۴ گمان کا ممکن سے۔

ساحر لدھیانوی......

معروف نام: ساحر لدھیانوی — اصل نام: عبدالحئی

والد: فضل محمد — استاد:

ولادت: ۸؍مارچ ۱۹۲۱، لدھیانہ — وفات: ۲۵؍اکتوبر ۱۹۸۰، ممبئی

مجموعہ کلام: - تلخیاں، آؤ کہ کوئی خواب بنیں، پرچھائیاں، گاتا جائے بنجارہ (گیتوں کا مجموعہ)

نظمیں: - **چکلے**؛ ۴۰؍اشعار پر مشتمل ہے۔ ''تلخیاں' میں شامل۔

تاج محل؛ ۲۷؍اشعار پر مشتمل ہے۔ 'تلخیاں' میں شامل۔

گریز؛ ۲۰؍اشعار پر مشتمل ہے۔ 'تلخیاں' میں شامل۔

شفیق فاطمہ شعریٰ......

معروف نام:شفیق فاطمہ　　تخلص:شعریٰ

والد:سید شمشاد علی　　والدہ:ظفر النساء بیگم

ولادت:۱۷رمئی ۱۹۳۰ء،ناگپور　　وفات:۱۳راگست۲۰۱۲،حیدرآباد

مجموعہ کلام:-گلہ ٔ صفورہ، آفاق نو،کرن کرن یادداشت،سلسلۂ مکالمات،

نظمیں:-**بازیابی؛**

بازگشت؛

اردو نظم پر تنقیدی کتابیں

اومکار کول　:　اردو اصناف نظم ونثر کی تدریس

مختصر تذکرہ

اردو داستان　(UNIT - 5)

ملاوجہی......

معروف نام:ملاوجہی　　اصل نام:اسداللہ

والد:　　تخلص:وجہی،وجیہی،اور وجیہہ۔

ولادت:۱۵۶۶ء،گولکنڈہ،ابراہیم قطب شاہ کے دور میں۔

وفات:۱۶۵۹ءحیدرآباد،جمیل جالبی کے مطابق

قلی قطب شاہ کا درباری شاعر،اس نے ملک الشعرا کا خطاب دیا۔وجہی نے چار بادشاہوں کا زمانہ دیکھا۔ابرہیم قطب شاہ،محمد قلی قطب شاہ،محمد قطب شاہ،عبداللہ قطب شاہ۔

اہم تصانیف:-داستان ’’سب رس‘‘:- پہلی تمثیلی داستان،ادبی نثر کا پہلا نمونہ،۱۰۴۵ھ مطابق ۱۵۳۵ء (سترہویں صدی) میں لکھی گئی،قلی قطب شاہ کے نواسے عبداللہ قطب شاہ کی فرمائش پر۔جس نے وجہی کو’’بیان عشق‘‘ میں کتاب لکھنے کی فرمائش کی۔اس داستان میں چھوٹے بڑے ۶۷رکردار،۱۴رمقامات کا ذکر،عشق پر ۱۱رانشائیے ہیں۔

وجہی نے اس قصے کو؛ گنج العرش، بحرالمعانی، وحی الہام لکھا ہے۔سب رس کے قصے کے دو محور ہیں۔(۱) آب حیات کی تلاش (۲) معرکۂ حسن وعشق۔

مولوی عبدالحق نے پہلی بار انجمن ترقی اردو دکن سے ۱۹۳۲ء میں شائع کیا۔

کردار:-عقل، دل، حسن ، عشق، نظر، لٹ ،غمزہ، خیال، ناز، ہلاک، زلف، غیر، رقیب، ناموس، ہمت، رزق، وہم، جہد،توبہ،صبر،مہر،

فضل علی فضلی......

معروف نام:فضل علی فضلی　　اصل نام:فضل علی خاں فضل

والد:مشرف علی　　　　استاد:

ولادت:۱۷۱۰،۱۷۱۱ء　　　　وفات:۱۷۵۷ء سے قبل

اہم تصانیف:-''**کربل کتھا**''شمالی ہند میں اردو نثر کی قدیم ترین کتاب۔۱۱۴۵ھ مطابق ۱۷۳۳-۳۳ء میں محمد شاہ بادشاہ کے عہد میں ''نواب شرف علی خاں'' کی فرمائش پر لکھی۔جوکہ ملا حسین واعظ کاشفی کی ''روضۃ الشھدا'' کا آزاد ترجمہ ہے۔

اس میں کربلا کے واقعات بیان کئے ہیں جو مذہبی ضرورت کے پیش نظر لکھی گئی۔یہ کتاب ۱۲/مجالس میں تقسیم کی گئی ہے۔

''روضۃ الشھدا'' کا منظوم خلاصہ ۱۷۶۹-۷۰ء میں بنارس میں لکھا گیا۔

انشاللہ خاں انشاء......

معروف نام:انشاء　　　　**اصل نام**:سید انشاللہ خاں

والد:سید ماشااللہ خاں　　　　استاد:سید ماشااللہ خاں

ولادت:دسمبر ۱۷۵۶ء،مرشد آباد　　　　وفات:۱۸۱۸ء لکھنؤ

اردو کے ریختی گوشعرا میں انشاورنگین کا شمار ہے۔مصحفی سے ادبی چشمک۔

اہم تصانیف:-رانی کیتکی کی کہانی،دریائے لطافت،دیوان انشاء

رانی کیتکی کی کہانی:-اردو کی مختصر طبع زاد نثری داستان،نواب صاحبزادہ حسین علی خاں کی فرمائش پر فارسی اور عربی لفظوں کے استعمال کے بغیر لکھنؤ قیام کے دوران ۱۸۰۳ء میں لکھی۔امتیاز علی عرشی کے مطابق ۱۸۰۸ء میں لکھی گئی۔اس میں سعادت علی خان کی مدح ملتی ہے۔یہ کہانی اردو میں لکھی گئی لیکن پہلے اس کی اشاعت ہندی میں ہوئی۔مولوی عبدالحق نے اپریل ۱۹۲۶ء/رسالہ''اردو''اورنگ آباد میں شائع کیا اس کے بعد کتابی صورت میں ۱۹۳۳ء میں شائع کی۔

کردار:-کنوراودے بھان،رانی کیتکی،مدن بان،سورج بھان،رانی لچھمی باس،چندر

بھان،راجی جگت پرکاش،رانی کام لتا،جوگی مہندر گر،راجہ اندر،امراوت(راجہ اندر کے ہاتھی کا نام)،کیلاس(ایک پہاڑ کا نام)۔

میرامن......

معروف نام:میرامن دہلوی　　　　**اصل نام**:میرامان(تخلص؛لطف)

والد:　　　　استاد:

ولادت:۱۷۳۲،دہلی　　　　وفات:۱۸۰۸،کلکتہ

اہم تصانیف:-باغ وبہار،گنج خوبی

داستان''**باغ و بہار**'':-جدید اردو نثر کا صفحۂ اول گلکرسٹ کی فرمائش پر لکھی۔

اسے ۱۸۰۱ء ۱۲۱۶ھ میں لکھنا شروع کیا اور ۱۸۰۲ء ۱۲۱۷ھ میں مکمل کیا۔تاریخی نام ''باغ وبہار'' رکھا جو ۱۲۱۷ھ سے نکلتا ہے۔

یہ طبع زاد نہیں بلکہ عطا خاں تحسین کی ''نوطرز مرصع ۱۷۷۵'' سے ماخوذ ہے۔

کردار:-آزاد بخت،چار درویش،دمش وبصرہ کی شہزادیاں،فرنگ کی ملکہ،وزیر زادی،پیر مرد عجمی کی بیٹی،خواجہ سگ پرست،بہزاد خاں،مبارک،بختیار،جنوں کے بادشاہ(ملک شہپال،ملک صادق)روشن اختر۔

رجب علی بیگ سرور......

معروف نام:رجب علی بیگ سرور　　　　**اصل نام**:مرزا رجب علی بیگ سرور

والد:مرزا اصغر علی　　　　استاد:آغا نوازش حسین خاں نوازش

ولادت:۱۷۸۶،لکھنؤ　　　　وفات:۱۸۶۹،بنارس

اہم تصانیف:فسانہ عجائب،شگوفہ محبت،گلزار سرور،شبستان سرور،شرار عشق،سرور سلطانی،انشائے سرور(مکاتیب کا مجموعہ)

داستان''**فسانۂ عجائب**'':-سرور اور شمالی ہند کی پہلی اہم طبع زاد داستان،حکیم

اسدعلی کی فرمائش پر کان پور میں ۱۲۴۰ھ مطابق ۱۸۲۴ء میں تصنیف کی۔اسے باغ و بہار کے جواب میں لکھا۔پہلی بار ۱۸۴۳ میں میر حسن رضوی کے مطبع لکھنؤ سے شائع ہوئی۔

کردار:- جان عالم، انجمن آرا، فیروز بخت، ماہ طلعت، مہر نگار، شہہ پال (جادوگر)، خواجہ سرا محبوب علی خاں، دل آرام (ملکہ مہر نگار کی کنیز)، نشاط افزا (باغ)، طوطا،

میر محمد تقی خیال......

معروف نام: میر تقی الجعفری حسینی　　تخلص: خیال

والد:　　استاد:

ولادت:　　وفات: ۵۹۔۱۷۶۰ء، ۱۱۷۳ھ

میر محمد تقی خیال گجرات احمد آباد کے رہنے والے تھے۔تلاش معاش میں احمد آباد سے دلی چلے آئے۔

اہم تصانیف:- داستان ''**بوستان خیال**'' رشید الدین خاں کے حکم اور فرمائش پر لکھی۔دہلی میں لکھنا شروع کیا ۱۱۷۰ھ میں مکمل ہوئی۔نو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔اسے پورا کرنے میں ۱۴/سال کا عرصہ لگا تھا۔

اس کا پہلا ترجمہ ''زبدۃ الخیال'' کے نام سے عالم علی نے ۱۸۴۰ء میں کیا جو ۱۸۴۴ء میں بھاگل پور سے شائع ہوا۔خواجہ امان دہلوی نے سب سے پہلے اس کا ترجمہ کیا۔۱۸۸۳ء تک طبع ہوا۔

کردار:- معز الدین، ملکہ شمسہ تاجدار، شہزادہ تاج بخش، شہزادہ بدر منیر، جمشید خود پرست، شہزادہ نو بہار، ابوالحسن جوہر، منیر توفیق، گلشن افروز،

داستان نگار اور داستانیں

ملا وجہی	:	سب رس (۱۶۳۵)
فضل علی فضلی	:	کربل کتھا (۱۷۳۲)
انشا اللہ خاں انشا	:	رانی کیتکی کی کہانی (۱۸۰۳)
میر امن	:	باغ و بہار (۱۸۰۲)
رجب علی بیگ سرور	:	فسانہ عجائب (۱۸۲۴)
میر محمد تقی خیال	:	بوستان خیال (۱۷۵۴)
خلیل علی خاں اشک	:	داستان امیر حمزہ
عبدالکریم	:	الف لیلہ
مہر نیم چند کھتری	:	گل صنوبر
عیسوی خان	:	قصۂ مہر افروز و دلبر
بادشاہ عالم ثانی	:	عجائب القصص
محمد ابراہیم بیجاپوری	:	انوار سہیلی
عطا خاں تحسین	:	نو طرز مرصع
مہر چند کھتری	:	قصۂ ملک محمد و گیتی افروز
حیدر بخش حیدری	:	آرائش محفل، توتا کہانی
نہال چند لاہوری	:	مذہب عشق
بہادر علی حسینی	:	نثر بے نظیر
مظہر علی خان ولا	:	مادھونل اور کام کنڈلا، بیتال پچیسی

کاظم علی جواں : شکنتلا، سنگھاسن بتیسی
بینی نرائن جہاں : چار گلشن، بہار عشق
فخر الدین حسین سخن : سروشِ سخن
جعفر علی شیون : طلسم حیرت

اردو داستان پر تنقیدی کتابیں

وقار عظیم : داستان سے افسانے تک
گیان چند جین : اردو کی نثری داستانیں
کلیم الدین احمد : فن داستان گوئی

مختصر تذکرہ

اردو ڈرامہ (UNIT - 5)

امانت لکھنوی......

معروف نام: امانت   اصل نام: سید آغا حسن
والد: استاد:
ولادت: ۱۸۱۵ء لکھنؤ   وفات: ۱۸۵۸ء لکھنؤ

اہم تصانیف:- ڈرامہ ''اندر سبھا'' منظوم ڈرامہ حاجی مرزا عابد علی عبادت کی فرمائش پر ۱۸۵۲ء کو واجد علی شاہ کے عہد میں لکھا۔ اس میں ۱۵ر گیت ہیں۔
یہ ۱۸۵۴ء میں کھیلا گیا۔ ۱۸۵۵ء میں شیخ رجب علی کی فرمائش پر مطبع محمدی لکھنوی میں شائع ہوا۔ (ناقدین نے اسے اردو کا پہلا باضابطہ ڈرامہ تسلیم کیا ہے)
امانت نے ''شرح اندر سبھا'' بھی لکھی۔ اندر سبھا کے مرتب؛ نور الٰہی و محمد عمر ہیں۔
اس میں دو ایکٹ ہیں۔ ایکٹ اول میں ۳ر سین اور ایکٹ دوم میں ۸ر سین ہیں۔
کردار:- راجہ اندر، پکھراج پری، نیلم پری، لال پری، سبز پری، گلفام، کالا دیو، لال دیو،

آغا حشر کاشمیری

معروف نام: آغا حشر   اصل نام: آغا محمد شاہ
والد: آغا محمد غنی   استاد: مولوی حافظ عبد الصمد
ولادت: ۱۸۸۹ء، بنارس   وفات: ۱۹۳۵ء، لاہور

اہم ڈرامے:- یہودی کی لڑکی، آنکھ کا نشہ، دل کی پیاس، سفید خون، خوبصورت بلا۔
ڈرامہ ''یہودی کی لڑکی'':- آغا حشر نے اسے ۱۹۱۰ اور ۱۹۱۱ کے درمیان میں اپنی کمپنی ''دی گریٹ الفریڈ کمپنی حیدر آباد'' کے لئے لکھا۔ اور اسی کے ہی اسٹیج پر پیش ہوا۔ اس

میں ۳/ایکٹ (باب) ۱۶/سین (مناظر) ہیں۔جس مین پہلے ایکٹ میں ۸/، دوسرے میں ۵/اور تیسرے میں ۳/سین ہیں۔

اسے ''مشرقی ستارہ'' اور ''وفا کی تتلی'' کے نام سے بھی اسٹیج کیا گیا۔

اس کا پلاٹ ''ڈبلیو.ٹی.مانکروف'' کے میلوڈراما ''ڈی جیوس'' سے لیا گیا ہے۔

اس کا دوسرا حصہ ''مشرقی حور عرف شیر کی گرج'' کے نام سے لکھا۔

کردار:- مارکس، بروٹس، عزرا، بادشاہ، حنا، اکٹویا، جونا، نرگس، نصیبن، کرامت، سرخاب، رحیم، کریم، منوا،

امتیاز علی تاج......

معروف نام: امتیاز علی تاج　　　اصل نام: سید امتیاز علی تاج

والد: سید ممتاز علی　　　والدہ: محمدی بیگم

بیوی: حجاب اسمٰعیل جو حجاب امتیاز علی کے نام سے مشہور ہوئیں۔

ولادت: ۱۳/اکتوبر ۱۹۰۰ء، لاہور　　　وفات: ۱۹/اپریل ۱۹۷۰

اہم ڈرامہ:- ''انارکلی'' حزنیہ المیہ ڈرامہ۔۱۹۲۲ء میں لکھا اور ۱۹۳۲ء میں دارالاشاعت پنجاب لاہور کے اہتمام سے شائع ہوا۔اس کا نتساب پطرس بخاری کے مشورہ پر اپنی بیوی حجاب اسمٰعیل کے نام کیا۔اس میں ۳/ایکٹ، ۱۳/باب ہیں۔عشق میں ۴، رقص میں ۵، موت میں ۵/باب ہیں۔

کردار:- جلال الدین محمد اکبر، سلیم، بختیار، رانی، انارکلی، ثریا، انارکلی کی ماں، دل آرام، زعفران، ستارہ، مروارید، عنبر، خواجہ سرا کافور، داروغہ زنداں، بیگمیں، کنیزیں۔

مقام:۔قلعۂ لاہور،　　　زمانہ:۔۱۵۹۹ء کا موسم بہار

حبیب تنویر......

معروف نام: حبیب تنویر　　　اصل نام: حبیب احمد خان

والد: حافظ محمد حیات خاں　　　استاد:

ولادت: ۱/ستمبر ۱۹۲۳ء، رائے پور　　　وفات: ۲۰۰۹ء بھوپال

اہم ڈرامہ:- ''آگرہ بازار'' اسے حبیب تنویر نے ۱۹۵۲ء میں لکھا، اور پہلی بار ۱۴/مارچ ۱۹۵۴ء جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی میں کھیلا گیا۔اور اپریل ۱۹۵۴ء میں ۱۰۰۰/کی تعداد میں ''آزاد کتاب گھر کلاں محل دہلی'' سے شائع ہوا۔انتساب ''آدمی'' کے نام ہے۔پلاٹ کو ۴/حصوں میں بانٹا جا سکتا ہے۔

ڈرامہ میں صرف ۲/ایکٹ ہیں۔اس میں نظیر کے ۱۳/کلام کو پیش کیا گیا ہے۔ڈرامہ نظیر اکبر آبادی کی زندگی پر مبنی ہے، اس میں آگرہ کے ایک بازار کو دکھایا گیا ہے۔

محمد حسن......

معروف نام: محمد حسن　　　اصل نام: محمد حسن

والد: الطاف حسین　　　والدہ: رضوان فاطمہ

ولادت: ۲۰/اگست، ۱۹۲۶، مراد آباد یوپی　　　وفات: ۲۴/اپریل ۲۰۱۰ء دہلی،

اہم ڈامہ:- ''ضحاک'' ۶/مناظر میں ایک ڈرامہ۔انسانوں کے بھیجوں پر زندہ رہنے والے شہنشاہ کی کہانی ہے۔پیش لفظ گیان چند نے لکھا۔انتساب ''دنیا کے دبے کچلے عوام کے نام'' اختر الایمان کی نظم سے ہوتا ہے۔

ڈرامہ ایمرجنسی کے دوران لکھا گیا، پلاٹ ''شاہنامہ فردوسی'' سے لیا گیا ہے۔

ایمرجنسی کے خاتمے کے فوراً بعد کتابی شکل میں ۱۹۸۰ء میں شائع ہوا۔لیکن پہلی بار عصری ادب شمارہ ۲۷-۲۸/بابت جنوری، اپریل ۱۹۷۷ء میں شائع ہوا۔

کردار:-ضحاک، نوشابہ، فریدوں، بوڑھا، وزیر آعظم، فوجی افسر، رقاصہ، شاعر، جج، راہب (جرجان)، (قیدی، درباری، رقصائیں، اور سپاہی)۔

ڈرامہ نگار اور ان کے ڈرامے

امانت لکھنوی	:	اندر سبھا (۱۸۵۲) اشاعت (۱۸۵۴)
آغا حشر کاشمیری	:	یہودی کی لڑکی (1910)، آفتاب محبت، مرید شک، مار آستین، اسیر حرص، شہید ناز، سفید خون، صید ہوس، خوب ہستی، خوبصورت بلا، سلور کنگ عرف نیک پروین ترکی حور، رستم وسہراب، وغیرہ۔
امتیاز علی تاج	:	انار کلی (۱۹۲۲)، گونگی جورو، چچا چھکن، کمرہ نمبر ۵۔
حبیب تنویر	:	آگرہ بازار (۱۹۵۴)، میرے بعد، دیکھ رہے ہیں نین، جھاڑو، جالی دار پردے، شطرنج کے مہرے، راجہ چمپا اور چار بھائی، چرن داس، اندر لوک سبھا، جامعدار، کس کا پتر،
محمد حسن	:	ضحاک (۱۹۸۰)، مور پنکھی، محل سرا، پیشہ اور پرچھائیں، فٹ پاتھ کے شہزادے، سچ کا زہر، کہرے کا چاند، موم کے بت،

اردو ڈرامہ پر تنقیدی کتابیں

محمد افضل اقبال	:	اردو کا پہلا نثری ڈرامہ
عشرت رحمانی	:	اردو ڈرامے کی تاریخ وتنقید
محمد شاہد حسین	:	اندر سبھا کی روایت
ڈاکٹر انجمن آرا انجم	:	اردو ڈرامہ اور آغا حشر

مختصر تذکرہ

اردو ناول (UNIT - 6)

پنڈت رتن ناتھ سرشار......

معروف نام: سرشار	اصل نام: پنڈت رتن ناتھ
والد: پنڈت بیج ناتھ	والدہ:
ولادت: ۱۸۴۷، لکھنو	وفات: ۲۷ رجنوری ۱۹۰۲، حیدرآباد

ناول: -"**فسانۂ آزاد**" سرشار کا پہلا ناول جو دسمبر ۱۸۷۸ء سے دسمبر ۱۸۷۹ء تک "اودھ اخبار" میں قسط وار شائع ہوا۔

۱۸۸۰ء میں منشی نول کشور پریس سے ۴ رضخیم جلدوں میں ۴۰۰۰ رصفحات پر شائع ہوا۔

ناول چھ (٦) پلاٹ پر مشتمل ہے:

(۱) آزاد اور حسن آرا کا قصہ

(۲) ہمایوں فر اور حسن آرا کی بہن سیہر آرا کے عشق کا قصہ

(۳) نواب ذوالفقار علی خاں کی بٹیر بازی کا قصہ

(۴) اللہ رکھی (ثریا بیگم) کا قصہ (بازاری ععرت)

(۵) آزاد اور خوجی کا قصہ

(٦) چھوٹے چھوٹے مستند واقعات

کردار: - آزاد، حسن آرا، خوجی، ہمایوں فر، سیہر آرا، نواب ذوالفقار علی خان، اللہ رکھی، (بعدمین ثریا بیگم ہو جاتی ہے)، روح افزا، چھمی جان، شاہ جی، منے میاں، عصمت، وکیل، قدرت۔ (فسانۂ آزاد میں چھوٹے بڑے ۳۰۰۰ رکردار ہیں)

ڈپٹی نذیر احمد......

معروف نام: ڈپٹی نذیر احمد　　اصل نام: نذیر احمد

والد: سعادت علی خاں　　استاد: نصر اللہ، مملوک علی، امام بخش صہبائی،

ولادت: ۱۸۳۶ء، بجنور، یوپی　　وفات: ۳؍مئی ۱۹۱۳ء، دہلی

ناول:۔''**توبۃ النصوح**'' ۱۸۷۴ء میں شائع اصلاحی ناول، ۱۲؍فصلوں میں ہے ۔حکومت نے اس پر ۱۰۰۰؍روپیہ انعام دیا۔ مرکزی خیال انگریزی ناول نگار ''ڈینیل ڈی فوڈ'' کے ناول The Family Instructer سے ماخوذ ہے۔

۱۸۸۴ء میں مسٹر ایم کیمپس نے اس کا انگریزی ترجمہ لندن سے شائع کیا۔

کردار:۔نصوح، کلیم، ظاہر دار بیگ، فہمیدہ، علیم، سلیم، حمیدہ، نعیمہ، صالحہ،

عبدالحلیم شرر......

معروف نام: شرر　　اصل نام: عبدالحلیم

والد: حکیم تفضّل حسین　　استاد: تفضّل حسین، ملا محمد باقر، عبدالطیف

ولادت: ۱۸۶۰ء، لکھنؤ　　وفات: ۱۹۲۶ء، لکھنؤ

ناول:۔''**فردوس بریں**'' تاریخی ناول ۱۸۹۹ء میں حیدر آباد میں مکمل کیا۔ جس میں حسن بن صباح کی عرضی جنت کی سیر کرائی ہے۔ ناول کا موضوع: فرقہ باطنیہ کے عروج وزوال کی کہانی ہے۔

ناول ۹؍ابواب پر مشتمل ہے؛ پریوں کا غول، پیاری زمرد تو کہاں گئی، ملا اعلیٰ کا سفر، فردوس بریں، پھروہی عناصر، مردود ازلی، بلغان خاتون کا سفر، افشائے راز، انتقام۔

کردار:۔حسین، زمرد، شیخ علی وجودی، موسیٰ، یعقوب، حسن بن صباح، رکن الدین خورشا، کاظم، امام نجم الدین نیشا پوری، امام نصر بن احمد، بلقان خاتون، ہلاکو خان، منقوں خان، چغتائی خان، طوباں خان، مرجاں، نصیر الدین طوسی۔

مرزا ہادی رسوا......

معروف نام: مرزا رسوا　　اصل نام: مرزا محمد ہادی

والد: آغا محمد تقی　　استاد: آغا محمد تقی

ولادت: ۱۸۵۸ء، لکھنؤ　　وفات: ۲۱؍اکتوبر ۱۹۳۱ء، حیدر آباد

ناول:۔''**امراؤ جان ادا**'' ۱۸۹۹ء میں لکھا ایک لازوال نفسیاتی ناول ہے۔ جو ۲۵؍حصوں پر مشتمل ہے۔ اس کا پلاٹ دوہرا ہے۔ ایک کہانی ''امیرن'' کی اور دوسری ''رام دئی'' کی ہے۔ یہ ناول سرفراز حسین عزمی کے ناول ''شاہد رعنا'' سے ماخوذ ہے۔

ناول کا آغاز اس شعر سے ہوتا ہے ؎

لطف ہے کون سی کہانی میں
آپ بیتی کہوں کہ جگ بیتی

کردار:۔امراؤ جان ادا، خانم جان، بسم اللہ جان، خورشید جان، گوہر مرزا، مرزا سلطان، خان صاحب، مولوی صاحب، فیضو،

پریم چند......

معروف نام: پریم چند　　اصل نام: دھنپت رئے، نواب رائے

والد: منشی عجائب لال　　والدہ: آنندی دیوی

ولادت: ۳۱؍جولائی ۱۸۸۰ء، بنارس　　وفات: ۸؍اکتوبر ۱۹۳۶ء بنارس

ناول:۔''**گئودان**'' پریم چند کا آخری مکمل ناول جسے انھوں نے ۱۹۳۲ء میں لکھنا شروع کیا اور ۱۹۳۵ء میں مکمل کیا۔ پریم چند اسے لکھنے کے دوران بمبئی میں مقیم تھے۔ مدن گوپال کا خیال ہے کہ یہ ناول ممبئی سے بنارس آنے کے بعد ۱۹۳۵ء میں مکمل کیا۔

۱۹۳۶ء میں پریم چند نے اسے اپنے سرسوتی پریس بنارس سے شائع کیا۔

ناول پہلے ''ہندی'' میں شائع ہوا، پریم چند کی وفات کے بعد ۱۹۳۷ء میں

مکتبہ جامعہ دہلی سے ''اردو'' میں شائع ہوا۔ ۳۶؍ابواب پر مشتمل اس ناول کا پلاٹ ۵۹۶؍صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔

کردار:- ہوری، دھنیا، گوبر، سونا، روپا، بھولا، رام سیوک، ہیرا، ڈاکٹر مہتہ، مس مالتی، داتا دین، اگر پال سنگھ، مرزا خورشید، اونکار ناتھ، شیام بہاری۔

عصمت چغتائی......

معروف نام: عصمت چغتائی　　اصل نام: عصمت چغتائی خانم (عرف چنی بیگم)

والد: مرزا قسیم بیگ　　والدہ: نصرت خانم

ولادت: ۲۱؍اگست ۱۹۱۵ء، بدایوں　　وفات: ۱۴؍اکتوبر ۱۹۹۱ء، بمبئی

ناول:- ''**ٹیڑھی لکیر**'' عصمت کا نفسیاتی اور سوانحی ناول، ۱۹۴۴ء میں لکھا اور ۱۹۴۵ء میں نیا ادارہ لاہور سے شائع ہوا۔ عصمت نے اسے ۳؍منزلوں میں تقسیم کیا اور یہ تینوں منزلیں ۴۱؍ابواب میں منقسم ہیں۔ پہلی منزل ۱۵؍ابواب، دوسری ۱۴؍ابواب، تیسری ۱۲؍ابواب پر مشتمل ہے۔

انتساب ان لفاظ میں کیا؛ ''ان یتیم بچوں کے نام جن کے والدین بقید حیات ہیں''۔

کردار:- شمن، منجھو، بڑی آپا، نوری، رسول، فاطمہ، نجمہ، ٹیچر مس چرن، بلقیس، جلیس، رشید، پریما، رائے صاحب، افتخار، حسین بی، روفی ٹیلر،

راجندر سنگھ بیدی......

معروف نام: راجندر سنگھ بیدی　　(پہلے محسن لاہوری کے نام سے لکھتے تھے)

والد: ہیرا سنگھ بیدی　　والدہ: سیوادئی

ولادت: ۱؍ستمبر ۱۹۱۵ء، لاہور　　وفات: ۱۱؍نومبر ۱۹۸۴ء ممبئی

ناول:- ''**ایک چادر میلی سی**'' ۱۵۰؍صفحات پر مشتمل ایک مختصر ناول۔ رسالہ نقوش میں ۱۹۶۰ء میں دو قسطوں میں شائع ہوا اور کتابی صورت میں مکتبہ جامعہ دہلی

نے ۱۹۶۲ء میں شائع کیا۔ ۱۹۶۵ء میں بیدی کو اس پر ساہتیہ اکیڈمی انعام ملا۔

ناول پر ہندوستان میں ''ایک چادر میلی سی'' کے نام سے اور پاکستان میں ''مٹھی بھر چاول'' کے نام سے فلم بنی۔

کردار:- رانو، تلوکہ، منگل، چودھری مہربان داس، چندا، چنو، گھنشیام داس، حضور سنگھ، پورن دئی، سرپنچ گیان سنگھ، جگو، کرم دین۔

قرۃ العین حیدر......

معروف نام: عینی آپا　　اصل نام: قرۃ العین حیدر (زرّیں تاج)

والد: سجاد حیدر یلدرم　　ماں کا نام: نذر زہرا

ولادت: ۲۰؍جنوری ۱۹۲۷ء، علی گڑھ　　وطن: ضلع بجنور

وفات: ۲۱؍اگست ۲۰۰۷ء، دہلی　　مدفن: جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی

اہم تصانیف: ناول:۔ میرے بھی صنم خانے (۱۹۴۹)، سفینۂ غم دل (۱۹۵۲)، آگ کا دریا (۱۹۵۹)، کار جہاں دراز ہے (۱۹۷۷)، آخر شب کے ہمسفر (۱۹۷۹)، گردش رنگ چمن (۱۹۸۷)، چاندنی بیگم (۱۹۹۰)

ناولٹ:۔ سیتا ہرن (۱۹۶۰)، چائے کے باغ (۱۹۶۴)، ہاؤسنگ سوسائٹی (۱۹۶۲)، دل ربا (۱۹۷۶)، اگلے جنم موہے بٹیا نہ کیجو (۱۹۷۷)

افسانوی مجموعے:۔ ستاروں سے آگے، پت جھڑ کی آواز، روشنی کی رفتار، شیشے کے گھر، فصل گل آئی یا اجل آئی، جگنوؤں کی دنیا۔

رپورتاژ:۔ کوہ دماوند، گلگشت، جہان دیگر، خضر سوچتا ہے، ستمبر کا چاند، لندن لیٹر، دکن سا نہیں سنسار میں، پدما ندی کے کنارے، قید خانے میں تلاطم ہے کہ ہند آتی ہے، چھٹے اسیر تو بدلا ہوا زمانہ تھا۔

اعزازات وانعامات:۔ ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ (۱۹۶۷)، سوویت لینڈ نہرو ایوارڈ (۱۹۶۷)،

اتر پردیش اردو اکادمی ایوارڈ (۱۹۸۲)، پدم شری (۱۹۸۴)، غلاب ایوارڈ (۱۹۸۴) اقبال سمان (۱۹۸۸)، بہادر شاہ ظفر ایوارڈ (۲۰۰۰)

ناول:-''**آگ کا دریا**'' قرۃ العین حیدر کا ضخیم ناول جو ۱۹۵۹ء میں شائع ہوا۔

قرۃ العین حیدر نے اسے ۱۹۵۶ء میں لکھنا شروع کیا اور ۱۹۵۷ء میں مکمل کیا۔

ناول ۶۴۲/ صفحات اور ۱۰۱/ ابواب پر مشتمل ہے۔ ناول میں شعور کی رو کی تکنیک کا استعمال کیا گیا ہے۔ ناول کا موضوع؛ ''وقت'' ہے۔ انتساب ''زہرا حیدر'' کے نام ہے۔

عنوان جگر مرادآبادی کے شعر سے لیا گیا ہے۔ آغاز ٹی. ایس. ایلیٹ. کی نظم سے ہوتا ہے۔ جس میں ایلیٹ نے وقت کو دریا کہا ہے، مسلسل بہتا رہتا ہے جو طاقتور ہے۔ جس نے ہمیں گھر رکھا ہے وقت کا خاتمہ کہیں نہیں ہوتا۔

قرۃ العین حیدر نے اس کو The River Of Fire نام سے انگریزی میں ترجمہ کیا۔

احسن فاروقی نے اس کے جوب میں ''سنگم'' لکھا۔

شمس الرحمٰن فاروقی کے مطابق ''ناول تیس فیصدی شاعری اور ستر فیصدی نثر ہے''۔

ن م. راشد. نے اسے ''بڑی حد تک بے وقت کی راگنی'' کہا ہے۔

ناول میں ڈھائی ہزار سال کی تاریخ کے تین مختلف ادوار پیش کئے گئے ہیں۔

ناول گوتم بدھ کے دور سے شروع ہو کر بہت سی سلطنت کے دور حکومت، مغلیہ دور انگریزی حکومت سے گزرتا ہوا تقسیم وطن تک آ جاتا ہے۔

پہلا دور؛ ہندو عہد۔ دوسرا دور؛ مسلم، تیسرا دور؛ برطانوی یا انگریزی، چوتھا دور؛ آزادی کے بعد کا ہندوستان۔

کردار:- گوتم نیلمبر، ہری شنکر، چمپا، کمال، نرملا، سرل ایسلے، تہمینہ، عامر رضا، ریکھا، شانتا، روشن آرا،

شوکت صدیقی......

معروف نام: شوکت صدیقی　　اصل نام:

والد:　　والدہ:

ولادت: ۲۰/ مارچ ۱۹۲۳ء، لکھنؤ　　وفات: ۱۶/ دسمبر ۲۰۰۶ء، کراچی

ناول:-''**خدا کی بستی**'' قیام پاکستان کے ۱۳/ سال بعد ۱۹۶۰ء میں لکھا گیا۔ اس کو لکھنے میں ۴/ مہینے لگے تھے۔ ۱۱/ فصل پر مشتمل ہے۔ پہلی بار ۱۸۵۸ء میں شائع ہوا ا،ب تک اس کے ۵۰/ ایڈیسن شائع ہو چکے ہیں۔ اس کا ترجمہ انگریزی کے علاوہ دنیا کی ۲۶/ ترقی یافتہ زبانوں میں ہوا۔ اس پ ناول پر چارلس ڈیکسن کے ناول ''ایلور ٹوئسٹ'' کی پرچھائیاں ہیں۔

۱۹۵۹ء کے ایڈیشن میں ''انتساب ڈاکٹر عبدالعلیم'' کے نام ہے جو مکتبہ نیا راہی سے شائع ہوا۔ بعد کے ایڈیشنوں میں ''انتساب ظفر مسعود'' کے نام ہے۔

اس ناول میں ۵۰/ کے عشرے کا کراچی دکھایا گیا ہے۔ جس میں کچی بستی کی منظر کشی کی گئی ہے۔ ایک ایسے معاشرے کی کہانی جو معاشی اور سیاسی نشیب و فراز کے باوجود بقا کی جدوجہد میں مصروف ہے۔

کردار:- راجہ، شامی، نوشہ، کالے صاحب، نوشہ کی ماں، انو، عبداللہ مستری، سلمان، رخشندہ، نیاز، ڈاکٹر موٹو، خان بہادر، سلطان، شاہ جی۔

عبداللہ حسین......

معروف نام: عبداللہ حسین　　اصل نام: محمد خان

والد: محمد اکبر خان　　والدہ:

ولادت: ۱۴/ اگست ۱۹۳۱ء، راولپنڈی، پاکستان

وفات: ۴/ جولائی ۲۰۱۵ء، لاہور

ناول:۔''**اداس نسلیں**''عبداللہ حسین کا پہلا ناول''داؤدخیل'' کے قیام کے دوران ۱۹۵۶ء میں لکھنا شروع کیا اور ۱۹۶۱ء میں مکمل کیا۔(۵؍برس میں)

ناول ۱۹۱۳ء سے ۱۹۴۷ء کے واقعات پر مبنی ہے۔چار حصوں پر مشتمل ہے؛

(۱)روشن پور(۲)روشن محل کی زندگی(۳)جنگ عظیم(۴)تقسیم ہند۔

اس میں دہلی اور پنجاب کے درمیان ایک گاؤں روشن پور کا منظر پیش کیا گیا ہے جس میں ہندو، مسلم، سکھ بستے ہیں۔

انتساب؛ اباجان مرحوم کے نام ہے۔ناول ۴؍ابواب پر مشتمل ہے۔

(۱)برٹش انڈیا(۲)ہندوستان(۳)بٹوارہ(۴)اختتامیہ۔

پہلی بار''نیا ادارہ'' سے ۱۹۶۳ء میں شائع ہوا۔

عبداللہ حسین نے اس کا انگریزی ترجمہ The weary Generation کے نام سے ۲۰۰۰ء میں کیا۔

کردار:۔ نعیم ، عذرا، علی، عائشہ، روشن آغا، مرزا محمد بیگ، نیاز بیگ،، ایاز بیگ، پرویز، نجمی، خالد ، مسعود، شیلا ،مہندر سنگھ، حسین ، احمد دین، ماسٹر ہری چند، ارشد ، شیریں، بانو، مدن، لال، کمال، وغیرہ۔

انتظار حسین......

معروف نام: انتظار حسین　　　اصل نام:

والد: منظر علی　　　استاد:

ولادت: ۲۱؍دسمبر ۱۹۲۳ء ڈبائی ضلع بلند شہر

وفات: ۲؍فروری ۲۰۱۶ء، لاہور

ناول:۔''**بستی**''انتظار حسین کا دوسرا ناول جو پہلی مرتبہ ۱۹۸۰ء میں ادارۂ ادبیات نو لاہور سے شائع ہوا(ارتضٰی کریم کے مطابق) عمر میمن کے مطابق ۱۹۷۹ء میں شائع

ہوا۔انتساب؛ عسکری صاحب کے نام ہے۔موضوع''جلاوطنی'' ہے۔

اس میں پانچ مناظر ہیں:۔(۱) کائنات(۲)روپ رنگ(۳)مشرقی پاکستان (۴)مغربی پاکستان(۵)شیراز

کردار:۔ ذاکر، صابرہ، افضال، عرفان، سلامت، سریندر، بی اماں، مولانا ناصر، تسنیم، انیسہ، خواجہ صاحب، اجمل، پیارے لال، جگدیش۔

الیاس احمد گدی......

معروف نام: الیاس احمد گدی　　　اصل نام: محمد الیاس احمد گدی

والد: احمد گدی　　　والدہ: بتولن بی بی

ولادت: ۲۴؍اپریل ۱۹۳۴ء۔جھریا ضلع دھنباد، محلّہ گدّی۔

وفات: ۲۷؍جولائی ۱۹۹۷ء

ناول:۔''**فائر ایریا**'' ۳؍ابواب اور ۳۶۷؍صفحات پر مشتمل، پہلی بار گدّی محلہّ جھریا(بہار) سے ۱۹۹۴ء میں شائع ہوا۔

دوسری مرتبہ؛ فضل سنز کراچی پاکستان سے ۱۹۹۹ء میں شائع ہوا۔

بقول شمیم حنفی؛ بنیادی طور پر ایک سیاسی ناول ہے،''آگ اس کا مرکزی استعارہ ہے۔

کردار:۔سہدیو، مجمدار، جگیشر دوسادھ، ننکو، رحمت میاں، ختونیا، عرفان، برتی بالا، کالا چند، کپل سنگھ، لارڈیپ نارائن، پی این ورما، بھاردواج، رانی۔

ناول نگار اور ان کی ناولیں

رتن ناتھ سرشار:- شمس الضحیٰ، فسانہ آزاد ۱۸۸۰، جام سرشار، سیر کہسار، کامنی،
کڑم دھڑم، بچھڑی دلہن، طوفان بے تمیزی، پی کہاں، ہشّو،
رنگ رسیا، خدائی فوجدار،

نذیر احمد:- مراۃ العروس ۱۸۶۹ (اردو کا پہلا ناول)، بنات النعش ۱۸۷۲،
توبتہ النصوح ۱۸۷۷ء، فسانہ مبتلا ۱۸۸۵ء، ابن الوقت ۱۸۸۸،
ایامی ۱۸۹۱، رویائے صادقہ ۱۸۹۴ء،

عبدالحلیم شرر:- دلچسپ ۱۸۸۵، ملک العزیز ورجینا ۱۸۸۸ء، حسن انجلینا ۱۸۸۹،
منصور موہنا، فلورا فلورنڈا ۱۸۹۱، مقدس نازنین ۱۹۰۰،
فردوس بریں ۱۸۹۹، ایام عرب، فلپانہ ۱۹۱۰، زوال بغداد ۱۹۱۲،
عزیز مصر ۱۹۱۳، مینا بازار ۱۹۲۵، فتح اندلس، زمیندار کی بیٹی،

مرزا ہادی رسوا:- امرؤ جان ادا، ۱۸۹۹، ذات شریف، شریف زادہ،
اختری بیگم، بہرام کی، رہائی، خونی عاشق، خونی بھید،
طلسمات، افشائے راز،

پریم چند:- اسرار معابد ۱۹۰۳، (پہلا ناول)، ہم خرما و ہم ثواب ۱۹۰۷، کشنا ۱۹۰۸،
جلوہ ایثار ۱۹۱۲، بازار حسن ۱۹۱۶، نرملا ۱۹۲۱، گوشۂ عافیت ۱۹۲۰،
چوگان ہستی ۱۹۲۴، پردہ مجاز ۱۹۲۵، بیوہ ۱۹۲۷، غبن ۱۹۳۲،
میدان عمل ۱۹۳۲، گئودان ۱۹۳۶، منگل سوتر (نامکمل)

عصمت چغتائی:- ضدی (پہلا ناول ۱۹۴۱)، ٹیڑھی لکیر، معصومہ، سودائی،
دل کی دنیا، عجیب آدمی، جنگلی کبوتر، باندی، تین اناڑی،
ایک قطرہ خون، نکلی راج کمار، کاغذی ہے پیرہن ۱۹۹۴ (آخری ناول)،

راجندر سنگھ بیدی:- ''ایک چادر میلی سی'' واحد ناولٹ جو ۱۹۶۰ء میں لاہور سے نکلنے
والے مشہور ادبی رسالے ''نقوش'' میں دو قسطوں میں شائع ہوا۔

قرۃ العین حیدر:- میرے بھی صنم خانے ۱۹۴۹ (پہلا ناول)، سفینہ غم دل ۱۹۵۳،
آگ کا دریا ۱۹۵۹، آخر شب کے ہمسفر ۱۹۷۱، (گیان پیٹھ ایوارڈ)
کار جہاں دراز ہے ۱۹۹۰، گردش رنگ چمن ۱۹۸۸،
چاندنی بیگم ۱۹۹۰ (آخری ناول)

ناولٹ: سیتا ہرن ۱۹۶۰، چائے کے باغ ۱۹۶۴، ہاؤسنگ سوسائٹی ۱۹۶۶،
اگلے جنم موہے بٹیا نہ کیجو ۱۹۷۷، دل ربا ۱۹۷۶، فصل گل آئی یا اجل آئی،

شوکت صدیقی:- کمیں گاہ ۱۹۵۶، خدا کی بستی ۱۹۵۸، جانگلوس ۱۹۸۸ (طویل ناول ۳ جلدیں)
چار دیواری، خون شہید

عبداللہ حسین:- اداس نسلیں ۱۹۶۳، باگھ ۱۹۸۲، نادار لوگ ۱۹۹۶،
ناولٹ :۔ قید ۱۹۸۹،

انتظار حسین:- چاند گہن ۱۹۵۳، بستی ۱۹۸۰، تذکرہ ۱۹۸۷، آگے سمندر ہے ۱۹۹۶،
ناولٹ :۔ دن اور داستان ۱۹۵۹،

الیاس احمد گدی:- فائر ایریا ۱۹۹۴، زخم، مرہم،

کرشن چندر:- شکست، جب کھیت جاگے، طوفان کی کلیاں،
دل کی وادیاں سوگئیں، سپنوں کی وادی، آسمان روشن ہے، باون پتے،
ایک گدھے کی سرگذشت، گدھے کی واپسی، ایک گدھا نیفا میں،
ایک عورت ہزار دیوانے، پانچ لوفر ایک ہیروئین، غدار، دادر پل کے بچے،
برف کے پھول، میری یادوں کے چنار، مٹی کے صنم، کاغذ کی ناؤ،
لندن کے سات رنگ، ہانگ کانگ کی حسینہ، فٹ پاتھ کے فرشتے (آخری ناول)

احمد عباس:- انقلاب، نیلی ساڑھی، چار دل چار راہیں،

عزیز احمد:- گریز، ایسی بلندی ایسی پستی، شبنم، آگ، ہوس، مرمر اور خون، جب آنکھیں آہن پوش ہوئیں،

حیات اللہ انصاری:- لہو کے پھول (اردو کا سب سے ضخیم ناول)، مدار، گھروندا،

قاضی عبدالستار:- شب گزیدہ، داراشکوہ، صلاح الدین ایوبی، حضرت جان، غالب، تاجم سلطان، خالد بن ولید،

قاضی عبدالغفار:- مجنوں کی ڈائری، لیلیٰ کے خطوط،

احسن فاروقی:- شام اودھ، راہ ورسم آشنائی، آبلہ دل کا، سنگم، زلفیں اور زنجیریں،

خدیجہ مستور:- زمین، آنگن

جمیلہ ہاشمی:- تلاش بہاراں، آتش رفتہ، چہرہ بہ چہرہ رو بہ رو، روہی، دشت سوس،

جیلانی بانو:- ایوان غزل، بارش سنگ، جگنو اور ستارے،

واجدہ تبسم:- ایا بسنت سکھی، روزی کا سوال، نتھ کی عزت، نتھ کا زخم،

صالحہ عابد حسین:- قطرے سے گہر ہونے تک، الجھی ڈور، آتش خاموش، اپنی اپنی صلیب، گوری سوئی سیج پر،

پیغام آفاقی:- مکان، پلیتہ،

شموئل احمد:- ندی، مہاماری،

شمس الرحمٰن فاروقی:- کئی چاند تھے سر آسماں

حسین الحق:- فرات، بولو مت چپ رہو،

سید محمد اشرف:- نمبر دار کا نیلا، آخری سواریاں،

جوگندر پال:- نادید، آمد و رفت، ایک بوند لہو کی، خواب رو، پکھوا،

مشرف عالم ذوقی:- لے سانس بھی آہستہ، ذبح، نیلام گھر، پوکے مان کی دنیا،

تقسیم ہند سے متعلق اہم ناول

انتظار حسین	:	بستی
شوکت صدیقی	:	خدا کی بستی
حیات اللہ انصاری	:	لہو کے پھول
کرشن چندر	:	غدار، مٹی کے صنم، میری یادوں کے چنار،
قرۃ العین حیدر	:	آگ کا دریا، میرے بھی صنم خانے
جوگیندر پال	:	پناہ گاہ
رامانند ساگر	:	اور انسان مر گیا
قدرت اللہ شہاب	:	یا خدا ۱۹۴۸،
نسیم فاروقی	:	خاک اور خون
احسن فارقی	:	سنگم
خدیجہ مستور	:	آنگن
کملیشور	:	کتنے پاکستان
فکر تونسوی	:	چھٹا دریا
علیم مسرور	:	بہت دیر کر دی
عبدالصمد	:	دو گز زمین

اردو ناول پر تنقیدی کتابیں

علی عباس حسینی : اردو ناول کی تاریخ اور تنقید

احسن فاروقی : اردو ناول کی تنقیدی تاریخ

نورالحسن ہاشمی : ناول کیا ہے

ڈاکٹر یوسف سرمست : بیسویں صدی میں اردو ناول

سہیل بخاری : اردو ناول نگاری

مجتبیٰ حسین : اردو ناول کا ارتقاء

کے کے کھلر : اردو ناول کا نگارخانہ

سید علی حیدر : اردو ناول سمت اور رفتار

عقیل احمد : اردو ناول اور تقسیم ہند

اسلم آزاد : اردو ناول آزادی کے بعد

انور پاشا : ہندو پاک میں اردو ناول، ترقی پسند اردو ناول

اسلوب احمد انصاری : اردو کے پندرہ ناول

صالحہ زرّیں : اردو ناول کا سماجی اور سیاسی مطالعہ

رالف فاکس : ناول اور عوام

خورشید الاسلام : مرزا رسوا کی ناولیں

مشرف علی : جیلانی بانو کی ناول نگاری کا تنقیدی مطالعہ

ڈاکٹر نسیم نکہت : پریم چند کے ناولوں میں نسوانی کردار

شبنم رضوی : عصمت چغتائی کی ناول نگاری

اشفاق محمد خان : نذیر احمد کے ناول کا تنقیدی مطالعہ

مختصر تذکرہ

اردو افسانہ (UNIT - 6)

پریم چند......

معروف نام: پریم چند — اصل نام: دھنپت رئے، نواب رائے

والد: منشی عجائب لال — والدہ: آنندی دیوی

ولادت: ۳۱؍جولائی ۱۸۸۰، بنارس — وفات: ۸؍اکتوبر ۱۹۳۶ء بنارس

''واردات''

۱۳؍افسانوں کا آخری افسانوی مجموعہ، فروری ۱۹۳۸ء میں مکتبہ جامعہ لمیٹڈ نئی دہلی سے پہلی بار شائع ہوا۔

افسانے:۔شکوہ شکایت، معصوم بچہ، بدنصیب کی ماں، شانتی، روشنی، مالکن، نئی بیوی، گلی ڈنڈا، سوانگ، انصاف کی پولیس، غم نداری بز بخر، مفت کرم داشتن، قاتل کی ماں،

سعادت حسن منٹو......

معروف نام: منٹو — اصل نام: سعادت حسن

والد: خواجہ غلام حسن — والدہ: سردار بیگم

ولادت: ۱۱؍مئی ۱۹۱۲ء، پنجاب — وفات: ۱۸؍جنوری ۱۹۵۵ء، لاہور

''ٹھنڈا گوشت''

یہ مجموعہ ۱۹۵۰ء میں شائع ہوا۔ جس میں (۹) افسانے شامل ہیں۔ ''ٹھنڈا گوست'' پہلا افسانہ تھا جس پر فحاشی کے الزام میں مقدمہ چلا۔

''زحمت مہر درخشاں کے عنوان'' سے مقدمے کی روداد ہے۔ انتساب 'ایشر سنگھ' کے نام کیا ہے: ''ایشر سنگھ کے نام جو حیوان بن کر بھی انسانیت نہ کھو سکا''۔

افسانے:۔ٹھنڈا گوشت، گولی، رحمت خداوندی کے پھول، ساڑھے تین آنے، پیرن، خورشٹ، باسط، شاردا، کالی شلوار،

کرشن چندر......

معروف نام: کرشن چندر　　اصل نام: کرشن چندر

والد: گوری شنکر　　والدہ: امر دیوی

ولادت: ۲۳؍نومبر ۱۹۱۴ء، پنجاب　　وفات: ۱۹۷۷ء، ممبئی

اہم تصانیف: ناول:۔شکست،

"ہم وحشی ہیں"

یہ افسانوی مجموعہ ہندوستان سے پہلی بار ۱۹۴۸ء میں شائع ہوا۔ جب کہ "ہم وحشی ہیں"،" پشاور ایکسپریس" کے نام سے لاہور سے شائع ہوا۔ اس میں (۱۰) افسانے شامل ہیں۔ "اپنی بات" کے عنوان سے اوپندر ناتھ اشک کا ۔"گرمی کا موسم اور کہانی ان داتا" کے نام سے شروع میں افضل توصیف کا۔ اور علی سردار جعفری کا لکھا ہو دیباچہ "پہلا دیباچہ" کے عنوان سے شامل ہے۔

افسانے:۔ اندھے، لال باغ، امرتسر آزادی سے پہلے، امرتسر آزادی کے بعد، پیشاور ایکسپریس، ایک طوائف کا خط، جیکسن، دوسری موت، دل کا چراغ، لال گھسیٹا رام

راجندر سنگھ بیدی......

معروف نام: راجندر سنگھ بیدی　　(پہلے محسن لاہوری کے نام سے لکھتے تھے)

والد: ہیرا سنگھ بیدی　　والدہ: سیوا دئی

ولادت: ۱؍ستمبر ۱۹۱۵ء، لاہور　　وفات: ۱۱؍نومبر ۱۹۸۴ء ممبئی

"اپنے دکھ مجھے دے دو"

چوتھا افسانوی مجموعہ، جس میں (۹) افسانے شامل ہیں۔ اس کا انتساب "آل احمد سرور" کے نام کیا ہے۔

افسانے:۔ لاجونتی، جوگیا، ببل، لمبی لڑکی، اپنے دکھ مجھے دے دو، ٹرمینس سے پرے، حجام الہ آباد کے، دیوار، یوکلپٹس،

عصمت چغتائی......

معروف نام: عصمت چغتائی　　اصل نام: عصمت چغتائی خانم (عرف چنی بیگم)

والد: مرزا قسیم بیگ　　والدہ: نصرت خانم

ولادت: ۲۱؍اگست ۱۹۱۵ء، بدایوں　　وفات: ۱۴؍اکتوبر ۱۹۹۱ء، بمبئی

"چوٹیں"

عصمت چغتائی کا دوسرا افسانوی مجموعہ؛ ساقی بک ڈپو دہلی سے شائع ہوا۔ پیش لفظ "کرشن چندر" نے لکھا۔ جس میں شامل (۱۱) افسانے، ۳؍خاکے، ۱؍ڈرامہ۔

افسانے:۔ بھول بھلیاں، پنکچر، ساس، سفر میں (طنزیہ خاکہ)، اس کے خواب، جنازے، لحاف، بیمار، دوزخی (بھائی کا خاکہ)، چھوٹی آپا، جھری میں سے، ایک شوہر کی خاطر (طنزیہ خاکہ) عورت اور مرد (ڈرامہ)

خواجہ احمد عباس......

معروف نام: خواجہ احمد عباس　　اصل نام:

والد: غلام سبطین　　والدہ: مسرور خاتون

ولادت: ۷؍جون ۱۹۱۴ء، پانی پت　　وفات: ۱؍جون ۱۹۸۷ء، ممبئی

"ایک لڑکی"

پہلا افسانوی مجموعہ جس میں (۱۰) افسانے شامل ہیں۔ پہلی بار ۱۹۴۲ء میں شائع ہوا۔ انتساب "ایک لڑکی کے نام" کوئی پوچھے اگر وہ کون ہے بتلا نہیں سکتا۔ مجاز "جاگے سنسار" کے نام سے خواجہ احمد عباس کا ایک مضمون شامل ہے۔ اس افسانوی مجموعہ کو ۱۰۰؍روپیہ میں بیچ دیا تھا۔

افسانے:۔ فیصلہ، ایک لڑکی، سرکشی، ناگن، پہلا پتھر، ابابیل، تین عورتیں، داروغہ صاحب، معمار، رادھا،

قرۃ العین حیدر......

معروف نام: عینی آپا　　اصل نام: قرۃ العین حیدر (زرّیں تاج)

والد: سجاد حیدر یلدرم　　ماں کا نام: نذر زہرا

ولادت: ۲۰؍جنوری ۱۹۲۷ء، علی گڑھ　　وطن: ضلع بجنور

وفات: ۲۱/اگست ۲۰۰۷ء، دہلی　　مدفن: جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی

اہم تصانیف: ناول: ۔میرے بھی صنم خانے (۱۹۴۹)، سفینۂ غم دل (۱۹۵۲)، آگ کا دریا (۱۹۵۹)، کار جہاں دراز ہے (۱۹۷۷)، آخر شب کے ہمسفر (۱۹۷۹)، گردش رنگ چمن (۱۹۸۷)، چاندنی بیگم (۱۹۹۰)

ناولٹ: ۔سیتا ہرن (۱۹۶۰)، چائے کے باغ (۱۹۶۴)، ہاؤسنگ سوسائٹی (۱۹۶۶)، دل ربا (۱۹۷۶)، اگلے جنم موہے بٹیانہ کیجو (۱۹۷۷)

افسانوی مجموعے: ۔ستاروں سے آگے، پت جھڑ کی آواز، روشنی کی رفتار، شیشے کے گھر، فصل گل آئی یا اجل آئی، جگنوؤں کی دنیا۔

رپورتاژ: ۔کوہ دماوند، گلگشت، جہان دیگر، خضر سوچتا ہے، ستمبر کا چاند، لندن لیٹر، دکن سا ٹھار نہیں سنسار میں، پدما ندی کے کنارے، قید خانے میں تلاطم ہے کہ ہند آتی ہے، چھٹے اسیر تو بدلا ہوا زمانہ تھا۔

"روشنی کی رفتار"

قرۃ العین حیدر کا چوتھا افسانوی مجموعہ جس میں (۱۸) افسانے شامل ہیں۔ پہلی بار ۱۹۸۲ء میں شائع ہوا۔

افسانے: ۔آوارہ گرد، ملفوظات حاجی گل بابا بیکتاشی، فوٹو گرافر، حسب نسب، سکریٹری، نظارہ درمیاں ہے، دوسیاح، یہ غازی یہ ترے پراسرار بندے، فقیروں کی پہاڑی، اکثر اس طرح سے بھی رقص فغاں ہوتا ہے، سینٹ فلورا آف جارجیا کے اعترافات، روشنی کی رفتار، لکڑ بگے کی ہنسی، آئینہ فروش شہر کوراں، پالی ہل کی ایک رات، دریں گرد سوارے باشد، جن بولو تارا تارا، کہرے کے پیچھے،

سہیل عظیم آبادی......

معروف نام: سہیل عظیم آبادی　　اصل نام: سید مجیب الرحمٰن

والد:　　استاد:

ولادت: ۱۹۱۱ء، پٹنہ　　وفات: ۲۹/نومبر ۱۹۷۹ء، الہ آباد، تدفین پٹنہ میں ہوئی۔

"الاؤ"

اس مجموعے میں (۱۹) افسانے شامل ہیں۔تعارف کے عنوان سے کرشن چندر کا تعارفی نوٹ شامل ہے۔

افسانے: ۔الاؤ، اندھیرے اور اجالے میں، دومزدور، کھویا لال، جوار بھاٹا، چوکیدار، ٹوٹا ہوا تارہ، شرابی، وہ رات، بخیر تمام، بیچارہ، جوانی، پیٹ کی آگ، قیدی، بھوک، خدا کی دین، سراب، اپنا پرایا،

جیلانی بانو......

معروف نام: جیلانی بانو　　اصل نام:

والد: حیرت بدایونی　　والدہ:

ولادت: ۱۴/جولائی ۱۹۳۶ء، بدایوں　　وفات: حیدر آباد

"راستہ بند ہے"

اس میں (۲۲) مشمولات ہیں، ۶/افسانچے، ۱۵/افسانے، ایک ناولٹ ہے۔

افسانے: ۔کن (افسانچہ)، عباس نے کہا، ایک دوست کی ضرورت ہے، درشن کب دو گے، کل رات ہمارے گھر مرزا غالب اور عصمت چغتائی آئے تھے، گل نغمہ، ایک سوٹنگ اسکرپٹ، یہ شہر بکاؤ ہے، اسے کس نے مارا، جنت کی تلاش، موت کے بیچ، کیا ٹوٹ گیا (افسانچہ)، بھاگو بھاگو، آپ کا سواگت ہے منتری جی، پردہ گرتا ہے،

افسانچہ: ۔ایک خلا باز کی رپورٹ، زومیں، اکیلا سمندر، کاش، او کالے برقعے والی، اکیلا (ناولٹ) راستہ بند ہے۔

سریندر پرکاش......

معروف نام: سریندر پرکاش　　اصل نام: سریندر کمار اوبرائے

والد:　　استاد:

ولادت: ۲۶/مئی ۱۹۳۰ء، لائل پور، مغربی پنجاب

وفات: ۹ر نومبر ۲۰۰۲ء، ممبئی۔

نوٹ: . بجو کا کوئی افسانوی مجموعہ نہیں ھے بلکہ ایک افسانہ ھے.

کردار: - ہوری، بڑی بہو، چھوٹی بہو، انگریز شکاری،

غیاث احمد گدی......

معروف نام: غیاث احمد گدی — اصل نام: غیاث احمد

والد: احمد گدی — والدہ: بتولن بی بی

ولادت: ۱۷ر فروری ۱۹۲۸، جھریا ضلع دھنباد، (جھارکھنڈ)

وفات: ۲۵ر جنوری ۱۹۸۶، جھریا۔

"بابا لوگ"

پہلا افسانوی مجموعہ جس میں (۹) افسانے شامل ہیں۔ پہلی بار ۱۹۶۹ء مین کلچرا کادمی ریناہوٗس گیا بہار سے شائع ہوا۔

افسانے: - بابا لوگ، پہیہ، منظر و پس منظر، بابے، دورتھی جون سین، بدصورت سیہ صلیب، پیاسی چڑیا، جوہی کا پودا اور چاند، صبح کا دامن۔ افعی، تج دو تج دو،

اقبال مجید......

معروف نام: اقبال مجید — اصل نام:

والد: — استاد:

ولادت: ۱۲ر جولائی ۱۹۳۴ء، مرادآباد — وفات: جنوری ۲۰۱۹ء، بھوپال

"تماشا گھر"

آخری مجموعہ جس کا اقتباس انھوں نے اپنے بیٹے ارشاد اقبال عرف رومی کے نام کیا ہے۔ اس میں (۱۲) افسانے شامل ہیں۔ پہلی مرتبہ ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا۔

افسانے: - سخت جانوں کا انتظار، سوختی ساماں، بے شمار، ہم گریہ سرکریں گے، سوراخ، چپلیں، بھیگی آنکھیں، انو کا گھر، تماشا گھر، بے سورتی کی صورتیں، سایہ شجر، طلائی مہر،

افسانہ نگار اوران کے افسانوی مجموعے

پریم چند: - سوز وطن (۱۹۰۸ پہلا مجموعہ)، پریم پچیسی، پریم بتیسی، خاک پروانہ، خواب وخیال، فردوس خیال، پریم چالیسی آخری تحفہ، زادِراہ، دودھ کی قیمت، واردات (۱۹۳۸ر آخری مجموعہ)

سعادت حسن منٹو: - آتش پارے (۱۹۳۶ء، پہلا مجموعہ)، منٹو کے افسانے، دھواں، افسانے اور ڈرامے، چغد، لذت سنگ، سیاہ حاشیے، خالی بوتلیں خالی ڈبے، ٹھنڈا گوشت، شیطان، گلاب کا پھول، جنازے، اوپر نیچے اور درمیاں، نمرود کی خدائی، بادشاہت کا خاتمہ، یزید، سڑک کے کنارے، سرکنڈوں کے پیچھے، پھندنے، برقعے، شکاری عورتیں، بغیر اجازت، رتی ماشہ تولہ (۱۹۵۶، آخری مجموعہ)

کرشن چندر: - طلسم خیال (۱۹۳۹، پہلا افسانوی مجموعہ)، نظارے، ہوائی قلعے، گھونگھٹ میں گوری، زندگی کے موڑ پر، نئے افسانے، نغمہ کی موت، پرانے خدا، ان داتا، ہم وحشی ہیں، ٹوٹے ہوئے تارے، تین غنڈے، اجنتا سے آگے، ایک گرجا ایک خندق، سمدر دور ہے، شکست کے بعد، نئے غلام، میں انتظار کروں گا، مزاحیہ افسانے، ایک روپیہ ایک پھول، یوکلپٹس کی ڈالی، ہائیڈروجن بم کے بعد، کتاب کا کفن، دل کسی کا دوست نہیں، کرشن چندر کے افسانے، مسکرانے والیاں، سپنوں کا قیدی، آدھے گھنٹے کا خدا، الجھی لڑکی کالے بال، دیوتا اور کسان ۱۷۹۰ء، (آخری مجموعہ)

راجندر سنگھ بیدی: - دانہ ودام (۱۹۳۹، پہلا مجموعہ)، گرہن ۱۹۴۲، کوکھ جلی ۱۹۴۹، اپنے دکھ مجھے دے دو ۱۹۶۵، ہاتھ ہمارے قلم ہوئے ۱۹۷۴،

مکتی بودھ۱۹۸۲ء، (آخری مجموعہ)

عصمت چغتائی:- کلیاں (۱۹۴۱ء، پہلا مجموعہ)، چوٹیں۱۹۴۲ء، ایک بات ۱۹۴۶ء،
چھوئی موئی۱۹۵۲ء، دو ہاتھ۱۹۵۵ء، شیطان، بدن کی خوشبو۱۹۶۰ء،
دھانی بانکپن، تھوڑی سی پاگل، آدھی عورت آدھا خواب،
امربیل۱۹۷۹ء،

خواجہ احمد عباس:- ایک لڑکی، زعفران کے پھول، میں کون ہوں،
کہتے ہیں جس کو عشق، پاؤں میں پھول، نیلی ساڑھی،
دیا جلے ساری رات، اگر مجھ سے ملنا ہے،

قرۃ العین حیدر:- ستاروں سے آگے، شیشے کے گھر، پت جھڑ کی آواز، روشنی کی رفتار،
جگنوؤں کی دنیا،

سہیل عظیم آبادی:- الاؤ۱۹۴۰ء، نئے پرانے۱۹۴۳ء، چار چہرے۱۹۷۷ء،
بے جڑ کے پودے۱۹۷۲ء، (ناولٹ)

جیلانی بانو:- روشنی کے مینار، نروان، پرایا گھر، روز کا قصہ، یہ کون ہنسا،
سچ کے سوا، بات پھولوں کی، کن، راستہ بند ہے،

سریندر پرکاش:- دوسرے آدمی کا ڈرائنگ روم۱۹۶۸ء، برف پر مکالمہ۱۹۸۱ء،
بازگوئی۱۹۸۹ء، حاضر حال جاری۲۰۰۲ء،

نوٹ:۔ بجوکا کوئی افسانوی مجموعہ نہیں ہے بلکہ ایک افسانہ ہے۔

غیاث احمد گدی:- بابا لوگ۱۹۶۹ء، پرندہ پکڑنے والی گاڑی۱۹۷۷ء،
سارا دن دھوپ۱۹۸۵ء، ناولٹ:۔ پڑاؤ۱۹۸۰ء،

اقبال مجید:- دو بھیگے ہوئے لوگ۱۹۷۰ء، ایک حلفیہ بیان۱۹۸۰ء، شہر بدنصیب۱۹۹۷ء،
آگ کے پاس بیٹھی عورت۲۰۱۰ء، قصۂ رنگ شکستہ،
تماشا گھر۲۰۰۳ء،

☆☆☆☆☆

سجاد حیدر یلدرم:- خیالستان (۱۹۱۰ء، پہلا مجموعہ)، حکایات و احساسات (۱۹۲۷ء)
غلام عباس- جاڑوں کی چاندنی، آنندی، کوندوالا تکیہ، چاند تارا،
جزیرہ سخنوراں، الجیریا کے افسانے،
حیات اللہ انصاری:- کمزور پودا، بھرے بازار میں، شکستہ کنگورے
علی عباس حسینی:- ہمارا گاؤں، آئی سی ایس، باسی پھول، کچھ ہنسی نہیں ہے،
رفیق تنہائی، میلہ گھومنی،
انتظار حسین:- گلی کوچے (۱۹۵۲ء، پہلا مجموعہ)، کنکری۱۹۵۵ء، آخری آدمی ۱۹۶۷ء
شہر افسوس۱۹۷۲ء، کچھوے۱۹۸۱ء، خیمے سے دور۱۹۸۶ء، خالی پنجرہ۱۹۹۳ء،

☆☆☆☆☆

(اردو کے منضبط افسانوی مجموعوں میں ''سوز وطن'' اور ''انگارے'' تاریخی اہمیت کے حامل ہیں ''سوز وطن'' کو حب الوطنی کے جذبے کو فروغ دینے کے الزام میں ضبط کیا گیا۔ ''انگارے'' کو عریانی وفحاشی کے جرم میں نذر آتش کیا گیا۔)

سوز وطن:-۱۹۰۸ء (افسانوی مجموعہ) میں ۵/افسانے شامل ہیں
دنیا کا سب سے انمول رتن، شیخ مخمور، یہی میرا وطن، صلۂ ماتم، عشق دنیا اور حب وطن

انگارے:- (نومبر۱۹۳۲ء، دس مختصر کہانیوں کا مجموعہ، ۹/افسانہ، ا/ڈرامہ)
اس کے پبلشر سید سجاد ظہیر، بٹلر گنج لکھنؤ۔ مرزا محمد جواد ''نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنو میں چھپا۔ تعداد اشاعت ۱۰۰۰۔

سید سجاد ظہیر:۔ نیند نہیں آتی، جنت کی بشارت، گرمیوں کی ایک رات، دلاری،
پھر یہ ہنگامہ کیوں۔
احمد علی:۔ بادل نہیں آتے، مہاوٹوں کی ایک رات۔
رشید جہاں:۔ دلّی کی سیر (افسانہ)، پردے کے پیچھے (ڈرامہ)
محمود الظفر:۔ جوانمردی

تقسیم ہند اور فسادات سے متعلق اہم افسانے

کرشن چندر : ہم وحشی ہیں، پشاور ایکسپریس، امرتسر آزادی سے پہلے، ایک طوائف کا خط، اندھے،

منٹو : کھول دو، نیا قانون، ٹوبہ ٹیک سنگھ

حیات اللہ انصاری : شکر گزار آنکھیں

عصمت چغتائی : جڑیں

قرۃ العین حیدر : جلاوطن

راجندر سنگھ بیدی : لاجونتی

خواجہ احمد عباس : انتقام

عزیز احمد : کالی رات

احمد ندیم قاسمی : پرمیشر سنگھ

اپندر ناتھ اشک : ٹیبل لینڈ

جیلانی بانو : مجرم

سریندر پرکاش : بالکنی

الیاس احمد گدی : بغیر آسمان کی زمین

شموئل احمد : سنگاردان

اشفاق احمد : گڈریا

گلزار : خوف

سید محمد اشرف : آدمی

ممتاز مفتی : ثمینہ

ہاجرہ مسرور : تا مک ٹوپے

جوگندر پال : پناہ گاہ

رامانند ساگر : بھاگ ان بردہ فروشوں سے

اردو افسانے پر تنقیدی کتابیں

وقار عظیم : فن افسانہ نگاری، داستان سے افسانے تک، نیا افسانہ

ڈاکٹر فرمان فتح پوری : اردو افسانہ اور افسانہ نگار

شہزاد منظر : جدید اردو افسانہ

مہدی جعفر : اردو افسانے کے افق

رام لعل : اردو افسانے کی نئی تخلیقی فضا

فیاض رفعت : اردو افسانے کا پس منظر

انور سدید : اردو افسانے میں دیہاتی پیشکش

خورشید احمد : اردو افسانے پر مغربی اثرات

عزیز فاطمہ : اردو افسانہ سماجی و ثقافتی پس منظر

گوپی چند نارنگ : اردو افسانہ روایت و مسائل

صغیر افراہیم : اردو افسانہ ترقی پسند تحریک سے قبل

انوار احمد : اردو افسانہ تحقیق و تنقید

ڈاکٹر رونق جہاں بیگم : اردو افسانے میں حقیقت نگاری

ڈاکٹر شکیل آعظمی : اردو افسانے میں سماجی مسائل کی عکاسی

شمس الرحمٰن فاروقی : افسانے کی حمایت میں

ڈاکٹر محمد صادق : ترقی پسند تحریک اور اردو افسانے

طارق چھتاری : جدید افسانہ اردو ہندی

وارث علوی : جدید افسانہ اور اس کے مسائل

ممتاز شیریں : مغربی افسانے کا اثر اردو افسانے پر

جمال آراء نظامی : مختصر افسانے کا ارتقاء

شمیم حنفی : کہانی کے پانچ رنگ

مہدی جعفر : نئے افسانے کا سلسلۂ عمل

اویس احمد ادیب : اصول افسانہ نگاری

مختصر تذکرہ

تنقید و تحقیق (UNIT - 7)

محمد حسین آزاد......

معروف نام: آزاد — اصل نام: محمد حسین

والد: مولوی محمد باقر — استاد: ذوق دہلوی

ولادت: ۱۰؍جون ۱۸۳۰، دہلی — وفات: ۲۲؍جنوری ۱۹۱۰، لاہور

اہم تصانیف: -آب حیات، دربار اکبری، سخن دان فارس، ڈرامہ اکبر، سیر ایران، نگارستان فارس، قصص ہند، نیرنگ خیال،

الطاف حسین حالی......

معروف نام: حالی — اصل نام: الطاف حسین

تخلص: پہلے 'خستہ' پھر 'حالی'

والد: خوجہ ایزد بخش — استاد: غالب، شیفتہ

ولادت: ۱۸۳۷ء پانی پت — وفات: ۳۱؍دسمبر ۱۹۱۴ پانی پت،

اہم تصانیف: حیات سعدی، یادگار غالب، حیات جاوید، مقدمۂ شعر و شاعری، مجالس النساء، مسدس مدو جزر اسلام (مسدس) مقالات حالی، دیوان حالی۔

امداد امام اثر......

معروف نام: سید امداد امام اثر — اصل نام: سید امداد امام

تخلص: اثر — خطاب: شمس العلماء

والد: سید وحید الدین — استاد: محسن بنارسی،

ولادت: ۱۷؍اگست ۱۸۴۹، پٹنہ — وفات: ۱۷؍اکتوبر ۱۹۳۴

اہم تصانیف: کاشف الحقائق ۱۸۹۷ (بہار سخن)، دیوان اثر

علامہ شبلی نعمانی......

معروف نام: علامہ شبلی نعمانی　　اصل نام: محمد شبلی

والد: شیخ حبیب اللہ　　استاد: مولانا فاروق چریا کوٹی

ولادت: ۱؍جون، ۱۸۵۷، بندول، اعظم گڑھ　　وفات: ۱۹۱۴، اعظم گڑھ

اہم تصانیف: شعر العجم، موازنۂ انیس و دبیر، المامون، الفاروق، سیرۃ النبی، علم الکلام، سیرۃ النعمان، سوانح مولانا روم،

احتشام حسین......

معروف نام: احتشام حسین　　اصل نام: سید احتشام حسین

والد: سید ابو جعفر رضوی　　استاد:

ولادت: ۲۱؍اپریل، ۱۹۱۲، ماہل آعظم گڑھ　　وفات: ۱۹۷۲

اہم تصانیف: -تنقیدی جائزے، روایت اور بغاوت، ادب اور سماج، تنقید اور عملی تنقید، ذوق ادب اور شعور، افکار و مسائل، عکس اور آئینے، اردو کی کہانی اعتبار نظر، تنقیدی حاشیے، اردو ادب کی تنقیدی تاریخ، تنقیدی نظریات، ویرانے، ساحل اور سمندر (سفرنامہ)

کلیم الدین احمد......

معروف نام: کلیم الدین احمد　　اصل نام: کلیم الدین احمد

والد: عظیم الدین احمد　　استاد:

ولادت: ۱۵؍ستمبر، ۱۹۰۸، پٹنہ　　وفات: ۲۱؍دسمبر، ۱۹۸۳، پٹنہ

اہم تصانیف: -اردو شاعری ایک نظر (۲ جلد)، اردو تنقید پر ایک نظر، فن داستان گوئی، سخن ہائے گفتنی، عملی تنقید، اقبال ایک مطالعہ، انیس ایک مطالعہ، قدیم مغربی تنقید۔

آل احمد سرور......

معروف نام: آل احمد سرور　　اصل نام: آل احمد سرور

والد: کرم احمد　　استاد:

ولادت: ۱۹۱۲، بدایوں　　وفات: ۲؍فروری ۲۰۰۲، علی گڑھ

اہم تصانیف: -تنقیدی اشارے، نئے پرانے چراغ، تنقید کیا ہے؟ ادب اور نظریہ، مسرت سے بصیرت تک، نظر اور نظریے، دانشور اقبال، فکر روشن، پہچان اور پرکھ، ذوق جنوں، تنقید کے بنیادی مسائل،

محمد حسن......

معروف نام: محمد حسن　　اصل نام: محمد حسن

والد: الطاف حسین　　والدہ: رضوان فاطمہ

ولادت: ۲۰؍اگست، ۱۹۲۶، مرادآباد یوپی　　وفات: ۲۴؍اپریل ۲۰۱۰ء دہلی،

اہم تصانیف: معاصر ادب کے پیش رو، ادبی سماجیات، ادبی تنقید، ہندی ادب کی تاریخ، ہندوستانی شاعری، ہیئتی تنقید، جدید اردو ادب، اردو ادب میں رومانی تحریک، مشرق و مغرب میں تنقیدی تصورات کی تاریخ، ہندوستانی محاورے،

شمس الرحمٰن فاروقی......

معروف نام: فاروقی　　اصل نام: شمس الرحمٰن فاروقی

والد: خلیل الرحمٰن فاروقی　　استاد:

ولادت: ۱۹۳۵، اعظم گڑھ　　وفات:

اہم تصانیف: افسانے کی حمایت میں، تنقیدی افکار، شعر شور انگیز، لفظ و معنی، شعر غیر شعر اور نثر، تفہیم غالب، اثبات و نفی، عروض آہنگ اور بیان، اردو غزل کے اہم موڑ، اردو کا ابتدائی زمانہ، شعریات،

گوپی چند نارنگ......

معروف نام: گوپی چند نارنگ　　اصل نام: گوپی چند نارنگ

والد:　　استاد:

ولادت:۱۱رفروری۱۹۳۱،   وفات:

اہم تصانیف:-فکشن کی شعریات،اقبال کامل،اسلوبیات میر،اردو افسانہ روایت اور مسائل،مضامین اسلوبیات اقبال،اقبال کا فن، اسلوبیات انیس،ساختیات پس ساختیات، جدیدیت کے بعد، اقبال کی شاعری کا صوتیاتی نظام،قاری اساس تنقید،ادبی تیند اور اسلوبیات، ہندوستانی قصوں سے ماخوذ اردو مثنویاں ۱۹۶۱،اردو غزل اور ہندوستانی ذہن و تہذیب۲۰۰۲، ہندوستان کی تحریک آزادی اور اردو شاعری۲۰۰۳،کربل کتھا کا لسانی مطالعہ(خلیق انجم اور نارنگ)،املا نامہ(ترتیب)

شکیل الرحمٰن......

معروف نام:شکیل الرحمٰن   اصل نام:شکیل الرحمٰن

والد: استاد:

ولادت:۱۹۳۸،موتیہاری   وفات:۱۹۱۶ء،دہلی،

اہم تصانیف:-داستان امیر حمزہ اور طلسم ہوش ربا،غالب کی جمالیات،ادب اور نفسیات، فکشن کے فنکار پریم چند، پریم چند کا فن،ابوالکلام آزاد، ادب کی جمالیات، اقبال اور فنون لطیفہ،امیر خسرو کی جمالیات،بارہ ماسے کی جمالیات، فراق کی جمالیات،

وزیر آغا......

معروف نام:وزیر آغا   اصل نام:وزیر آغا

والد: استاد:

ولادت:۸رمئی۱۹۲۲،سرگودھا، پنجاب   وفات:۸رستمبر۲۰۱۰،لاہور

اہم تصانیف:-ادبی تنقید،جدید اردو ادب،نظم جدید کی کروٹیں،تنقیدی اور مجلسی تنقید،تنقید اور احتساب، نئے تناظر،مشرق و مغرب کے تنقیدی تصورات کی تاریخ،تنقید اور جدید اردو تنقید،اردو شاعری کا مزاج،اردو ادب میں طنز و مزاح،انشائیہ کے خدو خال،

مجنوں گورکھپوری......

معروف نام: مجنوں   اصل نام:احمد صدیق

والد:مولوی محمد فاروق   استاد:

ولادت:۱۰رمئی۱۹۰۴،منجھریا بستی   وفات:۴رجون۱۹۸۸،کراچی، پاکستان

اہم تصانیف:-تنقیدی حاشیے،ادب اور زندگی،افسانہ،شعر و غزل،دوش و فردا،نقوش و افکار،تاریخ جمالیات،نکات مجنوں غزل سرا،غالب شخص اور شاعر،پردیسی کے خطوط،شوپنہار،خواب و خیال،سمن پوش،

شبیہ الحسن......

معروف نام: اصل نام:

والد: استاد:

ولادت: وفات:

اہم تصانیف:-تنقید و تحلیل،آل رضا کا فن غزل گوئی، ناسخ،اردو مرثیہ اور مرثیہ نگار

محی الدین قادری زور......

معروف نام:محی الدین قادری زور   اصل نام:محی الدین قادری

تخلص:زور

والد:سید غلام محمد شاہ قادری   والدہ:بشیر النساء بیگم

ولادت:۲۵ردسمبر۱۹۰۵،حیدر آباد،   وفات:۲۳رستمبر۱۹۶۲،سری نگر،

اہم تصانیف:-دکنی ادب کی تاریخ،اردو شہ پارے،اسالیب بیان،تنقیدی معاملات، روح تنقید، ہندوستانی لسانیات،

قاضی عبدالودود......

معروف نام: قاضی عبدالودود   اصل نام:

والد: قاضی عبدالوحید   استاد:

ولادت:۱۹۸۶، بہار — وفات:۱۹۸۴

اہم تصانیف:- جہان غالب، غالب بحثیت محقق، آراد بحثیت محقق، عیارستان، نشتر وشوزن، دیوان جوشش، رسالہ معیار، تذکرہ ابن بطوطہ،

مولوی عبدالحق......

معروف نام:مولوی عبدالحق — اصل نام:عبدالحق

والد:شیخ علی حسین — استاد:

ولادت:۲۰/اپریل،۱۸۷۰، ہاپوڑ ضلع میرٹھ — وفات:۱۶/اگست ۱۹۶۱، کراچی

اہم تصانیف:-اردو کی ابتدائی نشو ونما میں صوفیائے کرام کا حصہ، اردو کا المیہ، مرحوم دلی کالج۔نصرتی ملک الشعراء،

تدوین: سب رس، قطب مشتری، گلشن عشق، معراج العاشقین،

امتیاز علی عرشی......

معروف نام:امتیاز علی عرشی — اصل نام:

والد: — استاد:

ولادت:۱۹۰۴ء، رامپور — وفات:۱۹۸۱ء،

اہم ترتیب:-دیوان غالب، باغ اردو، مکاتب غالب، سلک گہر، نادرات شاہی، تاریخ اکبری، فرہنگ غالب، رانی کیتکی کی کہانی، تذکرہ دستور الفصاحت (احمد علی خاں یکتا)

رشید حسن خاں......

معروف نام:رشید حسن خاں — اصل نام:

والد:امیر حسن — استاد:

ولادت:۲۵/دسمبر ۱۹۲۵، شاہ جہاں پور — وفات:۲۰۰۶، شاہ جہاں پور

اہم تصانیف:-ادبی تحقیق مسائل وتجزیہ، انشائے غالب، اردو املاء، انشا اور تلفظ، اردو کیسے لکھیں، عبارس کیسے لکھیں،

انتخاب نظیر اکبر آبادی، انتخاب مراثی میر انیس ومرزا دبیر، انتخاب سودا، انتخاب ناسخ، انتخاب شبلی، دیوان خواجہ میر درد،

تنقیدی مضامین: تفہیم، تلاش وتعبیر، تدوین تحقیق روایت،

تدوین: باغ وبہار، فسانۂ عجائب، مثنوی گلزار نسیم، مثنوی سحر البیان، مثنویات شوق، مصطلحات ٹھگی، کلیات جعفر زٹلی،

گیان چند جین......

معروف نام: گیان چند جین — تخلص: غافل

والد: — استاد:

ولادت:۱۹۲۳ء، سیوہارا، ضلع بجنور — وفات:۲۰۰۷ء، کیلیفورنیا

اہم تصنیف: ابتدائی کلام اقبال، تاریخ ادب اردو، پرکھ اور پہچان، عام لسانیات، تحقیق کا فن، اردو کی نثری داستانیں، ایک بھاشا دو لکھاوٹ دو ادب، مقدمے تبصرے، تحریریں، لسانی مطالعے، ادبی اصناف، تفسیر غالب، تاریخ ادب اردو ۱۷۰۰ء تک، اردو مثنوی شمالی ہند میں (۲ جلد) ڈی لٹ کا مقالہ ۱۹۶۹ء،

جمیل جالبی......

معروف نام: جمیل جالبی — اصل نام: محمد جمیل

والد: محمد ابراہیم — استاد: شوکت سبزواری، غیور احمد رزمی، پروفیسر کرار حسین،

ولادت:۱۲/جون ۱۹۲۹ء، علی گڑھ — وفات:۱۸/اپریل ۲۰۱۹ء،

اہم تصانیف:- تاریخ ادب اردو (چار جلدیں)، تنقید و تجزیہ، نئی تنقید، معاصر ادب، ادب کلچر اور مسائل، قدیم اردو کی لغت، ارسطو سے ایلیٹ تک، ایلیٹ کے مضامین، دیوان نصرتی میراجی ایک مطالعہ، ن.م.راشد ایک مطالعہ،

اردو تنقید، تحقیق: کتابیں

مصنفین ا تصانیف

محمد حسین آزاد : آب حیات، دربار اکبری، سخن دان فارس،

الطاف حسین حالی : مقدمۂ شعروشاعری، یادگار غالب، حیات سعدی، حیات جاوید

امداد امام اثر : کاشف الحقائق ۱۸۹۷ (بہارسخن)، دیوان اثر

شبلی نعمانی : شعرالعجم، موازنۂ انیس و دبیر، المامون، الفاروق، سیرۃ النبی، علم الکلام، سیرۃ النعمان، سوانح مولانا روم،

سید احتشام حسین : تنقیدی جائزے، روایت اور بغاوت، ادب اور سماج، تنقید اور عملی تنقید، ذوق ادب اور شعور، افکار و مسائل، عکس اور آئینے، اردو کی کہانی اعتبار نظر، تنقیدی حاشیے، اردو ادب کی تنقیدی تاریخ، تنقیدی نظریات، ویرانے، ساحل اور سمندر۔

کلیم الدین احمد : اردو شاعری ایک نظر (۲ جلد)، اردو تنقید پر ایک نظر، فن داستان گوئی، سخن ہائے گفتنی، عملی تنقید، اقبال ایک مطالعہ، انیس ایک مطالعہ، قدیم مغربی تنقید۔

آل احمد سرور : تنقیدی اشارے، نئے پرانے چراغ، تنقید کیا ہے؟ ادب اور نظریہ، مسرت سے بصیرت تک، نظر اور نظریے، دانشور اقبال، فکر روشن، پہچان اور پرکھ، ذوق و جنوں، تنقید کے بنیادی مسائل،

محمد حسن : معاصر ادب کے پیش رو، ادبی سماجیات، ادبی تنقید، ہندی ادب کی تاریخ، ہندوستانی شاعری، ہیئتی تنقید، جدید اردو ادب، اردو ادب میں رومانی تحریک، مشرق و مغرب میں تنقیدی تصورات کی تاریخ، ہندوستانی محاورے،

شمس الرحمٰن فاروقی : افسانے کی حمایت میں، تنقیدی افکار، شعر سور انگیز، لفظ و معنی، شعر غیر شعر اور نثر، تفہیم غالب، اثبات و نفی، عروض آہنگ اور بیان، اردو غزل کے اہم موڑ، اردو کا ابتدائی زمانہ، شعریات،

گوپی چند نارنگ : فکشن کی شعریات، اقبال کامل، اسلوبیات میر، اردو افسانہ روایت اور مسائل، مضامین اسلوبیات اقبال، ہندوستانی قصوں سے ماخوذ اردو مثنویاں، اسلوبیات انیس، ساختیات پس ساختیات، جدیدیت کے بعد، اقبال کی شاعری کا صوتیاتی نظام قاری اساس تنقید، ادبی تیند اور اسلوبیات،

شکیل الرحمٰن : داستان امیر حمزہ اور طلسم ہوش ربا، غالب کی جمالیات، ادب اور نفسیات، فکشن کے فنکار پریم چند، پریم چند کا فن، ابوالکلام آزاد، ادب کی جمالیات، اقبال اور فنون لطیفہ، امیر خسرو کی جمالیات، بارہ ماسے کی جمالیات، فراق کی جمالیات،

وزیر آغا : ادبی تنقید، جدید اردو ادب، نظم جدید کی کروٹیں،

تنقیدی اور مجلسی تنقید، تنقید اور احتساب، نئے تناظر،
مشرق و مغرب کے تنقیدی تصورات کی تاریخ،
تنقید اور جدید اردو تنقید، اردو شاعری کا مزاج،
اردو ادب میں طنز و مزاح، انشائیہ کے خدخال،

مجنوں گورکھپوری : تنقیدی حاشیے، ادب اور زندگی، افسانہ، شعر و غزل،
دوش و فردا، نقوش و افکار، تاریخ جمالیات، نکات مجنوں
غزل سرا، غالب شخص اور شاعر، پردیسی کے خطوط،
شوپنہار،

شبیہ الحسن : تنقید و تحلیل، آل رضا کا فن غزل گوئی، ناسخ،
اردو مرثیہ اور مرثیہ نگار

محی الدین قادری زور: دکنی ادب کی تاریخ، اردو شہ پارے، اسالیب بیان،
تنقیدی معاملات، روح تنقید، ہندوستانی لسانیات،

قاضی عبدالودود : جہان غالب، غالب بحیثیت محقق، آزاد بحیثیت محقق،
عیارستان، نشتر و شوزن، دیوان جوشش،
رسالہ معیار، تذکرہ ابن بطوطہ،

مولوی عبدالحق : اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا حصہ،
اردو کا المیہ، مرحوم دلی کالج۔ نصرتی ملک الشعراء،
تدوین: سب رس، قطب مشتری، گلشن عشق، معراج العاشقین،

امتیاز علی عرشی : دیوان غالب، باغ اردو، مکاتب غالب، سلک گہر،
نادرات شاہی، تاریخ اکبری، فرہنگ غالب،
رانی کیتکی کی کہانی، تذکرہ دستور الفصاحت (احمد علی خاں یکتا)

رشید حسن خاں : ادبی تحقیق مسائل و بحر، انشائے غالب، اردو املا،
انشا اور تلفظ، اردو کیسے لکھیں، عبارسں کیسے لکھیں،
انتخاب نظیر اکبرآبادی، انتخاب مراثی میر انیس و مرزا دبیر،
انتخاب سودا، انتخاب ناسخ، انتخاب شبلی، دیوان خواجہ میر درد،
تنقیدی مضامین: تفہیم، تلاش و تعبیر، تدوین تحقیق روایت،
تدوین: باغ و بہار، فسانۂ عجائب، مثنوی گلزار نسیم، مثنوی سحر البیان،
مثنویات شوق، مصطلحات ٹھگی، کلیات جعفر زٹلی،

گیان چند جین : ابتدائی کلام اقبال، تاریخ ادب اردو، پرکھ اور پہچان،
عام لسانیات، تحقیق کا فن، اردو کی نثری داستانیں،
ایک بھاشا دو لکھاوٹ دو ادب، مقدمے تبصرے،
تحریریں، لسانی مطالعے، ادبی اصناف، تفسیر غالب،
تاریخ ادب اردو ۱۷۰۰ء تک، اردو مثنوی شمالی ہند میں،

جمیل جالبی : تاریخ ادب اردو (چار جلدیں)، تنقید و تجزیہ، نئی تنقید،
معاصر ادب، ادب کلچر اور مسائل، قدیم اردو کی لغت،
ارسطو سے ایلیٹ تک، ایلیٹ کے مضامین، دیوان نصرتی
میراجی ایک مطالعہ، ن.م. راشد ایک مطالعہ،

تنقید دبستان اور ناقدین

مارکسی/ترقی پسند	تاثراتی / جمالیاتی	نفسیاتی نقاد	سائنٹفک نقاد
سجاد ظہیر	محمد حسین آزاد	میراجی	سید عبداللہ
آل احمد سرور	نیاز فتح پوری	رفیع الزماں	کلیم الدین احمد
مجنوں گورکھپوری	شکیل الرحمٰن	وجیہ الدین احمد	اختر حسین رائے پوری
اختر حسین رائے پوری	عبدالرحمٰن بجنوری	آفتاب احمد	احتشام حسین
عبارت بریلوی	مہدی افادی	شیر محمد اختر	عبارت بریلوی
علی سردار جعفری	مجنوں گورکھپوری	ریاض احمد	عبدالعلیم
ممتاز حسین	فراق گورکھپوری	فراق گورکھپوری	آل احمد سرؤر
سجاد ظہیر	شبلی نعمانی	ڈاکٹر سید عبداللہ	مسعود حسین خان
احتشام حسین	رشید احمد صدیقی	وزیر آغا	محمد حسن
قمر رئیس	محمد حسن عسکری	دیوندر اسر حسن	سید اعجاز حسین
محمد حسن	خورشید الاسلام	محمد حسن	
اعجاز حسین	اثر لکھنوی	غلام حسین اظہر	
خورشید الاسلام	کانٹ	شبیہ الحسن	
ڈاکٹر عبدالعلیم	گوئٹے	قمر رئیس	
اختر انصاری	ہیگل	وحید الدین سلیم	
وقار عظیم	ڈیکارٹ	مرزا رسوا	
عزیز احمد		آئی اے رچرڈ	
والٹر پیٹر		آڈن	

مختصر تذکرہ

غیر افسانوی نثر (UNIT - 8)

الطاف حسین حالی......

معروف نام: حالی — اصل نام: الطاف حسین

تخلص: پہلے 'خستہ' پھر 'حالی'

والد: خوجہ ایزد بخش — استاد: غالب، شیفتہ

ولادت: ۱۸۳۷ء پانی پت — وفات: ۳۱/دسمبر ۱۹۱۴ پانی پت،

اہم تصانیف:- حیات سعدی، یادگار غالب، حیات جاوید، مقدمۂ شعر و شاعری، مجالس النساء، مسدس مدو جزر اسلام (مسدس)

حیات جاوید:- (ہمیشہ باقی رہنے والی) ۱۹۰۱ء میں حالی نے لکھی، اور نامی پریس کانپور سے شائع ہوئی۔ سرسید کی مفصل سوانح عمری، دو حصوں میں؛ پہلے حصہ میں ۶/ابواب، حالت زندگی درج ہیں۔ دوسرے حصے میں؛ سرسید کی تصنیفات اور کاموں کا ذکر،۔ حالی کی تیسری سوانحی تصنیف۔

☆شبلی نے اسے مدلل مداحی اور کتاب المناقب کہا ہے۔

علامہ شبلی نعمانی......

معروف نام: علامہ شبلی نعمانی — اصل نام: محمد شبلی

والد: شیخ حبیب اللہ — استاد: مولانا فاروق چریا کوٹی

ولادت: ۱/جون، ۱۸۵۷، بندول، اعظم گڑھ — وفات: ۱۹۱۴، اعظم گڑھ

اہم تصانیف:- شعر العجم، موازنۂ انیس و دبیر، المامون، الفاروق، سیرۃ النبی، علم الکلام، سیرۃ النعمان، سوانح مولانا روم،

الفاروق:- دوحصوں پر مشتمل، حضرت عمر کی سوانح، پہلے حصے میں حضرت عمر کی زندگی کے بارے میں معلومات۔ دوسرے حصے میں ان کی حکومت کے طریقۂ کار اور کارناموں کا ذکر ہے۔

۱۹۹۸ میں مکمل ہوئی، اور ۱۸۹۹ء میں چھپی،

اخترالایمان......

معروف نام: اخترالایمان　　اصل نام: محمد اخترالایمان

تخلص: انجم (۱۹۴۱ء تک)۔ پھر اخترالایمان۔

والد: مولوی فتح محمد　　والدہ: سلیمن

ولادت: ۱۲/نومبر ۱۹۱۵، نجیب آباد، بجنور　　وفات: ۹/مارچ ۱۹۹۶ ممبئی،

مجموعۂ کلام:- گرداب، تاریک سیارہ، سب رنگ، آب جو، یادیں، بنت لمحات، نیا آہنگ، سروسامان، زمین زمین، زمستاں سرد مہری کا،

اس آباد خرابے میں:- خودنوشت سوانح حیات، ایاز کے رسالے 'سوغات' میں قسط وار شائع ہوئی۔ ان کی وفات کے بعد پہلی بار ۱۹۹۶ میں اردو اکادمی دہلی نے شائع کیا۔

۱۵/ابواب؛ پیش لفظ؛ اخترالایمان۔ مقدمہ؛ سلطانہ ایمان (اخترالایمان کی بیوی) نے لکھا ہے۔ اخترالایمان کے مطابق شہریار نے انھیں خودنوشت مکمل کرنے کو کہا۔

آل احمد سرور......

معروف نام: آل احمد سرور　　اصل نام: آل احمد سرور

والد: محمد اشرف　　والدہ: تنویر فاطمہ

تخلص: شروع میں ارشدؔ پھر سرورؔ

ولادت: ۱۹۱۲، بدایوں　　وفات: ۹/فروری ۲۰۰۲، علی گڑھ

اہم تصانیف:- تنقیدی اشارے، نئے پرانے چراغ، تنقید کیا ہے؟ ادب اور نظریہ، مسرت سے بصیرت تک، نظر اور نظریے، دانشور اقبال، فکر روشن، پہچان اور پرکھ، ذوق وجنوں، تنقید کے بنیادی مسائل،

خواب باقی ہیں:- سرور کی خودنوشت سوانح حیات۔ ۱۹۹۱ء

مسعود حسین خان......

معروف نام: مسعود حسین خان　　اصل نام:

والد:　　استاد:

ولادت: ۲۸/فروری ۱۹۱۹ء قائم گنج، فرخ آباد،　　وفات: ۱۶/اکتوبر ۲۰۱۰ء

اہم تصانیف:- اردو زبان وادب، شعر وزبان، اردو کا المیہ، مقدمہ تاریخ زبان اردو، مرتب کردہ:۔ قصہ مہر افروز ودلبر، بکٹ کہانی، عاشور نامہ، مثنوی کدم راؤ پدم راؤ، روپ بنگال، دونیم (شعری مجموعے)،

ورودِ مسعود:- مسعود حسین خان کی خودنوشت سوانح عمری، ۱۹۸۸

مرزا غالب......

معروف نام: غالبؔ　　اصل نام: مرزا اسداللہ خاں

عرف: مرزا نوشہ　　خطابات: نجم الدولہ، دبیرالملک، نظام جنگ

والد: عبداللہ بیگ خان　　استاد: ملا عبدالرحیم

ولادت: ۲۷/دسمبر ۱۷۹۷، آگرہ　　وفات: ۱۵/فروری ۱۸۶۹، دہلی

اہم تصانیف: دیوان غالب، دستنبو، قاطع برہان، درفش کاویانی، پنج آہنگ، سبد چین، گل رعنا، لطائف غیبی، دعائے صباح، عود ہندی، اردوئے معلّیٰ، قادر نامہ،

اردوئے معلی:- غالب کے خطوط کا مجموعہ؛ پہلا مجموعہ غالب کی وفات ۱۰/فروری ۱۸۶۹ء کے ۱۹/دن بعد ۶/مارچ ۱۸۶۹ء کو اکمل المطابع دہلی سے شائع ہوا۔ آغاز میر

مہدی مجروح کے ۵/صفحات پر مشتمل دیباچے سے ہوتا ہے۔اور خاتمہ مرزا قربان علی بیگ سالک نے لکھا۔اس کا حق تصنیف غالب نے اپنی زندگی میں 'حکیم غلام رضا خان' کو بخش دیا تھا۔

مولانا ابوالکلام آزاد......

معروف نام: ابوالکلام آزاد　　اصل نام: محی الدین

والد: مولانا خیرالدین　　استاد: عبدالواحد سہسرامی، امیر مینائی، داغ دہلوی

ولادت: ۱۸۸۸ء، مکہ معظّمہ　　وفات: ۱۹۸۵ء، دہلی

اہم تصانیف:- اعلان الحق ۱۹۰۲، خطبات آزاد، نوادر الکلام، ترجمان القرآن، تذکرہ ۱۹۱۹، غبار خاطر، کاروان خیال (خطوط کا مجموعہ) وغیرہ۔

غبار خاطر:- ۲۴/خطوط کا مجموعہ، ۵۰۰/اشعار شامل ہیں۔سب زیادہ غالب کے اشعار،

قلعہ احمد نگر کی اسیری کے دوران ۹/اگست ۱۹۴۲ سے ۱۵/جون ۱۹۴۵ء کے درمیان اپنے دوست مولانا حبیب الرحمٰن خاں شیروانی (رئیس بھیکم پور کے نام لکھے)۔لیکن یہ خطوط مکتوب الیہ کو بھیجے نہیں گئے۔تمام خطوط میں آزاد نے شیروانی ''صدیق مکرم'' سے مخاطب کیا ہے۔

''غبار خاطر'' کو پہلی مرتبہ مولوی محمد اجمل خان نے مرتب کر کے ۱۹۴۶ء میں ایک مقدمہ کے ساتھ شائع کیا۔اسے آزاد نے ''پنج خطوط'' کہا ہے۔آزاد نے یہ نام میر عظمت اللہ بیخبر کے رسالہ ''غبار خاظر'' سے مستعار لیا ہے۔

''غبار خاطر'' مرتب: مالک رام ۱۹۶۷ء میں شائع ہوا۔

سر سید احمد خاں......

معروف نام: سر سید　　اصل نام: سید احمد خاں

والد: محمد متقی　　استاد:

ولادت: ۱۷/اکتوبر ۱۸۱۷ء، دہلی　　وفات: ۲۷/مارچ ۱۸۹۸ء، علی گڑھ

اہم تصانیف:- اسباب بغاوت ہند، آثار الصنادید، خطبات احمدیہ،

مضامین سرسید:- عزت، ہمدردی، اپنی مدد آپ، بحث وتکرار، عید کا دن، آزادی رائے، انسان کے خیالات، گزرا ہوا زمانہ، اخلاق، خوشامد، تعصب، مہذب قوموں کی پیروی، ترقی علوم، اردو زبان اور اس کی عہد بہ عہد ترقی، امید کی کوشی، دنیا بہ امید قائم ہے، سراب حیات، ہندو اور مسلمان میں ارتباط، ہمارے بعد ہمارا نام رہے گا، نیچر،

سجاد حیدر یلدرم......

معروف نام: سجاد حیدر یلدرم　　اصل نام: سید سجاد حیدر یلدرم

والد: سید جلال الدین　　استاد:

ولادت: ۱۸۸۰ء، نہٹور، بجنور　　وفات: ۱۱/اپریل ۱۹۴۳ء لکھنؤ

اہم تصانیف:-

اہم تصنیف: خیالستان ۱۹۱۱ء، حکایات واحتساب ۱۹۲۶ء، حکایات لیلیٰ مجنوں ۱۹۴۴ء،

مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ:- یہ مضمون ''خیالستان'' سے ماخوذ ہے۔ اس کا موضوع: 'ایک مضمون نگار کی شکایت احباب سے' ہے۔

کنہیالال کپور......

معروف نام: کنہیالال کپور　　استاد: پطرس بخاری

والد: لالہ ہری رام کپور　　والدہ: دیوی کپور

ولادت: ۲۷/جون ۱۹۱۰ء، لائل پور، پاکستان،　　وفات: ۱۹۸۰ء،

اہم تصانیف:- سنگ خشت، شیشہ وتیشہ، چنگ ورباب، بال وپر، نوک نشتر، نرم گرم، گرد کارواں، نئے شگوفے، گستاخیاں، کامریڈ شیخ چلی۔

مضامین:- چینی شاعری ۱۹۳۷، غالب جدید شعراء کی ایک مجلس میں، فلسفۂ قناعت،

اپنے وطن میں سب کچھ ہے پیارے، انکم ٹیکس والے، اخبار بینی، اہل زبان، سنانے کا مرض، مجھے میرے بزرگوں سے بچاؤ۔

غالب جدید شعراء کی مجلس میں:۔ یہ مضمون ''سنگ وخشت'' سے ماخوذ ہے۔ رسالہ ''ادب لطیف'' کے سالنامے ۱۹۳۸ء میں شائع ہوا۔ ''سنگ وخشت'' کا انتساب پطرس بخاری نے لکھا، تعارف وپیش لفظ؛ کنھیالال کپور نے لکھا۔

چینی شاعری ۱۹۳۷:۔ یہ مضمون ''سنگ وخشت'' سے ماخوذ ہے۔ ۱۹۲۲ء میں رسالہ ''ادب لطیف'' میں شائع ہوا۔ اشاعت سے پہلے 'حلقہ ارباب ذوق' کی ایک نشست میں پڑھا گیا۔

رشید احمد صدیقی......

معروف نام: رشید احمد صدیقی　　اصل نام: رشید احمد صدیقی

والد:　　استاد:

ولادت: ۲۵؍دسمبر ۱۸۹۴، جونپور　　وفات: ۶؍جنوری ۱۹۷۷، علی گڑھ

اہم تصانیف:۔ گنج ہائے گراں مایہ ۱۹۳۷ء، ۱۶؍خاکوں کا مجموعہ،
ہم نفساں رفتہ ۱۹۶۶ء، ۷؍خاکوں کا مجموعہ،
طنزیات ومضحکات (تنقید)، غالب کی شخصیت اور شاعری،
آشفتہ بیانی میری (خودنوشت)، خنداں (ریڈیائی تقریروں کا مجموعہ)

مضامین رشید:۔ ۲۰؍مضامین کا مجموعہ جس کی بنیاد طنز ومزاح پر ہے:

چار پائی، وکیل صاحب، سرگذشت عہد گل، حاجی صاحب، مولانا سہیل، دھوبی، اپنی یاد میں، پاسبان، ارہر کا کھیت، گواہ، شیطان کی آنت، ماتا بدل، کارواں بیداست، گھاگ، آمد میں آورد، مغالطہ، مرشد، مثلث، کچھ کا کچھ، سلام ہو نجد پر۔

پطرس بخاری......

معروف نام: پطرس بخاری　　اصل نام: سید احمد شاہ بخاری

والد: سید اسد اللہ بخاری　　استاد:

ولادت: ۱؍اکتوبر ۱۸۹۸، پشاور　　وفات: ۵؍دسمبر ۱۹۵۸، نیویارک

اہم تصانیف:۔ مضامین پطرس؛ ۱۱؍مضامین کا مجموعہ،

پطرس نے دیباچے میں لکھا کہ: ''اگر یہ کتاب آپ کو کسی نے مفت بھیجی ہے تو مجھ پر احسان کیا ہے۔ اگر آپ نے کہیں سے چرائی ہے تو میں آپ کے ذوق کی داد دیتا ہوں۔ اپنے پیسوں سے خریدی ہے تو مجھے آپ سے ہمدردی ہے۔ اب بہتر یہی ہے کہ آپ اس کتاب کو اچھا سمجھ کر اپنی حماقت کو حق بجانب ثابت کریں''۔

اس کے پہلے ایڈیشن پر دیباچہ رشید احمد صدیقی نے لکھا۔ رشید احمد صدیقی نے پطرس کی وفات پر ''کیا میرا بگڑتا جو نہ مرتا کوئی دن اور'' کے نام سے تاثرات لکھا۔

مضامین:۔ ہاسٹل میں پڑھنا، سویرے جو کل آنکھ میری کھلی، کتے، میں ایک میاں ہوں، مرید پور کا پیر، انجام بخیر، سنیما کا عشق، میبل اور میں، مرحوم کی یاد میں (سائیکل کی سواری)، لاہور کا جغرافیہ اور اردو کی آخری کتاب (پیروڈی)،

احمد جمال پاشا......

معروف نام: احمد جمال پاشا　　اصل نام: محمد نذہت پاشا

والد:　　استاد:

ولادت: ۱؍جون ۱۹۳۶، الہ آباد　　وفات: ۱۹۸۷، پٹنہ

اہم تصانیف:۔ اندیشہ شہر، ستم ایجاد، لذت سنگ، مضامین پاشا، چشم حیران، پتیوں پر چھڑکاؤ، ظرافت اور تنقید (تنقیدی مضامین)

مضامین:۔ نوکر کا چکر، ستم ایجاد، کرکٹ اور میں بیچارا، غدر ۱۸۵۷ کے اسباب، کتے کا

خط پطرس کے نام،شرافت کی تلاش میں،میز بان بے زبان،فن لطیفہ گوئی،علیم صاحب، کپور؛**ایک تحقیقی و تنقیدی مطالعہ، شامت اعمال،**

مشتاق احمد یوسفی......

معروف نام: مشتاق احمد یوسفی　　اصل نام:

والد:عبدالکریم خان　　استاد:

ولادت:۴؍ستمبر۱۹۲۱،راجستھان　　وفات:۲۰؍جون ۲۰۱۸،کراچی

اہم تصانیف:- چراغ تلے۱۹۶۱؛اس کا انتساب والدمرحوم کے نام ہے۔

خاکم بدہن۱۹۶۹؛(زلیخا کے عنوان سے کو دانھیں کا لکھا دیباچہ شامل ہے۔۲؍فرضی خاکے،۶؍مزاحیہ مضامین)

زرگزشت ۱۹۷۶؛خودنوشت سوانح عمری۔

آب گم۱۹۹۰،

شام شعر یاراں۲۰۱۴،

مضامین:-موسموں کا شہر،صنف لاغر، کاغذی ہے پیرہن، پہلا پتھر، پڑئے گر بیمار، تونے پی ہی لی، چار پائی اور کلچر، کرکٹ، پروفیسر، بائی فوکل، چند تصویر بتاں، سیزر، ماتا ہری،مرزا۔

جنون **لطیفہ**:- یہ مضمون چراغ تلے میں شامل ہے۔

اور گھر میں آنا مرغیوں کا:-

مولوی عبدالحق......

معروف نام: مولوی عبدالحق　　اصل نام:عبدالحق

والد: شیخ علی حسین　　استاد:

ولادت:۲۰؍اپریل،۱۸۷۰،ہاپوڑ ضلع میرٹھ　　وفات:۱۶؍اگست ۱۹۶۱،کراچی

اہم تصانیف:-اردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیائے کرام کا حصہ،اردو کا المیہ،مرحوم دلی کالج۔نصرتی ملک الشعراء،

تدوین: سب رس، قطب مشتری، گلشن عشق، معراج العاشقین،

نام دیو مالی:- مولوی عبدالحق کا لکھا ہوا خاکہ جس میں انھوں نے ایک نام دیو نام کے مالی کا خاکہ کھینچا ہے۔

رشید احمد صدیقی......

کندن:- رشید احمد صدیقی کا لکھا ہوا ’’کندن‘‘ نام کے ایک چپراسی کا خاکہ۔

فرحت اللہ بیگ......

معروف نام: فرحت اللہ بیگ　　اصل نام:

’’مرزا الم نشرح‘‘ کے قلمی نام سے بھی لکھا۔

والد: حشمت اللہ بیگ　　والدہ: مشرف بیگم

ولادت:۱۸۸۵،دہلی　　وفات:۲۷؍اپریل،۱۹۴۷ء حیدرآباد

اہم تصانیف:-

اہم تصانیف: مضامین فرحت (سات جلدوں میں)،میری داستان (خودنوشت)، بورنیو کا سفرنامہ (خیالی سفرنامہ)،میری داستان (زمانہ ملازمت کے حالات)

ترتیب وتدوین مع مقدمہ: دیوان یقین، دیون نظیر اکبرآبادی،

مضمون:۔ میری شاعری، آزاد نگارستان اور دادا جان، یاد ایام عشرت فانی، ایڈیٹر صاحب کا کمرہ،کل کا گھوڑا، ایک نواب صاحب کی ڈائری، کم سنی کی شادی، انجمن اصلاح حال بدمعاشاں، نانی چندریا، دیور بیگماں خرد (خاکے)، دلی کا آخری یادگار مشاعرہ، پھول والوں کی سیر، ایک قصیت کی تکمیل میں (وحیدالدین سلیم کا خاکہ)

نذیر احمد کی کہانی کچھ ان کی کچھ میری زبانی:-مرزا فرحت اللہ بیگ نے اس خاکے کو

مولوی عبدالحق کی فرمائش پر لکھا تھا۔ یہ اردو کا پہلا مکمل و رطویل خاکہ ہے۔اس میں نذیر احمد کی خوبیوں اور خامیوں کو سچائی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔اس کے تین بنیادی ستون ہیں۔(۱) خوش مزاقی (۲) شوخ چشمی (۳) صاف گوئی۔

خاکہ ذوقؔ کے اس شعر پر ختم ہوتا ہے ۔

یہ چمن یوں ہی رہے گا اور سارے جانور
اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اڑ جائیں گے

۵۶ر صفحات پر فرحت اللہ بیگ کا لکھا ہوا یہ خاکہ ان کے اصلی نام سے اردو ادب کے سہ ماہی رسالہ ''اردو'' اورنگ آباد جولائی ۱۹۲۸ کی اشاعت میں پہلی بار شائع ہوا۔ پھر علی گڑھ سے کتابی صورت میں شائع ہوا۔

سر سید احمد خاں......

مسافران لندن:— سرسید کا یہ سفر نامہ ان کی زندگی میں شائع نہ ہو سکا۔سفر کی کل مدت ۱ر سال ۶ر مہینے ۲ر دن ہوتی ہے۔اس سفر میں سرسید کے ساتھ سید حامد، سید محمود، اور ایک خادم تھا۔

امتیاز علی تاج کے کہنے پر اسمٰعیل پانی پتی نے اسے مرتب کر کے اسے ۱۹۶۱ء میں مجلس ترقی ادب لاہور سے شائع کیا۔

جو قسط وار سائنٹفک سوسائٹی علی گڑھ کے اخبار مین ۳۰ر اپریل ۱۸۶۹ سے ۱۱ر مارچ ۱۸۷۰ تک شائع ہوا۔

شبلی نعمانی......

سفر نامہ روم و مصر و شام:— شبلی کا سفر نامہ؛ جو پہلی بار مطبع مفید عام آگرہ سے ۱۸۹۴ء میں شائع ہوا۔ شبلی ۱۸۹۲ء میں روم، مصر و شام کے سفر پر روانہ ہوئے اسی سال واپس بھی ہوئے۔اسے ۱۹۹۳ء میں دوستوں کی فرمائش پر لکھا۔اس میں انھوں

نے ترکی، شام اور مصر کے مسلمانوں کی علمی، تعلیمی، اخلاقی، اور تمدنی حالات اور سفر و حوادث سیاحت بیان کئے ہیں۔

ابن انشاء......

معروف نام: ابن انشاء — **اصل نام:** شیر محمد خان

والد: — استاد:

ولادت: ۱۵ر جون ۱۹۲۷ جالندھر، — وفات: ۱۱ر جنوری ۱۹۷۸، لندن، کراچی میں دفن

اہم تصانیف:- اردو کی آخری کتاب، آپ سے کیا پردہ، خمار گندم، سحر ہونے تک (روسی ناول کا ترجمہ)

شاعری؛ اس بستی کے اک کوچے میں ۱۹۷۶، چاند نگر، دل وحشی،

سفرنامے: آوارہ گرد کی ڈائری، دنیا گول ہے، چلتے ہو تو چین کو چلئے، نگری نگری پھرا مسافر،

ابن بطوطہ کے تعاقب میں:- ابن انشا کا چوتھا سفر نامہ، جس میں جرمنی لندن، جاپان، ایران کے سفر نامے کو شامل کیا ہے۔

مجتبیٰ حسین......

معروف نام: مجتبیٰ حسین — **اصل نام:**

والد: — استاد:

ولادت: ۱۵ر جولائی ۱۹۳۶ء — وفات:

اہم تصانیف:- بالآخر، تکلف برطرف، ہوئے ہم دوست جس کے، چہرہ در چہرہ، سو ہے وہ بھی آدمی (خاکوں کا مجموعہ)

(مزاحیہ مضامین کا مجموعہ) قصہ مختصر، الغرض، قطع کلام، آدمی نامہ، بہرحال۔

جاپان چلو جاپان چلو:- مجتبیٰ حسین کا سفر نامہ

سوانح: کتابیں

حالی : حیات سعدی، حیات جاوید ۱۹۰۱، یادگار غالب

شبلی : المامون، الفاروق، سیرۃ النبی، مولانا روم، سیرۃ النعمان

شیخ محمد اکرام : غالب نامہ، شبلی نامہ

غلام رسول مہر : غالب

مالک رام : ذکر غالب

سید سلیمان ندوی : سیرۃ النبی کی آخری جلد

صالحہ عابد حسین : یادگار حالی

سید افتخار عالم : حیات النذیر ۱۹۱۲

افضل حسین ثابت : حیات دبیر

عبدالمجید سالک : ذکر اقبال

ابوسعید قریشی : منٹو

ملا واحدی : سوانح عمری خواجہ حسن نظامی

قاضی عبدالغفار : آثار ابوالکلام

خودنوشت سوانح: کتابیں

اختر الایمان : اس آباد خرابے میں ۱۹۹۶

آل احمد سرور : خواب باقی ہیں ۱۹۹۱

مسعود حسین خان : ورودِ مسعود ۱۹۸۸

میر تقی میر : ذکر میر ۱۷۵۲

عبدالغفور نساخ : حیات نساخ (اردو کی پہلی خودنوشت) ۱۸۸۶

رضا علی : اعمال نامہ (اردو کی پہلی مکمل خودنوشت)

حسرت موہانی : مشاہدات زنداں/ قید فرہنگ ۱۹۰۸

ظہیر دہلوی : داستان غدر ۱۹۱۰

خواجہ حسن نظامی : آپ بیتی ۱۹۱۹

ابوالکلام آزاد : تذکرہ ۱۹۱۹

شوکت تھانوی : مابدولت ۱۹۴۵

شورش کاشمیری : پس دیوارِ زنداں ۱۹۴۷

عبدالمجید سالک : سرگزشت ۱۹۵۵

جگن ناتھ آزاد : میرے گزشتہ روز و شب ۱۹۶۵

ڈاکٹر یوسف حسین خاں : یادوں کی دنیا ۱۹۶۷

جوش ملیح آبادی : یادوں کی بارات ۱۹۷۰

گوپال متل : لاہور کا جو ذکر کیا ۱۹۷۱

رشید احمد صدیقی : آشفتہ بیانی میری ۱۹۷۲

کلیم الدین احمد : اپنی تلاش میں ۱۹۵۷

فیض احمد فیض : مہ وسال آشنائی ۱۹۷۵

قرۃ العین حیدر : کار جہاں دراز ہے ۱۹۷۷

مشتاق احمد یوسفی : زرگزشت ۱۹۷۶

عبدالماجد دریابادی: آپ بیتی ۱۹۷۹

اختر حسین رائے پوری: گرد راہ ۱۹۸۴

صالحہ عابد حسین : سلسلہ روز وشب ۱۹۸۴

مرزا محمد عسکری : من کے ستم ۱۹۸۵

عشرت رحمانی : عشرت فانی ۱۹۸۵

وزیر آغا : شام کی منڈیر سے ۱۹۸۶

قدرت اللہ شہاب : شہاب نامہ ۱۹۸۷

کشور ناہید : بری عورت کی کتھا ۱۹۹۴

عصمت چغتائی : کاغذی پیرہن ۱۹۹۴

ادا جعفری : جو رہی سو بے خبری رہی 1995

فرحت اللہ بیگ : یاد ایام عشرت فانی، میری داستان 1998

کلیم عاجز : ابھی سن لو مجھ سے

انتظار حسین : جستجو کیا ہے

شاد عظیم آبادی : شاد کی کہانی شاد کی زبانی

خواجہ احمد عباس : I am not an Island

اے پی جی عبدالکلام: پرواز

مہاتما گاندھی : تلاش حق

معین احسن جذبی : سچ کہتا ہوں کہ

وہاب اشرفی : قصہ بے سمت زندگی کا

جعفر تھانیسری : کالا پانی

اعجاز حسین : میری دنیا ۱۹۶۵

عبارت بریلوی : یاد عہد رفتہ 1988

شکیل الرحمٰن : آشرم

حکیم احمد شجاع : آپ بیتی، خون بہا

تقی محمد خان خورجوی: عہد رفتہ

محمد اکرام الدین صدیقی: قید یاغستان

خطوط اور خطوط نگار

غالب : عود ہندی، اردوئے معلیٰ

ابوالکلام آزاد : غبار خاطر، کاروان خیال

فراق گورکھپوری : من آنم

فیض احمد فیض : صلیبیں میرے دریچے میں

صفیہ اختر : زیر لب

رجب علی بیگ سرور: انشائے سرور

سجاد ظہیر : نقوش زنداں

غلام غوث بے خبر : انشائے بے خبر

علامہ اقبال : مکاتب اقبال

سرسید احمد خاں : مکاتب سرسید

سعادت حسن منٹو : منٹو کے خطوط ندیم کے نام

مولوی عبدالحق : مکتوب عبدالحق

الطاف حسین حالی : مکاتب حالی

پطرس بخاری : پطرس کے خطوط

اردو کے اہم انشائیے

سجاد حیدر یلدرم : مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ، کراچی سے بصرہ تک،

کنھیالال کپور : چینی شاعر، غالب جدید شعراء کی محفل میں، اہل زبان، سنگ وخشت، شیشہ و تیشہ، چنگ ورباب، نوک ونشتر، بال وپر، نرم وگرم، شیخ چلی، سنانے کا مرض، اخبار بینی، اپنے وطن میں سب کچھ ہے پیارے،

رشید احمد صدیقی : گنج ہائے گراں مایہ، ہم نفسان رفتہ، آشفتہ بیانی میری ارہر کا کھیت، شیخ نیازی، چارپائی، سہیل کی سرگزشت، دیہاتی ڈاکٹر گھاگ، خنداں، وکیل صاحب، ذاکر صاحب،

پطرس بخاری : لاہور کا جغرافیہ، سائیکل کی سواری (مرحوم کی یاد میں)، ہاسٹل میں پڑھنا، سنیما کا عشق، کتے، مرید پور کا پیر، میں ایک میاں ہوں، میبل اور میں، اردو کی آخری کتاب سویرے جو کل آنکھ میری کھلی، انجام بخیر، (مضامین پطرس)

احمد جمال پاشا : لذت آزار، ستم ایجاد، اندیشہ شعر، چشم حیراں، ہجرت، کپور کا فن، شامت اعمال،

مشتاق احمد یوسفی : جنون لطیفہ، گھر میں آنا مرغیوں کا، چارپائی اور کلچر، آب گم، چراغ تلے، خاکم بدہن (مجموعہ)

خواجہ حسن نظامی : جھینگر کا جنازہ، مجھے میرے دوست سے بچاؤ، مچھر، گلاب تمھارا کیکر ہمارا، دیاسلائی مٹی کا تیل، مرغ کی اذاں چٹکیاں، گدگدیاں، گل بانو، بیگمات کے آنسو، سیپارہ دل،

اردو کے اہم خاکہ نگار اوران کے خاکے

مولوی عبدالحق : نام دیو مالی، نور خاں (چند ہم عصر) مجموعہ

رشید احمد صدیقی : کندن، اقبال سہیل، ذاکر صاحب، شیخ نیازی

مرزا فرحت اللہ بیگ: نذیر احمد کی کہانی کچھ ان کی کچھ میری زبانی (۱۹۲۷)

سعادت حسن منٹو : پری چہرہ نسیم، میرا صاحب (محمد علی جناح کا خاکہ) گنجے فرشتے لاؤڈ سپیکر (مجموعہ)

عصمت چغتائی : دوزخی (اپنے بھائی عظیم چغتائی کا خاکہ)

فارغ بخاری : گرل فرینڈ (کشور ناہید کا)، دشمن جاں (احمد فراز کا) لدھیانے دا پھل (ساحر کا)، رنگ رسیا (قتیل شفائی کا)

ممتاز مفتی : شہزادی (پروین شاکر کا)، نقوش (محمد طفیل کا)

محمد طفیل : صاحب، جناب، آپ، محترم، مکرم۔

اشرف صبوحی : دلی کی چند عجیب ہستیاں

قرۃ العین حیدر : پکچر گیلری

قدرت اللہ شہاب : ماں جی

اکبر حمید : ابّا جی

چراغ حسن حسرت : مردم دیدہ

شوکت تھانوی : شیش محل

شاد عارفی : کٹی پتنگ

اسلم فرخی : لال سبز کبوتروں کی چھتری

نورالحسن نقوی : تصویریں اجالوں کی

ابوالحسن ندوی : پرانے چراغ

شورش کاشمیری : چہرے، نورتن

الطاف حسین قریشی : ملاقاتیں

فکر تونسوی : خدوخال

عبدالمجید سالک : یاران کہن

ضیاء الدین احمد برنی: عظمت رفتہ

شاہد احمد دہلوی : گنجینہ گوہر

عطاالحق قاسمی : شریف بنجارہ، رحیم گل

مجتبیٰ حسین : آدمی نامہ، سو ہے وہ بھی آدمی، چہرہ در چہرہ، آپ کی تعریف (خاکوں کے مجموعے)

ابراہیم جلیس : آسمان کے باشندے

مالک رام : وہ صورتیں الٰہی

علی جواد زیدی : آپ سے ملئے

خواجہ احمد فاروقی : یاد یار مہرباں

صالحہ عابد حسین : جانے والوں کی یاد

یوسف ناظم : سائے اور ہمسائے، ذکر خیر، علیک سلیک (مجموعہ)

اقبال متین : سوندھی مٹی کے بت

جگن ناتھ آزاد : آنکھیں ترستیاں ہیں

ناصر کاظمی کی زندگی کا شخصی خاکہ (۲۰۰۹) مجھے تو حیران کر گیا۔

اردو کے اہم سفر نامے

سر سید احمد خان : مسافران لندن ۱۹۶۱،سفر انگلستان

شبلی نعمانی : سفر نامہ روم ومصروشام

ابن انشاء : ابن بطوطہ کے تعاقب میں،نگری نگری پھرا مسافر

مجتبیٰ حسین : جاپان چلو جاپان

احتشام حسین : ساحل اور سمندر

گوپی چند نارنگ : سفر آشنا

یوسف خان کمبل پوش: عجائبات فرنگ

ویدراہی : پاکستان یاترا

ممتاز مفتی : ہندیاترا، لبیک

وزیر آغا : شام کے منڈیر سے،بیس دن انگلستان میں

انتظار حسین : زمین اور فلک

سید سلیمان ندوی : سیر افغانستان

رضا علی عابدی : سیر دریا

ڈاکٹر آغا سہیل : افق تا افق

اشفاق احمد : سفر درسفر

خواجہ السیدین : دنیا میرا گاؤں

انیس چشتی : وادی نیل میں بیس دن

عبدالماجد دریابادی: سفر حجاز

ابن بطوطہ : سفر ابن بطوطہ

محمود الظفر : سفر نامہ روس

محمد عقیل رضوی : لندن اور لندن

ف۔س۔اعجاز : سیریا میں دس روز

قاضی عبدالغفار : نقش فرنگ

ڈاکٹر عابد حسین : رہ نوردشوق

صالحہ عابد حسین : سفر زندگی کے لئے سوز وساز

عبارت بریلوی : ترکی میں دوسال

سید ابوالحسن ندوی: ترکی میں دو ہفتے،شرق اوروسط میں کیا دیکھا

خواجہ غلام الثقلین : سیاحت نامہ

علی احمد فاطمی : جرمنی میں دس روز،سفر ہے شرط،یاترا،سات سمندر پار

نشاط بیگم (بیگم حسرت موہانی): سفر نامۂ عراق،سفر نامۂ حجاز

اردو کے اہم تذکرے

میر تقی میر	:	نکات الشعراء (فارسی) ۱۷۵۲
حمید اورنگ آبادی	:	گلشن گفتار ۱۷۵۱
فضل بیگ کاشغال	:	تحفۃ الشعراء ۱۷۵۱
فتح گردیزدی	:	تذکرہ ریختہ گویان ۱۷۵۳
قیام الدین قائم	:	مخزن نکات ۱۷۵۵
محمد ابراہیم خلیل	:	گلزار ابراہیم ۱۷۸۴
لچھمی نرائن شفق	:	چمنستان شعراء ۱۱۷۵ھ
قدرت اللہ شوق	:	طبقات شعراء ۱۷۷۴
غلام ہمدانی مصحفی	:	تذکرہ ہندی، ریاض الفصحا، عقد ثریا
مرزا علی لطف	:	تذکرہ گلشن ہند (اردو زبان میں پہلا تذکرہ) ۱۸۰۱
میر حسن	:	تذکرہ شعرائے اردو ۱۷۷۴
نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ	:	تذکرہ گلشن بے خار ۱۸۳۴
امیر مینائی	:	انتخاب یادگار ۱۸۷۳
امام بخش صہبائی	:	انتخاب دواوین ۱۸۴۴
محمد حسین آزاد	:	آب حیات ۱۸۸۰
عبدالغفور نساخ	:	تذکرہ المعاصرین، سخن الشعراء ۱۸۶۴
یکتا	:	دستور الفصاحت
کریم الدین	:	طبقات شعرائے ہند

قدرت اللہ قاسم	:	مجموعۂ نغز
سعادت خاں ناصر	:	خوش معرکہ زیبا
عبدالسلام ندوی	:	شعرالہند
لالہ شری رام	:	خم خانہ جاوید
مولوی عبدالحئی	:	گل رعنا
خوب چند ذکاء	:	عیار الشعراء
بنی نرائین جہاں	:	اردو شعراء کا تذکرہ
خیراتی لال	:	تذکرہ بے جگر
عبدالرحمٰن دہلوی	:	مراۃ الشعراء
مرزا قادر بخش	:	گلستان سخن
نور الدین فائق	:	مخزن شعراء
مالک رام	:	تذکرہ ماہ وسال، تذکرہ معاصرین

اہم رپورتاژ

قدرت اللہ شہاب	اے بنی اسرائیل
سجاد حیدر یلدرم	سفر بغداد
سجاد ظہیر	یادیں (١٩٤٠)
رضیہ سجاد ظہیر	امن کا کارواں
کرشن چندر	پودے ١٩٤٥، صبح ہوتی ہے
شاہد مہدی	شہر طرب
قرۃ العین حیدر	لندن لیٹر، دکن ساٹھا رنہیں سنسار میں کوہ دماوند، ستمبر کا چاند، گلگشت
ابراہیم جلیس	دو ملک ایک کہانی، جیل کے دن جیل کی راتیں شہر، سپید اور سرخ ستاروں کے درمیان
خواجہ احمد عباس	سرخ زمین اور پانچ ستارے
عصمت چغتائی	بمبئی سے بھوپال تک
فکر تونسوی	چھٹا دریا (١٩٤٧)
رام لعل	احساس کی یاترا
زہرہ جمال	٥ر ستمبر کی رات
عتیق اللہ	خالی ہاتھ
جمنا داس اختر	اور خدا دیکھتا ہے
عبداللہ ملک	مستقبل ہمارا ہے

خدیجہ مستور	پوپھٹے
صفیہ اختر	ایک ہنگامہ
پرکاش پنڈت	کہت کبیر
انوار عظیم	پھول پتی ہیرے کا جگر
علی احمد فاطمی	جڑیں اور کونپلیں
تاجور سامری	تاجور اور سامری
جگن ناتھ آزاد	پشکن کے دیش میں
شاہد احمد دہلوی	دلّی کی بپتا

مختصر تذکرہ

(UNIT - 9)

اردو کے ادبی دبستان، ادارے اور تحریکات ور جحانات

دبستان دہلی

داخلیت اس کی خصوصیت ہے۔الفاظ سے زیادہ خیالات کی صفائی اور پاکیزگی پرزور، عریاں نگاری، تصنع اور بناوٹ سے پرہیز، تصوف اور اخلاق کا بیان، طرز بیان سادہ اور سلیس، واقعات میں سچائی اور حقیقت، مختصر غزلیں، مردانہ زبان، وصال سے زیادہ ہجر کی طلب، عشق مجازی وحقیقی، غم واندوہ کا بیان۔

شعرا:- میر تقی میر، درد، سودا، میر سوز، ذوق، مومن، غالب، بہادر شاہ ظفر، حالی، محمد حسین آزاد، نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ، داغ،

دبستان لکھنؤ

خارجیت اس کی خصوصیت ہے۔شعراء کے یہاں نشاطیہ عنصر غالب، عریانیت، فحش گوئی، نسائیت اور جنس زدگی، معاملہ بندی، مبالغہ آرائی، تصنع اور بناوٹ خوب، رعیات لفظی، ضلع جگت، تشبیہ واستعارے کا پرتکلف استعمال، جذبات سے زیادہ الفاظ کی نوک پلک سنوار نے زبان میں لطافت پیدا کرنے پرزور،

شعراء:-انشاء، جرأت، مصحفی، ناسخ، آتش، دیا شنکر نسیم، مرزا شوق، میر انیس، مرزا دبیر، رنگین، شرر، میر حسن،

دہلی سے لکھنؤ آنے والے شعراء:- میر تقی میر، سودا، سوز، میر حسن، آرزو، جرأت، انشا، فغاں، مصحفی، میر ضاحک، رنگین۔

فورٹ ولیم کالج

۱۰/ جولائی ۱۸۰۰ء کو مارکوئس ولزلی نے کالج کی بنیاد کلکتہ میں رکھی۔

کالج کے پرنسپل ''ڈیوڈ براؤن''۔اور جان گلکرسٹ شعبۂ ہندوستانی کے پروفیسر وصدر (۱۸/ اگست ۱۸۰۰ء سے ۲۳/ فروری ۱۸۰۴ء تک)۔

شعبۂ ہندوستانی کے پہلے میر منشی ''میر بہادر علی حسینی'' ہوئے۔ ہندوستانی شعبے کے لئے ۱۴/ نامور اردو ہندی ادیبوں کی خدمات حاصل کی گئی۔کالج میں میر منشی کو ۲۰۰/ روپیے، نائب میر منشی کو ۸۰۰/ روپئے، منشی کو ۴۰/ روپیے، نائب منشی کو ۳۰/ روپئے، ماہوار دئے جاتے تھے۔(کالج میں کتابوں کی تعداد ۱۱۳۵۳/ تھی)

۲۴/ جنوری ۱۸۵۴ء کو لارڈ ڈلہوزی نے اس کالج کو بند کر دیا۔

کالج کے مصنفین:- میر امن، حیدر بخش حیدری، شیر علی افسوس، بہادر علی حسینی، مرزا علی لطف، مولوی امانت اللہ، مظہر علی خاں ولا، جان طپش، کاظم علی جواں، خلیل علی خاں اشک، نہال چند لاہوری، مولوی اکرام علی، بینی نرائن جہاں، للولال کوی، مرزا محمد فطرت،

دلی کالج

مدرسہ غازی الدین خان کی تاریخی عمارت میں ''دلی کالج'' ۱۸۲۵ء میں قائم کیا گیا۔(اجمیری دروازے کے باہر)''جوزف ہنری ٹیلر'' اس کے پرنسپل ہوئے۔اس کا مقصد جدید علوم کو عام کرنا تھا۔

اپریل ۱۸۷۷ء میں دہلی کالج کو لاہور کالج میں ضم کیا گیا۔اس دلی کالج اپریل ۱۸۷۷ء میں ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا۔

اساتذہ:- ماسٹر رام چندر، ماسٹر پیارے لال، پروفیسر ایلس، مولوی مملوک علی، امام بخش صہبائی، ماسٹر وزیر علی، مولوی سبحان بخش، ڈاکٹر ضیاء الدین، بھیروں پرشاد۔

کالج کے طلبہ:- مولوی نذیر احمد، محمد حسین آزاد، ذکاء اللہ، موتی لال، پنڈت من

پھول، حکیم چند، نند کشور، میر ناصر علی، مدن گوپال، شیونرائن، ماسٹر کیدار ناتھ، جانکی پرشاد، مولوی کریم الدین احمد، خواجہ محمد شفیع، پنڈت دھرم نارائن، پندت کاشی ناتھ،
مصنفین :۔مولوی امام بخش، مولوی مملوک علی، مولوی سبحان بخش، ماسٹر پیارے لال، پنڈت رام کرشن، مولوی کریم الدین، ماسٹر حسینی، مولوی حسن علی۔

دارالترجمہ عثمانیہ

اگست ۱۹۱۷ء میں ریاست حیدر آباد کی ترقی کے لئے میر عثمان علی خان آصف نے ایک یونیورسٹی قائم کرنے کا فرمان جاری کیا جس کا ذریعہ تعلیم اردو ہو۔ جسے آج عثمانیہ یونیورسٹی کے نام سے جانا جاتا ہے۔اسی یونیورسٹی کے نصابی کتابوں کی اردو میں اشاعت کے لئے ''دارالترجمہ'' ستمبر ۱۹۱۷ء میں قائم کیا گیا۔ کمیٹی کے اراکین کی تعداد ۱۱ تھی۔ جامعہ عثمانیہ کا قیام دارالترجمہ کے قیام کے بعد ۱ اکتوبر ۱۹۱۸ء میں عمل میں آیا تھا۔

اردو میں ایہام گوئی

عربی زبان کا لفظ جس کے معنی ''وہم میں ڈالنا'' کے ہیں۔ مطلب یہ کہ کلام میں شاعر ایسے معنی استعمال کرے جس کے ذو معنی ہوں ؛معنی قریب اور بعید سننے والے کا ذہن معنی قریب کی جائے ،لیکن شاعر نے بعید مراد لیا ہو۔اس کا رواج سب سے زیادہ ''محمد شاہ رنگیلے'' کے عہد میں ہوا۔

شاہ مبارک آبرو کو اس کا رہنما تسلیم کیا جاتا ہے۔اس کے بعد مضمون (شاعر بے دانہ)، آرزو، آبرو، شاکر ناجی، مصطفیٰ خاں یکرنگ، احسن اللہ خاں احسن، سعادت علی اور فغاں کا نام شامل ہے۔ایہام گوئی کا رنگ ان شاعروں نے دیوانِ ولی سے لیا۔دیوان ولی میں اردو شاعری کے مختلف رنگ تھے ان میں ایک ایہامی رنگ بھی تھا۔

شاہ حاتم کا رجحان ابتدا میں ایہام گوئی کی طرف تھا لیکن بعد میں اس کے

مخالف گروہ میں شامل ہو گئے۔سب سے پہلے مرزا مظہر جانِ جاناں نے اس کے خلاف آواز بلند کی ان کے علاوہ؛ انعام اللہ خاں یقین، ظہور الدین حاتم، سودا وغیرہ بھی مخالفوں میں شامل ہیں۔

اردو میں اصلاح زبان کی روایت

ایہام گوئی کی تحریک کے خلاف جو تحریک شروع ہوئی اسے اصلاح زبان کی تحریک کہا جاتا ہے۔اس میں اولیت ''مظہر جان جاناں'' کو حاصل ہے۔ان کے ساتھ انعام اللہ خاں یقین بھی تھے۔اس کو کامیاب بنانے میں ان دونوں کے علاوہ سودا، میر درد، نے بھی کوشش کی۔لیکن اصلاح زبان کے حوالے سے سب سے بڑا نام دبستان لکھنؤ کے نمائندہ شاعر ''ناسخ'' کا ہے۔اِن کی تحریک کو آرائشی تحریک اور تراش خراش کی تحریک کہہ سکتے ہیں۔سب سے پہلے ناسخ نے ہی زبان کا نام ''اردو'' مستند قرار دیا۔اس کے علاوہ جتنے نام آرہے تھے (ہندوی، ہندوستان، زبانِ ہندوستان، دہلوی، لاہوری، ریختہ، اردوئے معلیٰ، دکنی) سب کو متروک قرار دیا۔

وضع اصطلاحات:۔کسی علم سے متعلق ایک زبان میں کوئی لفظ موجود ہو، دوسری زبان میں اسی لفظ کے لئے نیا لفظ وضع کرنے اصطلاح وضع کرنا کہتے ہیں۔

اردو ادب میں رومانی تحریک

ادب کی وہ صنف جس میں حقیقی زندگی سے غیر متعلق واقعات بیان کئے جائیں۔فرضی داستان عشق و محبت کی داستان۔رومانیت لفظ رومانس سے ماخوذ ہے۔اور رومانس ادب اس قسم کی کہانیوں سے عبارت ہوتا ہے جو پر شکوہ اور آراستہ پس منظر میں عشق و محبت کے واقعات کو پیش کرتی ہے۔

اردو ادب میں رومانی تحریک کا آغاز ایک طرح سے علی گڑھ تحریک کے رد عمل کے طور پر ہوا۔رومانی تحریک کے پانچ اہم پہلو ہیں؛

ا۔جذباتیت میں انتہا پسندی (عقلیت پسندی کے مقابلے میں جذبات پر زور)

۲۔فطرت پسندی۔ ۳۔عقل سے بیزاری۔

۴مسرت کی تلاش۔ ۵۔ماورائیت۔

رومانیت کی ابتدا کا سہرا روسو کے سر باندھا جاتا ہے۔اردو میں اولین نقوش ''میر ناصر علی دہلوی'' کی تحریروں کو قرار دیا جاتا ہے۔عبدالقادر کی ادارت میں نکلنے والے رسالے ''مخزن'' سے اس تحریک کو کافی فروغ حصول ہوا۔

شعراء و ادبا:۔ اقبال، جوش، اختر شیرانی، مجاز، محمد حسین آزاد، سجاد حیدر یلدرم، مہدی افادی، امتیاز علی تاج، مجنوں، خواجہ حسن نظامی، قاضی عبدالغفار، وغیرہ۔

علی گڑھ تحریک

۱۹رویں صدی میں ہندوستان میں سماجی اور سیاسی بیداری کی جو لہر آئی علی گڑھ تحریک اس کا ایک روشن پہلو ہے۔اس کے روح رواں سر سید احمد خان تھے اس لئے اس تحریک کو سر سید تحریک بھی کہتے ہیں اور حقیقت میں سر سید کے بغیر یہ تحریک نامکمل ہے۔''آل احمد سرور نے اس تحریک کو اردو ادب کی سب بڑی تحریک کہا ہے''۔

اردو کے عناصر خمسہ:۔ سرسید، حالی، محمد حسین آزاد، نذیر احمد، شبلی نعمانی،

سر سید کے رفقاء:۔ خواجہ الطاف حسین حالی محمد حسین آزاد، مولی نذیر احمد، شبلی نعمانی، محسن الملک، وقار الملک، چراغ علی، ذکا اللہ، سمیع اللہ خان، دینا ناتھ گنگولی، حاجی محمد اسماعیل، اعظم جنگ،

تحریک سے وابستہ شعرا و ادبا:۔ وحید الدین سلیم، سجاد حیدر یلدرم، مولوی عبدالحق، عبدالحلیم شرر، حسرت موہانی، رشید احمد صدیقی، عابد حسین، ڈاکٹر ذاکر حسین، عبدالماجد دریابادی، غلام السیدین، پروفیسر محمد مجیب، عنایت اللہ خان، طفیل احمد، ظفر علی خان، آفتاب احمد خان، ڈاکٹر ضیاء الدین۔

ترقی پسند ادبی تحریک

اس کا قیام سجاد ظہیر، احمد علی، محمود الظفر، ڈاکٹر رشید جہاں، کے مشورے سے ۱۹۳۳ء میں ہوا۔

سجاد ظہیر، انگریزی کے ادیب اور ناول نگار ملک رج آنند، بنگالی ادیب جیوتی گھوش، پرمود سین گپتا، محمد دین تاثر نے مل کر ایک مینی فیسٹو تیار کیا۔لندن کے ''نان کنگ ریسٹوران'' میں اس کا پہلا جلسہ ہوا۔انجمن کا نام Indian Progessive Writers Association رکھا گیا۔ملک راج آنند اس کے صدر بنائے گئے۔بانی سجاد ظہیر تھے۔

ہندوستان میں سب سے پہلے پریم چند نے اس تحریک کو خوش آمدید کہا اوراس کے پہلے مینی فیسٹو کو اپنے رسالہ ''ہنس'' میں شائع کر کے ایک اداریہ لکھا۔

افسانوی مجموعے ''انگارے'' کو اس کا نقطۂ آغاز کہا جا سکتا ہے۔لیکن اس کو ۱۹۳۳ء میں ضبط کر لیا گیا۔

اس تحریک کو اولین فکری اساس اختر حسین رائے پوری کے مقالہ ''ادب اور زندگی'' نے فراہم کی۔جو ''رسالہ اردو'' میں جولائی ۱۹۳۵ء میں شائع ہوا۔

اس کی پہلی کل ہند کانفرنس ۱۹۳۶ء لکھنؤ میں ہوئی۔صدارت ''منشی پریم چند'' نے کی۔

دوسری کانفرنس ۱۹۳۸ء کلکتہ، صدارت؛ ملک راج آنند۔

تیسری کانفرنس ۱۹۴۲ء دہلی، صدارت؛ ڈاکٹر عبدالعلیم۔

چوتھی کانفرنس ۱۹۴۵ء حیدرآباد، صدارت؛ حسرت موہانی۔

پانچویں کانفرنس ۱۹۴۷ء لکھنؤ، صدارت؛ رشید احمد صدیقی۔

چھٹی کانفرنس ۱۹۴۹ء بھیونڈی، صدارت؛ ڈاکٹر رام بلاس شرما۔

ساتویں کانفرنس ۱۹۵۲ء دہلی، صدارت؛ کرشن چندر۔

آٹھویں کل ہند کانفرنس ۱۹۵۶ء حیدرآباد میں منعقد ہوئی اس کے بعد تحریک ختم ہوگئی۔

ترقی پسند تخلیق کار......................

شعراء :— جوش، فیض، فراق، سردار جعفری، مخدوم، مجروح، جاں نثار اختر، ساحر لدھیانوی، معین احسن جذبی، مجاز، کیفی آعظمی، احمد ندیم قاسمی، احسان دانش، اختر انصاری، جمیل مظہری، اختر الایمان، قتیل شفائی، پرویز شاہدی، سلام مچلی شہری،

نقاد :— احتشام حسین، آل احمد سرور، مجنوں، اختر حسین رائے پوری، عبارت بریلوی، سردار جعفری، ممتاز حسین، عزیز احمد، سجاد ظہیر، قمر رئیس، اعجاز حسین، خورشید الاسلام، وقار عظیم، اختر انصاری، شارب ردولوی، کلیم الدین احمد۔

ناول نگار :— پرم چند، کرشن چندر، بیدی، عصمت چغتائی، حیات اللہ انصاری، سجاد ظہیر، عزیز احمد، انتظار حسین، شوکت صدیقی، راما نند ساگر، احسن فاروقی، ابراہیم جلیس، قرۃ العین حیدر، خدیجہ مستور،

افسانہ نگار :— پرم چند، کرشن چندر، بیدی، منٹو، عصمت چغتائی، حیات اللہ انصاری، سجاد ظہیر، احمد ندیم قاسمی، اختر اورینوی، خواجہ احمد عباس، رشید جہاں، محمود الظفر، احمد علی، اقبال مجید، عابد سہیل، سہیل عظیم آبادی، رتن سنگھ، رام لعل، بلونت سنگھ، نیاز فتح پوری، شکیلہ اختر، ہاجرہ مسرور، خدیجہ مستور، ذکیہ مشہدی،

ڈرامہ نگار :— کرشن چندر، منٹو، خواجہ احمد عباس، اپندر ناتھ اشک، عصمت چغتائی، بیدی، ریوتی سرن شرما، محمد حسن، حبیب تنویر، قدسیہ زیدی، رفعت سروش۔

طنز و مزاح نگار :— کنہیالال کپور، کرشن چندر، ابراہیم جلیسفکر تونسوی، احمد جمال پاشا، رضا نقوی واہی، دلاور فگار، یوسف ناظم، اسرا جامعی۔

نظریات کے حامل ناقدین :— سجاد ظہیر، اختر حسین رائے پوری، احتشام حسین، محمد حسن، مجنوں گورکھپوری، آل احمد سرور، ڈاکٹر عبدالعلیم، اختر انصاری، عزیز احمد، ممتاز حسین، سردار جعفری، وقار عظیم۔

حلقہ ارباب ذوق

اس کی تشکیل ۹/اپریل ۱۹۳۹ء کو لاہور میں سید نصیر احمد جامعی کے گھر پر ہوئی۔ اس کا نام ''مجلس داستان گویاں'' رکھا گیا۔ جس کے تحت ۹/نشستیں منعقد ہوئیں۔ ۲/ستمبر ۱۹۳۹ء کو دوسرے جلسے میں 'حفیظ ہوشیاری' کی تجویز پر اس کا نام ''حلقۂ ارباب ذوق'' رکھا گیا۔

۱۶/اکتوبر ۱۹۸۹ء کو 'حلقۂ ارباب ذوق'' کی پہلی نشست شیر محمد اختر کے گھر منعقد ہوئی۔ اس کی ابتدا ''افسانہ خوانی'' سے ہوئی۔ میرا جی نے اس حلقے کا رخ تنقید کی طرف موڑا۔ حلقۂ ارباب ذوق نے نئی نظم کو فروغ دیا۔

حلقۂ ارباب ذوق نے ترقی پسند تحریک کے ''ادب برائے زندگی'' کے مقابلے ''ادب برائے ادب'' کا نعرہ بلند کیا۔

۱۹۴۱ء میں ۲۴/''بہترین نظموں'' کا انتخاب شائع کیا۔ پیش لفظ میرا جی نے لکھا۔

شعراء :— میرا جی، ن م راشد، یوسف ظفر، قیوم نظر، تابش صدیقی، الطاف گوہر، سردار انور، اختر ہوشیار پوری، بلراج کومل، اختر الایمان، مجید امجد، سلام مچھلی شہری، بشر نواز، شکیب جلالی، شہزاد احمد، شہاب جعفری، محمود ایاز، ساقی فاروقی، کمار پاشی، محمد علوی، شاذ تمکنت، ناصر کاظمی، وزیر آغا، احمد مشتاق، اقبال ساجد۔

ناقدین :— میرا جی، وحید قریشی، ریاض احمد، محمد حسن عسکری، جمیل جالبی، سلیم احمد، ممتاز شیریں، وزیر آغا، شاد امرتسری، عزیز الحق، سعادت سعید، آزاد کوثری، سراج منیر یوسف کامران، انتظار حسین، ناصر کاظمی۔

افسانہ نگار :— کرشن چندر، اپندر ناتھ اشک، بیدی، محمد حسن عسکری، انتظار حسین، اشفاق احمد، انور سجاد، مسعود مفتی، پریم ناتھ در، اعجاز راہی، مرزا حامد بیگ، مشتاق قمر، امجد الطاف، ممتاز مفتی۔

جدیدیت

ترقی پسند تحریک کے اختتام کے ساتھ ۱۹۶۰ء کے آس پاس جدیدیت کا رجحان سامنے آیا۔اس کا خمیر وجودیت اور تجریدیت سے اٹھا۔

شمس الرحمٰن فاروقی کو جدیدیت کا علمبردار کہا جاتا ہے۔ وہ جدیدیت کے سب سے بڑے حامی اور روح رواں ہیں۔ان کی نگرانی شائع ہونے والا رسالہ ''شب خون'' نے اور کلام حیدری کی ادارت میں نکلنے والا رسالہ ''آہنگ'' نے جدیدیت کے رجحان کو عام کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

جدیدیت پسند شاعروں نے نیا پن لانے کے لئے اس کے نظام کو الٹ پلٹ کر دیا۔

جدیدیت ڈارون ،نطشے ،فرائڈ، مارکس اور آئن اسٹائن وغیرہ مغربی ادیبوں کے زیر اثر پروان چڑھی۔

''جدیدیت اور ادب'' پر آل احمد سرور نے ۱۹۶۷ء میں ایک سمینار کرایا تھا۔جس میں پیش کئے گئے مقالے ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئے۔

شعراء :— ندا فاضلی، شمس الرحمٰن فاروقی ،شکیب جلالی، محمد علوی، خورشید احمد جامی، شہریار، شاذ تمکنت، بشیر بدر، سلیم احمد، احمد مشتاق، پروین شاکر، شہاب جعفری، احمد ندیم قاسمی، احمد فراز، پرکاش فکری، مغنی تبسم، افتخار عارف، باقر مہدی، بلراج کومل، خلیل الرحمٰن اعظمی، افتخار جالب، ساقی فاروقی، کمار پاشی، وزیر آغا۔

افسانہ نگار :— انور سجاد، بلراج مین را، سریندر پرکاش، احمد ہمیش، کمار پاشی، بلراج کومل، دیوندر اسر، خالدہ اصغر، انتظار حسین، غیاث احمد گدی، انور عظیم، جوگیندر پال، کلام حیدری، قمر احسن، رشید امجد، منظر کاظم، غلام الثقلین۔

ناقدین :— شمس الرحمٰن فاروقی، گوپی چند نارنگ، مسعود حسین خان، مغنی تبسم، حامدی کاشمیری، شمیم حنفی، وارث علوی، عالم خوندمیری، فضیل جعفری، وحید اختر۔

مابعد جدیدیت

جدیدیت کے بعد ''مابعد جدیدیت'' کا دور شروع ہوا۔ مابعد جدید افسانے کی ابتدا ۱۹۷۰ء کے آس پاس ہوئی۔ پروفیسر گوپی چند نارنگ کو مابعد جدیدیت کا امام کہا جاتا ہے۔فضیل جعفری مابعد جدیدیت اور گوپی چند نارنگ کے سخت مخالف رہے۔

مابعد جدیدیت کا سہ روزہ کل ہند سب سے پہلا سمینار مارچ ۱۹۹۷ء میں دہلی اردو اکادمی کے زیر اہتمام انڈیا انٹرنیشنل دہلی میں گوپی چند نارنگ نے منعقد کیا۔

پروفیسر گوپی چند نارنگ کی قیادت میں مابعد جدیدیت کا جو قافلہ چلا اس میں ''وہاب اشرفی، وزیر آ گا، فہیم آعظمی ،نظام صدیقی، دیوندر اسر، ابوالکلام قاسمی، عتیق اللہ، ضمیر علی بدایونی، شافع قدوائی، قمر جلیل، حامد کاشمیری، مناظر عاشق ہرگانوی، سید محمد عقیل رضوی، قمر رئیس اور علی احمد فاطمی وغیرہ کے نام نمایاں ہیں۔

ناول نگار :— الیاس احمد گدی، عبدالصمد، حسین الحق، مشرف عالم ذوقی، سید محمد اشرف، صلاح الدین پرویز، علی امام نقوی، سلیم شہزاد، شموئل احمد، ظفر پیامی۔

ناول نگار :— غیاث احمد گدی، انور خان، سلام بن رزاق، انور قمر، طارق چھتاری، ساجد رشید، سید محمد اشرف، رضا امام، ابن کنول، م ناگ۔

ناقدین :— گوپی چند نارنگ، وزیر آغا، نظام صدیقی فہیم آعظمی، حامد کاشمیری، قمر جلیل، ضمیر بدایونی، قاضی افضال حسین، ابوالکلام قاسمی، آصف فرخی، انیس اشفاق، عقیل احمد، خورشید احمد،

اردو قواعد

اردو:۔ (۱) لشکر، لشکر گاہ (۲) پاک و ہند کی وہ زبان جو مختلف زبانوں سے مل کر بنی ہے۔ لشکری زبان۔

قواعد:۔ قاعدہ کی جمع، ضوابط (مونث) صرف ونحو، اصول جنگ سپاہیوں کی ورزش، پریڈ۔

قاعدہ:۔ اصل بنیاد، دستور، قانون (اُر) حروف تہجی کا پہلا رسالہ، عادت قرینہ دستور العمل، صرف ونحو یا حساب کا کوئی گر۔

زبان:۔ (۱) جیبھ، لسان (۲) بول، چال، نطق، بولی (۳) اقرار وعدہ (۴) بیان۔

زبان:۔ ذریعہ ہے اپنے خیالات واحساسات کو دوسروں تک پہچانے اور دوسروں کے خیالات ودلی جذبات کو سمجھنے کا۔

وہ آواز جس سے انسان اپنے خیالات واحساسات کو ظاہر کر سکے زبان کہلاتی ہے۔ ہماری آپس کی بات چیت ہی ہماری زبان ہے۔ بات چیت یا ہم جو کچھ بولتے ہیں یا سنتے ہیں وہی ہماری زبان کی پہلی صورت ہے دوسری صورت وہ ہے جو ہم تحریر میں لاتے اور پڑھتے ہیں۔ جس طرح زندگی میں ہر کام کو ٹھیک ڈھنگ سے کرنے کے کچھ قاعدے قانون ہوتے ہیں، ان کی پابندی لازمی ہوتی ہے۔ اسی طرح صحیح زبان بولنے اور لکھنے کے لئے بھی کچھ اصول بنائے گئے ہیں۔ انھیں اصول کا نام (قواعد) ہے۔ (قواعد قاعدہ کی جمع ہے) کسی بھی زبان کو اچھے ڈھنگ سے بولنے اور لکھنے کے لئے زبان کے بنائے ہوئے قاعدوں کی پابندی نہایت ضروری ہے اور قاعدوں کی اسی پابندی کو ہم (اردو زبان کی قواعد) کہتے ہیں۔

اردو قواعد کو ماہرین زبان نے پانچ حصوں میں تقسیم کیا ہے جو درج ذیل ہیں:

(۱) علم ہجا
(۲) علم صرف
(۳) علم نحو
(۴) علم بیان یا بلاغت
(۵) علم عروض

ہجا:۔ اردو قواعد کا وہ حصہ جس میں حروف کے استعمال اور زبان کے حرکات وسکنات سے متعلق باتیں ہوتی ہیں۔

صرف:۔ اردو قواعد کے اس حصے میں لفظوں کی بناوٹ اور اس میں ہونے والی تبدیلیوں کے متعلق بحث کی جاتی ہے۔

ع نحو:۔ اس میں لفظوں کی ترتیب سے متعلق بحث کی جاتی ہے۔ جملوں کی ساخت یا ان کی بناوٹ کا علم ہوتا ہے۔

علم بلاغت یا بیان:۔ اردو قواعد کے اس حصے میں ان اصولوں پر بحث کی جاتی ہے۔ جس کے استعمال سے اردو زبان پر شکوہ اور دلکش ہو جاتی ہے۔

علم عروض:۔ قواعد کے اس حصے سے اشعار کے وزن یا بحر کے ناپنے کا علم ہوتا ہے۔ اس علم سے شعر کہنے کا صحیح طریقہ بھی آ جاتا ہے۔

حروف ہجا یا املا

قواعد میں سب سے پہلا درجہ آواز کا ہوتا ہے۔حرف آواز کو ظاہر کرنے والے نشان کو کہتے ہیں۔اس کے بعد حروف کا درجہ ہے۔اس کے بعد لفظ اور کلمے کا نمبر آتا ہے۔دو یا کئی لفظوں کے ملنے سے حرف بنتا ہے۔

دنیا کی تمام زبانوں کی تشکیل میں حروف ہجا کا اہم رول رہا ہے۔اس کی مدد سے ہی کوئی زبان بنتی ہے۔"علم ہجا وہ علم ہے جس سے حرفوں کی تعداد اور ان کی آوازیں حرکات وسکنات کا حال معلوم ہو"۔اردو زبان میں کل ۵۱/حروف ہیں۔ان حروف کے مجموعے کو "حروف تہجی" (ہجا) (Alphabets) کہا جاتا ہے۔ بناوٹ کے لحاظ سے ان حروف کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

مفرد حروف:۔ (Simple Letter) جن کی کل تعداد ۳۶ ہے۔ا ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ س ش ص ض ط ظ ع غ ف ک ل م ن و ہ ء ی ے۔

مرکب حروف:۔ (Compound Letter) جو تعداد میں ۱۴/ ہیں۔ بھ، پھ، تھ، ٹھ، جھ، چھ، دھ، ڈھ، ڑھ، کھ، گھ، لھ، مھ، نھ۔

ان دو حرفوں کے میل سے ایک مرکب آواز پیدا ہوتی ہے جنھیں ہکاری حروف کہا جاتا ہے۔انھیں "مخلوط الہا" بھی کہتے ہیں۔

اردو کے حروف تہجی میں ۱۸/حروف غیر منقوط ہیں۔منشی امیر مینائی کے بقول "جن حروف کا تلفظ 'بے، تے' کے وزن پر ہے وہ مونث بقیہ سب مذکر ہیں۔

حروف کی بنیاد "ابجد" ہوز، حطی، کلمن، سعفص، قرشت، ثخذ، ضظغ پر ہے۔ اس میں عربی اٹھائیس حروف سب آگئے ہیں۔لیکن چونکہ اردو عربی فارسی اور ہندی سے مل کر بنی ہے اس لئے سب زبانوں کے حروف شامل ہوگئے ہیں؛

عربی حروف = ث، ح، ذ، ص، ض، ط، ظ، ع، ق وغیرہ

فارسی حروف = پ، چ، ژ، گ، ش

ہندی کے حروف۔ ٹ ڈ ڑ

ان حروف کو ان کی آواز کے لحاظ سے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے؛

حرف علت:۔ (Vowel) اردو کے وہ حروف جن کی اپنی آوازیں ہوتی ہیں، جیسے: ا، و، ی (الف، واؤ، ی)۔

حروف صحیح:۔ (Consonant) وہ حروف جن کی اپنی آوازیں نہیں ہوتی ہیں بلکہ یہ حروف علّت کی مدد سے بولے جاتے ہیں، جیسے؛ ب، پ، م وغیرہ۔

حرف مخلوط:۔؛ صرف ہندی الفاظ میں آتے ہیں، جیسے؛ بھائی، تھان، ٹھاٹھ، دھاوا، ڈھال، گھر، چولھا وغیرہ۔

حروف منقوط:۔ نقطے والا حرف۔ وہ حرف جو نقطہ دار ہوں۔ (معجمہ)

حروف غیر منقوط:۔ وہ حرف جس پر کوئی نقطہ نہ ہو۔ (مہملہ)

حروف موحدہ:۔ وہ حروف جو ایک نقطے والے ہوں۔

حروف مثنّات:۔ دو نقطے والے حروف کو کہتے ہیں۔

حروف مثلثہ:۔ تین نقطے والے حروف کو کہتے ہیں۔

حروف متشابہ:۔ جن کی شکل ایک جیسی ہو؛ ب، پ، ج، چ، ع، غ وغیرہ۔

اعراب

سب سے پہلے حضرت علی ابن ابی طالبؑ نے ابوالا سود کی گزراش پر "اِعراب" کا قاعدہ (اصول) ارشاد فرمایا۔اس کو اِعراب اس لئے کہتے ہیں کہ یہ عرب میں ایجاد ہوئے۔اِعراب کو"حرکات وسکنات" بھی کہتے ہیں یہ اصطلاح فارسی میں رائج ہوئی۔"حرکات وسکنات" اس لئے نام پڑا کہ کچھ حروف متحرّک اور کچھ ساکن ہوتے ہیں۔

اعراب وہ علامات ہیں جن کی مدد سے اردو کے حروف آپس میں ملائے جاتے ہیں؛اعراب کی دوقسمیں ہیں۔حرکات،سکنات

حرکات

وہ نشانیاں جو حرف کو متحرک کرتی ہیں۔زبرؑ زیرؑ پیشؑ، تنوینؑ، کو حرکات کہتے ہیں، جیسے؛'غم' میں غ متحرک ہے۔

زبر یا :۔ غَم،رَس میں غ،م۔جس حرف پر زبر یا فتح ہوتا ہے اسے مفتوح کہتے ہیں۔

زیر:۔ زیر کو"کسرہ" کہتے ہیں۔دِل،اِس، میں د،ا۔جس حرف کے نیچے زیر ہوتا ہے اسے مکسور کہتے ہیں۔

:۔ پیش کو"ضمہ" کہتے ہیں۔گُل،بُلبل، میں گ،ب،۔جس حرف پر پیش یا ضمہ ہوتا ہے اسے مضموم کہتے ہیں۔

تنوین:۔ نون کی آواز پیدا کرنے کو"تنوین" کہتے ہیں اس کا تعلق زبرؑ زیرؑ پیش تینوں سے ہے مگر اردو میں "زبر" ہی پر تنوین آتی ہے۔زیر اور پیش کی تنوین عربی کے لئے مختص ہے۔اردو میں لفظ کے آخر میں الف پر دوزبر لگا کر تنوین کو ظاہر کیا جاتا ہے جیسے فوراً،عموماً وغیرہ۔جس حرف پر یہ علامت ہوتی ہے اسے"منوّن" کہتے ہیں۔

سکنات

وہ نشانیاں جو حروف کو ساکن کرتی ہیں جیسے دِل میں 'ل' ایسا حروف ہے جو ساکن ہے۔اس کی چار قسمیں ہیں؛سکون (جزم)،تشدید،وقف،ہمزہ،

جزم:۔ اس کا دوسرا نام سکون ہے۔حرکت کے کسی نشان نہ ہونے اور آواز کے رُکنے کو سکون کہتے ہیں۔جس حرف پر سکون کا نشان ہوتا ہے اسے ساکن کہتے ہیں؛ جیسے مزْدور،مقْصد،مطْلب،برْباد، میں ز،ق،ط،ر۔

تشدید:۔ یہ علامت جس حرف پر ہوتی ہے وہ دوبار پڑھا جائے۔جیسے ابّا،اڈّہ، میں ب،ڈ،دوبار پڑھا جاتا ہے۔جس حرف پر تشدید ہوتی ہے اسے مشدّد کہتے ہیں۔

وقف یا موقوف:۔ ایک ساتھ جب کئی ساکن حرف جمع ہوجاتے ہیں تو اس حالت کو وقف کہتے ہیں۔پہلے ساکن حروف کو چھوڑ کر بقیہ تمام ساکن حروف کو موقوف کہا جاتا ہے۔مثلاً نام،جوش وغیرہ میں 'م' 'ش' موقوف ہیں۔

ہمزہ(ء):۔ یہ بھی ایک علامت ہے جیسے گاؤ،جاؤ کھاؤ وغیرہ۔

اردو میں علاماتِ اوقاف

ختمہ (کامل وقفہ)	Full Stop	(۔)
سکتہ	Comma	(،)
ڈیش۔خط	Dash	(-)
نیم وقفہ	Semicolan	(؛)
رابطہ(تفسیریہ)	Colon	(:)
تفصیلہ	Colon and Dash	(:-)
ڈاٹ (زنجیرہ)	Hyphen	(.......)
سوالیہ (استفہامیہ)	Sign of Interrogaction	(؟)
ندائیہ۔فجائیہ	Sign of Exclamation	(!)
واوین	Inverted Commas	"......"
قوسین یاہلالین	Brackets	( )
مشابہ	Sign of Equation	(=)

حروف اوران کی قسمیں

الف کی دوقسمیں ہیں؛مقصورہ،ممدودہ

الف مقصورہ:۔ وہ الف جو کھینچ کرنہیں پڑھا جاتا جیسے؛اگر،اثر،اکبروغیرہ۔

الف ممدودہ:۔ وہ الف جو کھینچ کر پڑھا جاتا ہےاس پر مد کا نشان ہوتا ہے اور کھینچ کر دوالف کے برابر پڑھا جاتا ہے جیسے؛آم،آرام،آرزو۔

نون کی دوقسمیں ہوتی ہیں؛نون ظاہر،نون غنہ

نون ظاہر:۔ وہ نون جو بالکل صاف طور پر پڑھا جائے جیسے؛خون،اند،نوروغیرہ۔

نون غنہ:۔ وہ نون جو صاف طور پر نہ پڑھا جائے بلکہ اس کی آواز ناک سے نکلے جیسے؛گلستاں،یہاں،آسماں وغیرہ۔

نوٹ:۔نون ساکن کے بعد اگر'ب' آئے تو اس 'نون' کی آواز میم کی آواز میں تبدیل ہوجاتی ہے۔جیسے؛جنبش،قنبر،انبیاء،شنبہ۔

واؤ کی تین قسمیں ہوتی ہیں؛معروف،مجہول،معدولہ۔

واؤمعروف:۔ جو کھینچ کر پڑھا جاتا ہے یا جس کے پہلے حرف کا پیش خوب ظاہر کرکے پڑھا جاتا ہے جیسے نُور،غرُور،خُون وغیرہ میں واؤ کو کھینچ کر پڑھا جاتا ہے۔

وامجہول:۔ جو کھینچ کرنہیں پڑھا جاتا جیسے گور،شور،وغیرہ میں واؤ کو کھینچ کر نہیں پڑھا جاتا ہے۔

واؤمعدولہ:۔ وہ واؤ جو لکھا تو جائے لیکن پڑھا نہ جائے جیسے خود،خویش،خواجہ وغیرہ میں واؤ لکھا تو جاتا ہے پڑھا نہیں جاتا۔

ہا(ہ) کی دوقسمیں ہیں؛ہائے ملفوظی،ہائے مختفی

ھائے: ۔ وہ 'ہ' جو لکھی جائے اور پڑھی بھی جائے جیسے؛ ماہ، راہ، شاہ، قہر وغیرہ میں 'ہ' کی آواز صاف نکلتی ہے۔

ھائے مختفی غیر ملفوظی: ۔ وہ 'ہ' جو لکھی جائے لیکن پڑھی نہ جائے جیسے؛ راجہ، دانہ، روزانہ وغیرہ میں 'ہ' کی آواز صاف نہیں نکلتی ہے۔

یا (ی) کی دو قسمیں ہوتی ہیں؛ یائے معروف، یائے مجہول

یائے معروف: ۔ وہ 'ی' جو صاف طور پر پڑھی جائے جیسے؛ رانی، شادی، آری وغیرہ میں 'ی' کی آواز صاف نکلتی ہے۔

یائے مجہول: ۔ وہ 'ی' جو کھینچ کر نہ پڑھی جائے جیسے؛ آرے، ہرے، ریل وغیرہ میں 'ی' کی آواز صاف نہیں نکلتی ہے۔

لفظ اور اس کی قسمیں

لفظ: ۔ ودو یا دو سے زائد حروف کے مجموعے کو لفظ کہا جاتا ہے۔ وہ آواز جو آدمی کے منھ سے نکلتی ہے اسے کلمہ (لفظ) کہا جاتا ہے۔ جیسے؛ دو، دوستی، بلی، کتاب وغیرہ۔

معنی کے لحاظ سے لفظ کی دو قسمیں ہیں؛ موضوع، مہمل۔

موضوع یا کلمہ: ۔ وہ لفظ جس کے کچھ نہ کچھ معنی ہوں۔ جیسے روٹی، کتاب، کاپی۔

مہمل: ۔ وہ لفظ جس کے کوئی معنی نہ ہوں اور وہ موضوع کے ساتھ ''واؤ'' کے لگنے سے لکھا یا بولا جاتا ہے۔ جیسے ووٹی، وتاب، واپی وغیرہ۔

موضوع الفاظ کی درج ذیل دو قسمیں ہیں؛

مفرد لفظ: ۔ (Simple Word) وہ لفظ جس کو ٹکڑا کر دینے کے بعد کوئی معنی نہ نکلے جیسے؛ حضور کو ح+ضور، اس طرح الگ کر دینے سے کوئی معنی نہیں ہوگا۔

مرکب الفاظ: ۔ (Compound Word) وہ لفظ جس کو ٹکڑا یا الگ کر دینے کے بعد بھی کچھ نہ کچھ معنی ظاہر ہو جائے جیسے؛ گلستاں، بیضاب وغیرہ میں گل+ستاں، بیض+آب کو الگ کر دینے کے بعد بھی معنی نکلتا ہے۔

کلمہ اور اس کی قسمیں

لفظوں کا وہ مجموعہ جس سے پوری بات ظاہر ہو جیسے نسرین، دہلی، کلکتہ وغیرہ۔ کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ اسم، فعل، حرف۔

اسم (Noun): ۔ وہ لفظ یا کلمہ جس سے کسی چیز یا صفت کا نام ظاہر ہو جیسے نسرین، دہلی، کلکتہ وغیرہ۔

(Varb):۔ وہ لفظ یا کلمہ جس سے کسی کام کا ہونا یا کرنا ظاہر ہو جیسے؛ وہ لوگ آئے، نکہت بازار گئی، وغیرہ۔ میں آئے اور گئی۔

حرف (Participle):۔ یہ وہ کلمہ ہے جو اسم اور فعل سے مل کر اپنے معنی کو بتائے جیسے؛ احمد سوموار سے منگل تک کام کرے گا۔ اس جملہ میں 'سے' اور 'تک' حرف ہیں جو اپنے اسم اور فعل سے مل کر اپنے معنی کو واضح کرتے ہیں۔

بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی قسمیں: جامد، مصدر، مشتق۔

اسم جامد:۔ وہ اسم ہے جو کسی دوسرے کلمہ سے نہ بنا ہو اور نہ اس سے کوئی دوسرا کلمہ بنے جیسے؛ علم، قلم، کتاب وغیرہ۔

اسم مصد :۔ وہ اسم ہے جو کسی دوسرے کلمہ سے نہ بنا ہو مگر اس سے دوسرا کلمہ بنایا جا سکتا ہے جیسے؛ آنا، جانا، سونا، ہنسنا وغیرہ۔

اسم مشتق:۔ وہ اسم ہے جو مصدر سے بنتا ہے جیسے؛ آنے والا، جانے والا، سوتا ہوا وغیرہ۔

اسم جامد کی دو قسمیں ہی:۔ معرفہ، نکرہ۔

اسم معرفہ:۔ (Proper Noun) وہ اسم جس سے کسی خاص شخص، چیز یا جگہ کا نام معلوم ہو جیسے۔ عامر، کلکتہ، تاج محل وغیرہ۔

اسم نکرہ:۔ (Common Noun) وہ اسم جس سے کسی خاص شخص، جگہ، یا چیز کا نام نہ معلوم ہو بلکہ وہ عام ہو جیسے؛ لڑکا، آدمی، شہر، کتاب، عمارت وغیرہ۔

اسم معرفہ کی قسمیں:

خطاب:۔ وہ نام جو کسی بادشاہ یا کسی سرکار سے اعزازی طور پر دیا جائے، جیسے؛ دبیر الملک، نجم الدولہ، شیخ الہند، سرخان بہادر وغیرہ۔

لقب:۔ وہ نام جو کسی خوبی یا بڑائی کی وجہ سے مشہور ہو جائے۔ جیسے؛ شیر خدا (حضرت علیؑ

کا لقب)، کلیم اللہ، رستم ہند، بلبل ہند، وغیرہ۔

کُنیّت:۔ وہ نام جو ماں باپ کے تعلق سے مشہور ہو جائے جیسے؛ ابوالحسنؑ، امّ البنین، ام کلثوم، ابا عبداللہ۔

عُرف:۔ وہ نام جو کسی خاص وصف کی وجہ سے مشہور ہو جائے جیسے۔ مُنّا، گڑیا، کلّن، گڈو، مدّن، بدھو، کلّو، چندا وغیرہ۔

تخلُّص:۔ وہ نام جو شاعر و ادیب اپنے اصلی نام کے علاوہ خود اختیار کر لیتا ہے۔ جیسے۔ غالب، داغ، جوش، حالی، انیسؔ، دبیر وغیرہ۔

اسم نکرہ کی قسمیں:

اسم ذات:۔ کسی ایک عام چیز یا جنس کے نام کو کہتے ہیں جیسے؛ کتا، دری پنسل وغیرہ۔

ا مصغر:۔ وہ اسم ذات جس سے کسی چھوٹی چیز کا نام معلوم ہو جیسے؛ ٹوکری، کھٹولہ، چیونٹی وغیرہ۔

اسم مکبر:۔ وہ اسم ذات جس سے کسی بڑی چیز کا نام معلوم ہو جیسے؛ سمندر، کھاٹ، شاہراہ وغیرہ۔

اسم آلہ:۔ وہ اسم جو آلہ یا ہتھیار کو بتائے۔ جیسے۔ تلوار، چاقو، قینچی، ہتھوڑا، بیلچہ۔

اسم ظَرف:۔ وہ اسم جو کسی نام یا جگہ یا وقت کو ظاہر کرے۔ اس کی دو قسمیں ہیں؛

ظرف مکان:۔ جو کسی جگہ کا تصور پیش کرے؛ گئوشالہ، گھر، چراگاہ، سرائے وغیرہ۔

ظرف زمان:۔ جو کسی وقت یا زمانہ کو ظاہر کرے؛ صبح، شام، دوپہر، رات۔

اسم جمع:۔ وہ الفاظ جو صورتاً واحد نظر آتے ہیں مگر اصلاً وہ جمع ہوتے ہیں جیسے لشکر، قطار، محفل، مجلس، جھنڈ، انجمن، جنگل، گروہ۔

جنس کے لحاظ سے اسم کی قسمیں

کسی بھی اسم کے مذکر یا مونث ہونے کو 'جنس' (Gender) کہا جاتا ہے۔اگر وہ ''نر'' ہے تو مذکر اور مادہ ہے تو مونث کہا جاتا ہے۔

جنس کی دو قسمیں ہیں؛ مذکر، مونث۔

مذکر کی دو قسمیں ہیں؛ مذکر حقیقی، مذکر غیر حقیقی۔

مذکر حقیقی:۔ وہ مذکر الفاظ جو جاندار ہوں جیسے؛ آدمی، لڑکا، گھوڑا، ہاتھی وغیرہ۔

مذکر غیر حقیقی:۔ وہ مذکر الفاظ جو بے جان ہوں جیسے؛ درخت، راستہ، آفتاب وغیرہ۔

نث کی دو قسمیں ہیں؛ مونث حقیقی، مونث غیر حقیقی۔

مونث حقیقی:۔ وہ مونث الفاظ جو جاندار ہوں جیسے؛ عورت، لڑکی، گھوڑی، ہتھنی وغیرہ۔

مونث غیر حقیقی:۔ وہ مونث الفاظ جو بے جان ہوں جیسے؛ کتاب، کرسی، بتی وغیرہ۔

تعداد کے لحاظ سے اسم کی قسمیں

دو قسمیں ہیں؛ واحد، جمع۔

واحد:۔ جب کوئی اسم یا چیز تعداد میں ایک ہو اسے واحد کہا جاتا ہے جیسے؛ ایک آدمی، ایک گھوڑا، ایک کتاب وغیرہ۔

جمع:۔ جب کوئی اسم یا چیز تعداد میں دو یا دو سے زیادہ ہو اسے جمع کہا جاتا ہے جیسے؛ دو عورتیں، دس بچے، وغیرہ۔

فعل

فعل وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا ہونا یا کرنا معلوم ہوتا ہے۔جیسے؛ خالد آیا، ساجد نے روٹی کھائی، راشد ایک لڑکا ہے۔

جب کوئی فعل (کام) ہوگا تو۔ کوئی ''فاعل'' کام کرنے والا بھی ضرور ہوگا۔اور کام کا اثر بھی کسی نہ کسی پر پڑے گا وہ ''مفعول'' کہلائے گا۔

معنی کے لحاظ سے فعل کی قسمیں؛

فعل لازم:۔ وہ فعل جس کا کوئی مفعول نہ ہو جیسے احمد رویا، وہ لوگ گئے وغیرہ۔

فعل متعدی:۔ وہ فعل جس کا کوئی مفعول ہو جیسے احمد نے جھوٹ کہا، تم نے خط لکھا۔اس کو ''فعل معروف'' بھی کہتے ہیں۔

ف ناقص یامجھول:۔ وہ فعل ہے جس میں فاعل کوئی کام نہیں کرتا بلکہ اس کے بارے میں خبر دی جاتی ہے۔ جیسے؛ شکیل بیمار ہے، ساجد شریر ہے۔اس میں فعل ہوتا ہے مگر فاعل نہیں ہوتا۔

(۱) **طور:**۔ اگر فعل کا کرنے والا (فاعل) معلوم ہے تو وہ ''طور معروف'' ہے اگر فاعل کا پتہ نہ چلے اور فعل موجودہ ہے تو وہ ''طورِ مجہول'' ہے جیسے؛

(معروف) رانی نے شیلا کو خط لکھا (مجہول) احمد کو خط سنایا گیا۔(کس نے کس کا خط سنایا نہیں معلوم)

(۲) **صورت:**۔ ہر فعل کی کوئی نہ کوئی صورت (حالت) ہوگی جس سے یہ معلوم ہوگا کہ فعل کس طرح ہوا؟۔اس کی پانچ صورتیں ہیں (۱) خبری (۲) شرطی (۳) احتمالی یا شکی (۴) امری (۵) مصدری

خبری صورت = جو کسی واقعے (فعل) کی خبر دے جیسے ابّا سو رہے ہیں۔

شرطی صورت = وہ ہے جس میں کوئی شرط یا تمنا پائی جائے۔

(شرط) جیسے موہن آئے تو سوہن جائے۔ (تمنا) یہ کتاب مجھے مل جاتی تو بہت اچھا ہوتا۔

احتمالی یاشکی = وہ فعل ہے جس میں احتمالی (شک) پایا جائے۔ جیسے ہوسکتا ہے وہ آج ہی آجائے۔

امری صورت = جس میں حکم (امر) یا التجا کا انداز موجود ہو۔ جیسے

(حکم) دیکھو! دروازے پر کون ہے؟ (التجا) قبلہ! اندر تو تشریف لائیے!

مصدری صورت = جس میں وقت کا تعیّن نہ ہو اس کے آخر میں ہمیشہ ''نا'' ضرور ہوتا ہے۔ جیسے آنا، جانا، لکھنا، پڑھنا وغیرہ

زمانہ (وقت) فعل کے لئے زمانے کا ہونا ضروری ہے ان کی تین قسمیں ہیں

(۱) ماضی (۲) حال (۳) مستقبل

زمانہ ما :۔ جس فعل سے معلوم ہو کہ کام گزرے ہوئے زمانے میں ہوا ہے؛ جیسے نسرین نے کھایا، وہ لوگ دوڑتے تھے وغیرہ۔

زمانہ حال:۔ جس فعل سے معلوم ہو کہ کام موجودہ زمانے میں ہوتا ہے؛ جیسے نسرین کھاتی ہے، وہ لوگ دوڑتے ہیں وغیرہ۔

زمانہ مستقبل:۔ جس فعل سے معلوم ہو کہ کام آئندہ زمانے میں ہوگا ہے؛ جیسے عامر کھیلے گا، صالحہ ہنسے گی وغیرہ۔

امر:۔ یہ عموماً حکم اور التجا کے لئے آتا ہے۔ جیسے؛ (حکم) جاؤ، بیٹھو، اٹھو (التجا) ابھی نہ جائیے۔ کھانا کھالیجئے۔ کل ضرور آئیے گا۔

نھی:۔ امر کے ساتھ ''نہ'' لگانے سے بنتا ہے۔ جیسے؛ جھوٹ نہ بولو، تم ان کے ساتھ نہ جاؤ۔

مُضارع:۔ جس میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جاتے ہوں۔ جیسے؛ وہ آتا ہے یعنی آئے گا۔

ماضی کی چھ قسمیں ہیں؛

ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی احتمالی یا شکی
ماضی ناتمام (استمراری)	ماضی تمنّائی (شرطیہ)		

حال کی قسمیں؛

حال مُطلق	حال ناتمام	حال تمام	حال شکی یا احتمالی

مستقبل کی قسمیں؛

مستقبل مُطلق	مستقبل دوامی

صفت

وہ الفاظ جس سے کسی اسم کی اچھائی یا برائی معلوم ہو اور جس اسم کی اچھائی یا برائی یہ کلمہ ظاہر کرتا ہے وہ موصوف کہلاتا ہے جیسے؛

کالی	ٹوپی	گندہ	کپڑا
صفت	موصوف	صفت	موصوف

اسم صفت کی چھ قسمیں ہیں؛

صفت ذاتی:۔ وہ صفت جس سے کسی اہم موصوف کی اچھائی یا برائی کا پتہ چلے جیسے؛ برا آدمی، اچھا کھلاڑی، خوبصورت لڑکی تیس بس وغیرہ۔

صفت نسبتی:۔ جس سے کوئی نسبت یا لگاؤ یا تعلق ظاہر ہو جیسے؛ پشاوری ٹوپی، سنہری مسجد، کشمیری شال۔

صفت مقدا ی (وزن):۔ جس سے کسی اسم کی مقدار یا وزن یا ناپ معلوم ہو۔
جیسے؛ چار کلو آٹا، کم پانی، تھوڑی چائے۔

صفت تعدادی یا عددی:۔ وہ صفت جس سے کسی اسم کی تعداد ظاہر ہو
جیسے؛ سات عورتیں، دوسو کتابیں، وغیرہ۔

صفت ضمیری:۔ وہ ضمیریں جو صفت کے طور پر استعمال ہوتی ہیں۔
(۱) اگر تنہا آئے تو صرف ''ضمیر'' ہے:۔ یہ وہ کون جو گرم ٹھنڈا، اچھابُرا
(۲) اسم کے ساتھ آئے تو ''صفت'' ہے:۔ یہ لڑکا، وہ عورت، کون آدمی، گرم روٹی، ٹھنڈا پانی، اچھادن، کیا چیز۔
(۳) بطور تصغیر یا تحقیر:۔ لمبا سے لمبو، چھوٹا سے چھٹکن، کالا سے کلوٹا

ضمیر

وہ الفاظ جو کسی اسم کے بدلے میں بولے جائیں۔

ضمیر کی کل پانچ قسمیں ہیں؛

ضـ شخصی (Persona Noun):۔ وہ ضمیر جو کسی شخص یا چیز کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے میں، ہم لوگ، وہ لوگ وغیرہ۔
ضمیر شخصی کی تین قسمیں ہیں (۱) متکلم (۲) حاضر (۳) غائب
متکلم (First Person):۔ وہ جو بات کرتا ہے۔ جیسے میں، ہم لوگ وغیرہ۔
حاضر (Second Person):۔ وہ جس سے بات کی جاتی ہے اسے ''ضمیر مخاطب'' بھی کہتے ہیں جیسے تم، تم لوگ، آپ وغیرہ۔
غائب (Third Person):۔ وہ جس کے بارے میں بات کی جاتی ہے لیکن وہ

موجود نہ ہو جیسے وہ، وہ لوگ وغیرہ۔

ضمیر اشاری (Demonstrative Noun):۔ وہ ضمیر جو کسی اسم کی طرف اشارہ کرے جیسے یہ آدمی، وہ کتاب وغیرہ۔

ضمیر موصولہ (Relative Noun):۔ وہ ضمیر جو جملہ میں اپنے سے قبل آئے ہوئے اسم کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے؛ وہ میرا دوست ہے جو چائے پی رہا ہے۔

ضمیر استفہامی (Interogative Noun):۔ وہ ضمیر جس سے کسی قسم کا سوال معلوم ہو جیسے آپ کون ہیں؟ وہ آج کہاں جائے گا؟

ضمیر تنکیری (Indefinite Noun):۔ وہ ضمیر جو کسی مخصوص یا غیر متعینہ شخص یا چیز کے لئے استعمال ہو جیسے؛ کسی ایک سوال کو حل کرو، کوئی لڑکا یہاں آئے وغیرہ،

تمیز

جس سے فعل یا صفت کی کیفیت ظاہر ہو، یعنی امتیازی حیثیت معلوم ہو۔

تـ زمانی:۔ جس سے وقت (زمان) معلوم ہو۔ اب کب جب تب، آج کل، پرسوں، صبح رات دن، ہمیشہ، اچانک، یکا یک، فوراً، ابھی، سویرے، آگے پیچھے،

تمیز مکا :۔ جس سے مقام یا جگہ یا مکان کے بارے میں پتہ چلے جیسے۔
یہاں وہاں کہاں اندر باہر ادھر اُدھر کدھر اوپر نیچے بیچ۔

تـ طوری:۔ جس سے طور طریقہ معلوم ہو جیسے۔ کیسے، کیوں کر، ٹھیک ٹھیک، جیسے تیسے، چوری چھپے، راضی خوشی، مرضی، زبردستی، ہرگز، آئے دن، جی ہاں، نہیں تو۔

تمیز شرطی:۔ جس سے شرط ظاہر ہو۔ جیسے؛ تم آؤ تو وہ جائے۔ پڑھو تو پاس ہو۔
(۱) کبھی دو تمیزیں مل کر مرکب ہو جاتی ہیں۔ جیسے؛ کہیں نہ کہیں، جب نہ تب، کبھی نہ

کبھی، یہاں نہ وہاں، اِدھر نہ اُدھر۔

(۲) کبھی دونوں تمیزوں کے بیچ میں ''نہ'' نہیں ہوتا۔ دونوں ایک ساتھ مکرر ہوتی ہیں۔ جیسے کہیں کہیں، اِدھر اُدھر، دھوم دھام، الگ الگ، گھڑی گھڑی، روز روز۔

(۳) کبھی بیچ میں ''بہ'' لگتا ہے جیسے دن بہ دن، روز بہ روز، زینہ بہ زینہ۔

حرف

حرف:۔ وہ الفاظ جو دو اسموں یا دو جملوں کو آپس میں جوڑنے یا ربط پیدا کرنے کے لئے بولے یا لکھے جاتے ہیں، تنہا کوئی معنی نہیں رکھتے، جیسے؛ سے، تک، پر، اور وغیرہ۔

حرف ربط:۔ وہ حرف جن کی مدد سے جملے بنتے اور بامعنی ہوتے ہیں، مثلاً؛ کا، کی، کے، کو، آگے، اوپر، وغیرہ۔

حرف عطف:۔ جو دو یا دو سے زیادہ لفظوں یا جملوں کو آپس میں ملانے کا کام کرتے ہیں جیسے؛ اور، و، کر، بھی، پھر وغیرہ۔

حرف تخصیص:۔ وہ حرف جو کسی اسم یا فعل کے ساتھ اس کی خصوصیت ظاہر کرے۔ جیسے: یہی، کسی، کوئی، ہر، تو، بھی، ہی، ہر ایک۔

حرف فجائیہ:۔ وہ الفاظ جو جذبے اور جوش میں بے ساختہ منھ سے نکلتے ہیں:

(۱) خوشی اور تعریف کے لئے:۔ سبحان اللہ، ماشاء اللہ، واہ واہ، اہاہا، اوہو، احسنت، مرحبا، کیا کہنا، شاباش، چشم بددوٗر، خوب، جزاک اللہ، بارک اللہ، صلِّ علیٰ۔

(۲) تعجب کے لئے:۔ اللہ اللہ، اُفّو، ارے، اللہ اکبر۔

(۳) افسوس رنج کے لئے:۔ ہائے، وائے، حیف، آہ، اُف، ہائے رے، ہائے ہائے، اُفّوہ، اَفسوس، ہیہات، ارے ارے، اَے ہے۔

(۴) نفرت کے لئے:۔ معاذ اللہ، استغفر اللہ، تھوٗ تھوٗ، چھی چھی، آخ تھو، (تھو۔چھی) تف، دُر دُر، (دُر) لاحول ولاقوۃ الّا باللہ۔

(۵) تنبیہ کے لئے: خبردار، ہوشیار، دیکھو، سنو، ہوں ہوں (ہوں)، ہاں ہاں، ہیں ہیں، ہائیں ہائیں۔

(۶) توبہ اور پناہ مانگنے کے لئے:۔ توبہ، الٰہی توبہ، توبہ توبہ، معاذ اللہ، عیاذاً باللہ، الامان، الحفیظ، الامان الامان۔

(۷) مخاطب کرنے لے لئے:۔ یا اللہ، بار الٰہا، شاہا، شاہنشاہا، واعظا، خدایا، خسروا۔

حرفِ ندائیہ:۔ جو کسی کو بلانے، پکارنے یا مخاطب کرنے کے لئے بولا جائے جیسے؛

اے، او، اجی، یا۔ حضور، قبلہ، جناب، صاحب وغیرہ۔ کبھی اسم میں واؤ لگا دیتے ہیں: جیسے لوگو! کوفیو! شرابیو!

(۱) کچھ لفظ ایسے ہیں جس میں بے تکلفی یا حقارت یا خفگی یا تنبیہ سب شامل ہیں: اجی، ارے، اُو، ابے، میاں۔

(۲) اسم میں ''الف'' لگانے سے تخاطب کا لفظ بن جاتا ہے مگر اس کا تعلق نثر سے بالکل نہیں بلکہ قصیدے وغیرہ میں استعمال ہے۔ جیسے؛ خسروا، واعظا، شاہا، بارالٰہا، شاہنشاہا۔

حرف جزائیہ یا طیہ:۔ وہ حرف جس سے کسی شرط اور شرط کے بدلے میں حاصل ہونے والی چیز (جزا) کا اظہار ہو جیسے؛ اگر مگر، چنانچہ، تو تب، لیکن ورنہ۔

حرف نفی:۔ جو انکار کیلئے بولا جائے۔ نہیں، مت، نہ۔

حرف جا :۔ وہ جو آگے پیچھے کے لفظوں سے مل کر بات کی وضاحت کر کے حالت بتاتے ہیں۔ پر، سے، میں، تلک۔ (حرف جار اسم اور ضمیر کے ساتھ لگایا جاتا ہے)

مجروٗر:۔ جس کلمے کے ساتھ آتا ہے وہ ''مجرور'' ہے! اور اس کو کلمۂ مجرور کہتے ہیں۔

اصناف سخن

کلام دو قسم کا ہوتا ہے ایک ''نثر'' دوسرا ''نظم''۔

عربی میں یہ صفت کا لفظ ہے اور مونث ہے۔ اس کے لفظی معنی ہیں؛ بکھرنا، پراگندہ، تتّر بتّر، بکھرے ہوئے موتی، وہ عبارت جو منظوم نہ ہو، نظم کے برعکس ہو، اس کی جمع ''منثور'' ہے۔ نثر میں اوزان کی پابندی نہیں ہوتی یہ لفظوں اور جملوں کے سہارے راستہ طے کرتی ہے۔ یعنی نثر ایسا کلام ہے جس میں وزن اور قافیہ نہیں ہے!۔

اَقسامِ نثر

(۱) لفظ اور صورت کے لحاظ سے نثر کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) عاری (۲) مرجّز (۳) مسجّع و مرصّع (۴) مقفّیٰ

(۲) معنی کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں۔ (۱) دقیق (۲) سلیس

(۳) اوصاف کے اعتبار سے تین قسمیں ہیں۔ (۱) عالمانہ (۲) شاعرانہ (۳) منشیانہ

لفظی اقسام نثر کی تعریف

(۱) **نثرِ عاری:**۔ وہ نثر ہے جس میں وزن و قافیہ کی پابندی نہ ہو، لفظی رعائتیں اور مناسبات بھی لازمی نہ ہوں (اسی کو ''روزمرّہ'' کہتے ہیں) لیکن سلاست و فصاحت پائی جائے۔

(۲) **نثرِ مُرجّز:**۔ وہ نثر ہے جس میں دو فقروں کے کلمات ہم وزن تو ہوں مگر مقفّیٰ نہ ہوں جیسے

دیوانِ حقیقت کے دراصل ہیں دو مصرعے۔ ایک حمد الٰہی ہے اک نعت پیمبرؐ ہے

اس مطلع روشن کے معنی منور سے ہر ذرّہ بھی واقف ہے۔ سنتے ہیں ازل سے سب یہ مطلع نورانی پر اس کے سوا اب تک اس ساری غزل میں سے اک شعر نہیں پایا لیکن مجھے ہاتھ آیا......'' (انتخابِ یادگار، از:۔ منشی امر مینائی)

(۳) **نثر مُسجّع یا مُرصّع:**۔ وہ نثر ہے جس میں دو فقروں کے تمام الفاظ ہم وزن ہوں اور آخر میں قافیے کی پابندی بھی ہو۔ جیسے؛

پونڈا اپھیکا اتنا کہ جس کی برائی بیان سے باہر ہے۔ گنّا میٹھا ایسا کہ اس کی بھلائی گمان سے بڑھ کر ہے۔ (دریائے لطافت۔ سید انشاء)

(۴) ...: ۔ وہ نثر ہے جس میں وزن نہ ہو مگر آخری الفاظ میں قافیہ ہو۔

''میں نے وہ انداز تحریر ایجاد کیا ہے کہ مراسلے کو مکالمہ بنا دیا ہے۔ ہزار کوس سے بہ زبان باتیں کیا کرو۔ اور ہجر میں وصال کے مزے لیا کرو۔ کیا تم نے مجھ سے بات نہ کرنے کی قسم کھائی ہے اتنا تو کہو کیا بات تمھارے جی میں آئی ہے۔

(خط بنام مرزا حاتم علی مہر۔ از غالبؔ)

معنوی اقسام نثر کی تعریف

(۱) **دقیق:**۔ وہ نثر جس میں ایسے الفاظ استعمال کئے گئے جو مانوس اور مروّج نہ ہوں اور تشبیہات و استعارات بھی دور از فہم ہوں الفاظ اتنے مشکل اور ثقیل ہوں کہ نثر بے مزہ اور پھیکی بھی لگے اور ذہن بھی بوجھل ہو جائے۔ اس میں علمی دھونس جمانے کا ارادہ ہوتا ہے۔

(۲) **سلیس** (سادہ):۔ وہ نثر ہے جس میں الفاظ فوراً سمجھ میں آ جائیں تشبیہات و استعارات میں اتنا لوچ ہو کہ مزہ آ جائے اور ہر شخص آسانی سے بغیر کسی سہارے کے سمجھ لے۔

افسانوی نثر

داستان:۔ فارسی سے اردو میں داخل ہوئی۔ کہانی کی ابتدائی شکل داستان ہے۔ داستان ایسی رومانی کہانی کو کہتے ہیں جس میں خیالی واقعات کا بیان، مافوق الفطرت عناصر کی تحیر خیزی، حسن وعشق کی رنگینی، واقعات وحادثات کی بہتات وپیچیدگی اور بیان کی لطافت ہو اور اس کا مقصد اپنے قاری کو فرحت ومسرت کا سامان فراہم کرنا ہو۔

اجزائے ترکیبی:۔ طوالت، پلاٹ، کردار نگاری، مافوق الفطرت عناصر، منظر نگاری، اسلوب نگارش

ناول:۔ انگریزی زبان کا لفظ، اطالوی زبان کے لفظ ناویلا سے نکلا جس کے معنی نئے کے ہیں۔ یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ ناول ایک نئی چیز تھی۔

ناول وہ نثری قصہ جس میں زندگی کی ہو بہو تصویر پیش کی جاتی ہے۔ ناول زندگی کی کتاب ہوتی ہے۔ حقیقت کو تخلیق کا روپ دے کر یا تخلیق کو حقیقت کا جامہ پہنا کر اس طرح پیش کرنا کہ اس کے تمام اجزاء میں تال میل اور ہم آہنگی قائم رہے ناول ہے۔

اجزائے ترکیبی:۔ قصہ، پلاٹ، کردار نگاری، مکالمہ نگاری، منظر نگاری، نقطہ نظر،

ناولٹ:۔ مختصر یا چھوٹا ناول، نثر میں ایسی تحریر جو ناول سے چھوٹی اور افسانے سے بڑی ہوتی ہے۔ اسے چھوٹا ناول یا طویل افسانہ بھی کہا جاتا ہے۔

افسانہ:۔ مختصر کہانی کو اردو میں افسانہ کہتے ہیں۔ افسانے کے لغوی معنی جھوٹی بات، سرگزشت، قصہ کہانی، داستان وغیرہ کے ہیں۔

اجزائے ترکیبی:۔ پلاٹ، کردار، نقطہ نظر، ماحول اور فضا، اسلوب، آغاز واختتام، وحدت تاثر،

ڈرامہ:۔ انگیزی زبان کا لفظ ہے جو یونانی لفظ ڈراؤ سے مشتق ہے۔ جس کے معنی ہیں کر کے دکھانا۔ ڈرامہ ایسی صنف کو کہتے ہیں جس میں زندگی کے حقائق مظاہر کو کرداروں کے ذریعے تماشائیوں کے سامنے عملاً پیش کیا جاتا ہے۔

اجزائے ترکیبی:۔ ارسطو کے مطابق: پلاٹ، کردار، مرکزی خیال، مکالمہ، موسیقی، آرائش،

بھرت منی:۔ لباس، آواز، جسمانی اعضا کی حرکت، رقص، موسیقی،

ڈرامے سے ناظرین کے دلوں میں ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے جس کو بھرت منی رس کا نام دیتے ہیں۔ اس کی ۸/قسمیں ہیں؛ محبت، نفرت، بہادری، غصّہ، ظرافت، خوف، حیرت، غم۔

افسانوی نثر

مضمون:۔ اردو میں سب سے پہلے جس غیر افسانوی صنف کو فروغ حاصل ہوا وہ 'مضمون' ہے۔ عالمانہ افکار کے مدلل اظہار کے لئے جو نثری صنف وجود میں آئی وہ مضمون یا مقالہ کہلائی۔ کسی طے شدہ عنوان پر تفصیلی اور مستند معلومات جمع کر کے اس کے ممکنہ ذیلی موضوعات کا احاطہ کرتے ہوئے ترتیب وتسلسل اور جامعیت کے ساتھ پیش کرنے کا نام مضمون نگاری ہے۔ اردو میں مضمون نگاری کی ابتدا دلی کالج کے قیام ۱۸۲۵ء کے ساتھ ہوئی۔ دلی کالج کے طالب علم ماسٹر رام چندر کو اردو مضومن نگاری کا بانی خیال کیا جاتا ہے۔

مقالہ:۔ عام طور پر اس طویل اور بسیط مضمون کو کہتے ہیں جس میں کسی موضوع پر عالمانہ انداز میں مفصل روشنی دالی جائے۔ عالمانہ افکار کے مدلل اظہار کے لئے جو نثری صنف وجود میں آئی وہ مضمون یا مقالہ کہلائی۔

مکتوب یا خطوط:۔ عربی زبان کا لفظ ،لغوی معنی لکھا ہوا یا لکھا گیا۔ اصطلاح عام میں مکتوب سے مراد ایسی نثری تحریر ہے جس کے ذریعے انسانی زندگی کے مدوجزر کے حالات بیان کئے جاسکیں۔گویا مکتوب نگاری وہ صنف ادب ہے جس میں زندگی کے بعض گوشوں کو پیش کیا جاسکتا ہے۔

سوا :۔ سانحہ کی جمع ،عربی زبان کا لفظ ؛جس کے معنی پیش ہونے والا ،ظاہر ہونے والا ماجرا۔کسی فرد کی زندگی کے تمام حالات ،کوائف ،واقعات اور نشیب وفراز کو زمانی ترتیب کے ساتھ قلمبند کرنے کو سوانح نگاری کہتے ہیں۔انگریزی میں اسے Biography کہا جاتا ہے۔Bio کے معنی ہیں حیات اور Graphy کے معنی ہیں لکھنا۔اس طرح اس کے معنی حیات نگاری ہوئے۔

اردو میں سوانح نگاری کی بنیاد حالی نے رکھی۔

خود نوشت سوانح:۔ کسی فرد کی وہ داستان حیات جسے خود اس نے پورے ہوش وحواس کے ساتھ اور حقائق کی روشنی میں تحریر کیا ہو۔اگر کوئی شخص اپنے حالات زندگی قلمبند کرے تو اسے خودنوشت سوانح کہا جاتا ہے۔

اردو کی پہلی خودنوشت؛محمد جعفر تھانیسری کی ''تواریخ عجیب المعروف کالا پانی'' ہے۔

انشائیہ:۔ ایک ایسا ہلکا پھلکا مضمون جس میں بے ساختگی اور بے تکلفی کے ساتھ نہایت دلچسپ اور شگفتہ اسلوب میں کسی موضوع پر اظہار خیال کیا جائے۔انشائیہ کہلاتا ہے۔ایسے مضمون کو انگیزی میں Light Essay کہا جاتا ہے۔

انشائیہ کی بنیادی شرط یہ کہ اس کی کوئی شرط نہیں جو کہو اس طرح کہو کہ پڑھ کر جی خوش ہو جائے۔لان جانسن نے ''انشائیہ کو دماغ کی ترنگ کہا ہے۔''

خاکہ:۔ معنی کسی عمارت کا کچا نقشہ،کسی چیز کے خدوخال کی نقل جو اصل کے مشابہ ہو۔ ادب کی اصطلاح میں خاکہ اس نثری صنف کو کہا جاتا ہے جس میں کسی فرد کا

ناک نقشہ، خدوخال، عادات واطوار، سیرت وکردار کی لفظوں کے ذریعے تصویر کشی کی جاتی ہے۔اختصار اس کی بنیادی شرط ہے۔

سفر نامہ:۔ ایسی غیر افسانوی صنف ادب ہے جس کے مطالعے سے ہمیں مختلف مقامات،ملکوں،شہروں،قوموں اور قبیلوں کی تہذیب وثقافت،سماجی وسیاسی صورت حال،مذاہب اور عقائد،ادبی اور علمی زندگی،معاشی اور تعلیمی ترقی یا پس ماندگی کا علم ہوتا ہے۔سفر نامے کو دروازے کے باہر کا ادب بھی کہا گیا ہے۔

اردو کا پہلا سفر نامہ تاریخ یوسفی (عجائبات فرنگ)؛مصنف:یوسف خاں کمبل پوش۔

رپورتاژ:۔ انگریزی لفظ 'رپورٹ اتج' کا فرانسیسی تلفظ ہے۔معنی اطلاع یا خبر دینا۔ ادبی انداز میں کسی جلسے،تقریب،کانفرنس یا واقعے کی ایسی تفصیلی رپورٹ جس میں مصنف خود شریک رہا ہو اس طرح تیار کی جائے کہ اس میں افسانے کا انداز پیدا ہو جائے یا اس میں مصنف کی شخصیت جھلک اٹھے تو یہی رپورتاژ ہے۔

سردار جعفری؛ نے اسے ''صحافت اور افسانے کی درمیانی کڑی'' کہا ہے۔

بقول پروفیسر احتشام حسین؛''رپورتاژ کو ہم واقعات کی ادبی اور محاکاتی رپورٹ کہہ سکتے ہیں''۔

طنز و مزاح:۔ شعری یا نثری وہ تخلیق جس میں روزمرہ کی کمزوریوں یا بے وقوفیوں کا کبھی کبھی کچھ حقیقتوں کے ساتھ مذاق اڑایا جاتا ہے۔اس کا مقصد کسی فرد خاص یا افراد کے گروہوں کا مضحکہ اڑانا ہوتا ہے۔

روزنامچہ:۔ ادب کی اصطلاح میں اس سے مراد ایسی کتاب ہوتی ہے جس میں ایک مصنف روزانہ وقوع پذیر ہونے والے واقعات اور حالات کو تاریخ وار قلمبند کرتا ہے۔

دیباچہ:۔ لغوی معنی کسی چیز کا پہلا اور لازمی جزو۔تمہید کتاب،سرنامۂ کتاب یا خطبۂ کتاب کو بھی دیباچہ کہتے ہیں۔

کسی کتاب کی ابتدا میں کتاب اور صاحب کتاب کے تعارف پر مشتمل جو مضمون ہوتا ہے اسے ادب کی اصطلاح میں دیباچہ کہتے ہیں۔

مقدمہ:۔ یہ بھی ایک طرح کا دیباچہ ہوتا ہے۔ یہ کتاب کے شروع میں شامل ہوتا ہے۔ دیباچے اور مقدمے میں فرق یہ ہے کہ دیباچہ سرسری اور ہلکا پھلکا ہوتا ہے، جب کہ مقدمہ طویل، عالمانہ اور مدلل ہوتا ہے۔

تقریظ:۔ لغوی معنی کسی زندہ شخص کی تعریف وتوصیف بیان کرنا۔ ادب کی اصطلاح میں تقریظ اس مضمون کو کہتے ہیں جو کسی کتاب کی تعریف وتوصیف میں کسی دوسرے شخص نے لکھا ہو۔ تقریظ عام طور پر کتاب کے آخر میں شامل کی جاتی ہے۔

تبصرہ:۔ لغوی معنی تصریح اور توضیح کے ہیں۔ کسی بات، واقعہ، حادثہ، یا کسی کتاب کی وہ تفصیل کہ جس میں وضاحت مقصود ہو۔ حالانکہ تبصرہ کے ایک لغوی معنی تفصیل کے بھی ہیں۔ اس مضمون کو کہتے ہیں جس میں کسی کتاب یا رسالے کو پڑھ کر اس کی خوبیوں اور خامیوں پر اظہار خیال کیا گیا ہو۔ تبصرہ تنقید ہی کی ایک شاخ ہے۔

تذکرہ:۔ عربی زبان کا لفظ، لغوی معنی: ذکر، یادداشت، بیان، یادگار، سرگزشت، سوانح عمری کے ہیں۔ ادب کی اصطلاح میں تذکرہ سے مراد ایسی کتاب ہوتی ہے جس میں شعراء کے حالات زندگی اور ان کا نمونۂ کلام دیا جاتا ہے۔

تحقیق:۔ فن پارہ وجود میں آنے کے بعد تنقید اس کی قدر وقیمت کا تعین کرتی ہے یعنی یہ بتاتی ہے کہ اس میں اچھا کیا ہے اور برا کیا ہے لیکن ان دونوں کے درمیان ایک اور شئے بھی ہے جو اس پر غور کرتی ہے کہ فن کار کون ہے، کہاں کا رہنے والا ہے، کب پیدا ہوا، اور یہ فن پارہ کب، کن حالات میں اور کن اسباب کی بنا پر وجود میں آیا اس کا نام تحقیق ہے اور تحقیق کے معنی ہیں سچ کی تلاش۔

تدوین:۔ فن پارے کے بارے میں چھان بین کرنا۔ اگر شعر ہے تو یہ کھوج کرنا

کہ اس کی پہلی شکل کیا تھی بعد کو اس مین شاعر نے کیا ردو بدل کیا۔ محقق یعنی تحقیق کرنے والا ان سب باتوں کا پتہ لگاتا ہے اور ہر طرح اطمینان کر لینے کے بعد اسے ترتیب دے کر پیش کر دیتا ہے۔ یہ کام تدوین کہلاتا ہے۔

تنقید:۔ انگریزی میں تنقید کے لئے Criticism کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ جس کے حقیقی معنی عدل وانصاف یا فیصلہ کرنے کے ہیں۔

جب کوئی فن پارہ وجود میں آتا ہے تو وہ قارئین تک پہنچتا ہے یہ لوگ اسے سراہتے ہیں یا ناپسند کرتے ہیں۔ جو علم اس پسند اور ناپسند کے اسباب تلاش کرتا ہے وہ تنقید کہلاتا ہے۔ ٹی. ایس. ایلیٹ. نے کہا کہ ”تنقید زندگی کے لئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ سانس“۔

تنقید کے دبستان

تا ا تنقید:۔ کسی ادب پارے سے ہمارے دل پر کیا تاثرات پیدا ہوتے ہیں اسے تاثراتی تنقید کہتے ہیں۔ ”تنقید نگار کی ذمہ داری بس اتنی ہے کہ وہ انھیں ان کے اصل روپ میں دیکھے اور ان کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کردے“ (والٹر پیٹر)

جما اتی تنقید:۔ اس سے سروکار رکھتی ہے کہ کسی فن پارے میں حسن کاری کس حد تک موجود ہے۔ اس تنقید کا کام فن پارے میں موجودہ حسن ومسرت کے اجزا تلاش کرنا ہے۔ اسبورن کہتا ہے کہ ”کوئی تنقیدی فیصلہ جمالیاتی اقدار پر نظر رکھے بغیر صحیح نہیں ہوسکتا“۔

مارکسی تنقید:۔ تنقید کا وہ دبستان جو کارل مارکس کے نظریات کا علم بردار ہے اور ادب وشعر کو مارکسی افکار کی کسوٹی پر پرکھتا ہے۔ ”ادب اور زندگی“ پہلا مضمون ہے جس میں ادب کو مارکسی نظریات کی روشنی میں پرکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اختر حسین رائے پوری ”ادب اور زندگی“ (مضمون)، ادب اور انقلاب ۱۹۳۲ء،

سند تنقید:۔ جوادب مارکسی خیالات کوفروغ دیتا ہےاور محنت کشوں کی حمایت کرتا ہے ترقی پسند ادب کہلاتا ہے۔

ترقی پسند تنقید ادب سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ مزدوروں اور کسانوں کی حمایت کرے۔

نفسیاتی تنقید:۔ اس تنقید کے علمبردار فن پارے کا نفسیات کی روشنی میں تجزیہ کر کے فن کار کے ذہن تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو علم ہمارے ذہن کے تہ خانوں میں گھس کر سراغ رسانی یا جاسوسی کا کام کرتا ہے اسے انسانی نفسیات کا علم کہتے ہیں۔ ادب میں ادیب یا فنکار کی شخصیت کا مطالعہ نفسیاتی مطالعہ ہے اور اس نقطہ نظر کی بنیاد پر جو تنقید کی جاتی ہے اسے نفسیاتی تنقید کہتے ہیں۔

اسلوبیاتی تنقید:۔ اسلوبیاتی تنقید ادب پارے کا تجزیہ کر کے اس کی خصوصیات واضح کرتی ہے۔ اسلوبیات جدید لسانیات کی ایک شاخ ہے۔ اسلوبیات محض ایک حربہ ہے کل تنقید نہیں۔ ادب میں اسلوب کے مطالعہ اور نقد و جرح کو اسلوبیاتی تنقید کہا جاتا ہے۔ اسلوبیاتی نقاد؛ گوپی چند نارنگ۔

سا اتی تنقید:۔ ایک نئی چیز ہے ادب کی شعریات کی تلاش جس کا مقصد ہے۔ جدید لسانیات میں فلسفیانہ فکر جس نہج کو پا چکی ہے ساختیات اسے ادب میں کھوجنے کی کوشش کرتی ہے۔

سائنٹفک تنقید:۔ ادب کو ایسے معیاروں سے پرکھنے کی کوشش ہے جس میں سائنس کی سی صحت، قطعیت، اور غیر جانب داری ہو۔ مغرب میں سائنٹفک تنقید کے ابتدائی نقادوں میں میتھو آرنلڈ کا نام سرفہرست ہے۔

☆☆☆☆☆

ـمـه :۔ ترجمہ میں صرف ایک زبان کو دوسری زبان میں پیش نہیں کیا جاتا بلکہ اس زبان کے خیالات، احساسات، طنز و مزاح، غم و غصہ، ہنسی خوشی سب باتوں کو پیش کرنا ہی اصل ترجمہ ہے۔

ریڈ۔ فیچر:۔ ایک بیانیہ جو ریڈیو پر ایک سے زیادہ آوازوں میں پیش کیا جاتا ہے۔ ایک ہلکا پھلکا مضمون جس میں کسی ادارے، شے یا فرد پر ضروری روشنی ڈالتے ہوئے اس کے اہم پہلوؤں کو نمایاں کیا جاتا ہے۔ اختصار یعنی جامعیت اس کی روح ہے۔ موضوع کے اعتبار سے ان میں کوئی حد مقرر نہیں ہے۔

ادا ـه نگا :۔ اس کو اخبار کی جان کہا جاتا ہے۔ کسی اخبار، رسالے وغیرہ کی وہ اہم تحریر جس میں ایڈیٹر، مدیر کا اپنا خاص مضمون، (جس میں مدیر، ناشر یا ملک، کسی اہم مسئلے پر رائے دیتا ہے) مقالہ، اختتامیہ، اڈیٹوریل، آرٹیکل۔

کـا نگاری:۔ ایک ایسا صحافتی فیچر جس میں کالم نویس منتخب موضوع پر اپنے مخصوص انداز میں اپنی رائے پیش کرتا ہے۔ اس کے لئے موضوع کی قید نہیں۔

منظر نامه (Script Writing):۔ ایک ایسی تحریر جس کے اندر مختلف خیالی یا حقیقی واقعات کی سلسلہ وار تفصیلات مع آوازی اور تصویری اجزا کے درج ذیل ہوتی ہیں اور جس میں اس میدان کی قبول کردہ یا منظور شدہ اصطلاحات، مخففات و ہیئت کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے پانچ چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے؛ ریسرچ، خاکہ بنانا، Concept کو ذہن میں تیار کرنا، بصری صورت میں پیش کرنے کی قابلیت، مکالمے لکھنے کی اہلیت۔

ڈاکومنـ :۔ ایسی تخلیق جس میں کسی مسئلے پر اس طرح روشنی ڈالی گئی ہو کہ دیکھنے والے اور سننے والے اس سے متاثر ہو کر اس مسئلے کے حل کے لئے عملاً اٹھ کھڑے ہوں۔ یہ حقیقت اور سچائی پر مبنی ہوتی ہے۔ بیانیہ اس کے لئے لازمی جز ہے۔

نظم کے معنی موتی پرونا، آراستہ کرنا، سنوارنا ہے۔شعری اصطلاح میں موزوں کلام کو کہتے ہیں۔

مبادیات

شعر:۔ وہ کلام جو کہنے والے نے نظم کے ارادے سے کہا ہو۔وزن اور قافیہ ہو اور پر اثر بھی ہو۔

مصرع:۔ لغوی معنی 'کواڑ' کے ہوتے ہیں۔جو شعر کا نصف ہوتا ہے۔جس طرح دروازے کے دو پٹ ہوتے ہیں اسی طرح شعر دو مصرعوں کا ہوتا ہے۔

بیت:۔ ہر شعر کو کہتے ہیں لیکن جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں وہ بیت ہے۔

فرد:۔ واحد شعر کو کہتے ہیں۔جس کے دونوں مصرعے ہم وزن ہوتے ہیں۔قافیہ ردیف کی پابندی نہیں ہوتی۔شعر کے اصلی معنی دریافت کرنا موزوں ہوتا ہے۔شعر کو بیت بھی کہا جاتا ہے۔جو کسی غزل یا قصیدہ کا ہو۔

مطلع:۔ غزل یا قصیدہ کا پہلا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں۔

حسن مطلع:۔ پہلے مطلع کے بعد ایک یا کئی مطلع ہوتو اسے حسن مطلع یا زیب مطلع کہتے ہیں۔

بیت ا :۔ غزل کی جان۔غزل کا بہترین شعر۔اسے شاہِ بیت بھی کہتے ہیں۔

مقطع:۔ غزل یا قصیدہ وغیرہ کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص لاتا ہے۔

قافیہ:۔ ردیف سے پہلے آنے والا لفظ۔

ردیف:۔ قافیہ کے بعد بار بار آنے والا لفظ۔

بحر و وزن:۔ شعر کے ناپنے اور تولنے کے لئے جو پیمانے مقرر ہیں انھیں بحر یا وزن کہتے ہیں۔

تقطیع:۔ شعر کے تولنے کے عمل کو تقطیع کہتے ہیں۔کیوں کہ بحر کے الفاظ پر شعر کے لفظ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر تلتے ہیں۔

موضوع کے اعتبار سے تقسیم:۔ حمد، مناجات، نعت، منقبت، غزل، قصیدہ، مرثیہ، شہر آشوب، واسوخت، ریختی، پیروڈی، گیت، ہجو۔

ہیئت کے اعتبار سے تقسیم:۔ قطعہ، رباعی، مثنوی، ترکیب بند، ترجیع بند، مسمّط، نظم، پابند نظم، معریٰ نظم، آزاد نظم، سانیٹ، ترائیلے، ہائیکو، نثری شاعری۔
تضمین، مستزاد، مثلث، مربع، مخمس، مسدّس، مسمّط، مثمّن، چہار بیت، ثلاثی۔

موضوع کے اعتبار سے

حمد:۔ جس نظم میں خدا تعالیٰ کی حمد وثنا کی جائے۔

مناجات:۔ جس نظم میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگی جائے۔

نعت:۔ وہ نظم جو رسول اللہ ﷺ کی شان میں کی جائے۔

منقبت:۔ جس نظم میں صحابۂ رسول یا بزرگان دین کی تعریف کی جائے۔

غزل:۔ عربی زبان کا لفظ جس کے لغوی معنی عورتوں سے یا عورتوں کی باتیں کرنا۔ آج کل سماجی موضوعات بھی غزل کا حصہ بن گئے ہیں۔غزل کے پہلے شعر کو مطلع کہتے ہیں جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔باقی دوسرے مصرعے میں قافیہ ردیف ہوتے ہیں۔سب سے اچھا شعر بیت الغزل کہلاتا ہے۔اگر یکے بعد دیگرے کئی مطالع ہوں تو دوسرے شعر کو زیب مطلع اور تیسرے شعر کو حسن مطلع کہتے ہیں۔ آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص لاتا ہے مقطع کہلاتا ہے۔

اجزائے ترکیبی:۔ مطلع، قافیہ، ردیف، مقطع، موزونیت یا بحر۔

تغزل:۔غزل کا وہ مخصوص انداز بیان اور طرزِ اظہار جس سے غزل کی عشقیہ فضا قائم رہتی ہے۔

قصیدہ:۔ جس نظم میں کسی کی تعریف یا برائی کی جائے۔

اجزائے ترکیبی:۔تشبیب ،گریز، مدح، مدعا، دعا۔

مرثیہ:۔ جس نظم میں کسی مرنے والی کی موت پر رنج وغم کا اظہار کیا جائے۔

اجزائے ترکیبی:۔چہرہ،،سراپا، رخصت، آمد، رجز، جنگ ،شہادت، بین۔

شہر آشوب:۔ جس نظم میں کسی زمانے کی تباہی و بربادی کا ذکر کیا جائے۔

واسوخت:۔ جس نظم میں محبوب کی بے وفائی سے تنگ آ کر شاعر اسے جلی کٹی سناتا ہے۔

ریختی:۔ جس نظم میں عورتوں کے جذبات کا ظہار خود عورتوں کی زبان میں کیا جاتا ہے۔

پیروڈی:۔اس کو'تحریف' بھی کہتے ہیں،اس کے معنی الٹنے کے ہیں۔مراد یہ ہے کہ کسی تصنیف کی اس طرح نقل کی جائے کہ اس کی شکل تو برقرار رہے لیکن الفاظ میں اس طرح ردوبدل ہو کہ اس سے ہنسی آئے۔پیروڈی نظم میں بھی ہوسکتی ہے اور نثر میں بھی۔

گیت:۔ ایسی نظم جو گائی جانے کے لئے تیار ہو۔بھرپور موسیقیت ہوتی ہے۔ ہندی صنف ہے اس میں ہندوستانی عورت کی دلی کیفیت کا اظہار ہوتا ہے۔

:۔ کسی کے عیوب بیان کرنا۔ یہ قصیدہ کی ایک شاخ ہے۔شاعر کھلم کھلا یا اشارۃً چوٹ کرتا ہے اسے ہجو کہتے ہیں۔

ہیئت کے اعتبار سے

قطعہ:۔ بمعنی کاٹنا یا ٹکڑے کرنا۔کم سے کم دو شعر اور زیادہ کی کوئی قید نہیں۔ایسے اشعار کا مجموعہ جس میں کوئی خیال تسلسل کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

رباعی:۔ اصطلاحاً مصرّع کہتے ہیں۔رباعی کے لئے بحر ہزج مخصوص ہے۔کل ۲۴/اوزان ہوتے ہیں۔رباعی کا آسان وزن''لاحول ولاقوۃ الّا باللہ'' ہے۔رباعی کے چار مصرے مقررہ اوزان پر ہوتے ہیں۔ پہلا دوسرا اور چوتھا مصرع ہم قافیہ ہوتا ہے۔ چوتھا مصرع برجستہ، چست اور پر اثر ہوتا ہے۔

خصّی:۔ایسی رباعی جس کے چاروں مصرعے مقفیٰ ہوتے ہیں۔

غیر خصّی :۔ایسی رباعی جس کا تیسرا مصرع ہم قافیہ نہ ہو۔

مثنوی:۔ جس نظمیہ تحریر میں کسی قصے کو مسلسل نظم کی صورت میں ربط وتسلسل کے ساتھ بیان کیا جائے۔پوری مثنوی ایک ہی بحر میں ہوتی ہے اور اس کے ہر شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔اور ایک ہی وزن پر تمام اشعار ہوتے ہیں۔ تمہید،توحید،مناجات سے مثنوی کی ابتدا ہوتی ہے۔

اجزائے ترکیبی:۔کردار نگاری، جذبات نگاری، واقعہ نگاری، منظر نگاری، زبان و بیان۔

ترکیب بند:۔ جس میں ہر بند کے بعد مختلف شعر مختلف قافیوں میں ہوتے ہیں۔

ترجیع بند:۔ غزل کے ہر بند کے بعد ایک مخصوص شعر بار بار استعمال ہوتا ہے اور ہر بند کے اشعار کے قافیہ ردیف مختلف ہوتے ہیں۔

اد:۔ وہ نظم جس کے ہر مصرعے کے آخر میں مضمون سے جڑا ایک بامعنی کلمہ وزن سے زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

مسمّط:۔ چند مصرعے ایک ہی بند میں ایک ہی وزن وقافیہ میں ہوتے ہیں دوسرے بند کا آخری مصرعہ پہلے قافیہ پر لکھا جاتا ہے۔باقی بند بھی اسی طرح ہوتے ہیں۔اس نظم کی آٹھ قسمیں ہیں: مثلث، مربع، مخمس، مسدس، مسبع، مثمن، متسع، معشر۔

مثلث:۔جس نظم کا ہر بند تین مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے۔اسے ثلاثی یا تثلیث بھی کہتے ہیں۔

مربع :۔ چار مصرعوں والی نظم؛ جس کے چار مصرعے ہم وزن اور ہم قافیہ ہوتے ہیں۔

مخمس:۔ پانچ مصرعوں والی نظم؛ جس کے ہر بند کا پانچواں مصرعہ پہلے بند کے آخری مصرعے کا ہم قافیہ ہوتا ہے۔

مسدس:۔ چھ مصرعوں والی نظم؛ آخری دو مصرعوں کا قافیہ چاروں مصرعوں سے الگ ہوتا ہے۔

مسبع:۔ سات مصرعوں والی نظم؛ جس کے ہر بند میں سات مصرع ہوتے ہیں۔

مثمّن:۔ آٹھ مصرعوں والی نظم؛ جس کے ہر بند میں آٹھ مصرع ہوتے ہیں۔

متسع:۔ نو مصرعوں والی نظم؛

معشر:۔ دس مصرعوں والی نظم؛

نظم:۔ جس میں کسی ایک خاص موضوع پر ربط و تسلسل سے اظہار خیال کیا جائے۔

پابند نظم:۔ بحر کے ارکان قافیہ اور ردیف کی پابند ہوتی ہے۔اس کی ابتدا عبدالرحمٰن بجنوری کی نظم ''نٹ راجا'' سے ہوتی ہے۔

آزاد نظم:۔ ابتدا فرانس سے ہوئی۔اس میں بحر کا کوئی تعین نہیں ہوتا مگر طے شدہ وزن ضرور ہوتا ہے۔

معریٰ نظم:۔ قافیہ ردیف سے آزاد نظم ہوتی ہے۔ایک ہی بحر میں لکھی جاتی ہے۔ ارکان میں کمی بیشی ہوتی ہے۔

نثری نظم:۔ قافیہ ردیف اور بحر سے آزاد ہوتی ہے۔

دیگر اصناف

سا یت:۔ یہ صنف پشتو سے اردو میں منتقل ہوئی۔اس کے مصرعے ۳ سے ۹ تک ہوسکتے ہیں۔

ثلاثی:۔ تین مصرعوں کی نظم ہر مصرع کا وزن برابر ہوتا ہے۔

تضمین:۔ تضمین سے مراد ہے اپنے یا کسی دوسرے شاعر کے مصرعے یا شعر پر مصرع لگانا۔

کھہ :۔ امیر خسرو کی ایجاد۔اس میں ایک ہندوستانی سہاگن عورت اپنی راز دار سہیلی سے بات کرتی ہے۔اس میں چار لائنیں ہوتی ہیں۔

دوہا:۔ ہندی شاعری کی صنف۔اردو میں بھی مقبول۔اردو میں اس کی شکل فرد جیسی ہے۔مگر دوہے کے لئے اوزان مقرر ہیں۔ایک ہی شعر بہ طور مطلع ہوتا ہے دوہے کے ہر مصرع میں دو چرن ہوتے ہیں۔سم چرن،وسم چرن۔

خمریات:۔ جن اشعار میں شراب و شباب کا ذکر ہوتا ہے۔

ـرا:۔ خاص اردو کی چیز اس میں شادی کے موقع پر دولھا کی پھبن کا حال بیان کیا جاتا ہے۔اور اس کے متعلقین کو مبارک باد دی جاتی ہے۔

تہنیت:۔ وہ نظم جس میں مبارک بادی کا مضمون ہو۔

رخصتی:۔ وہ نظم جو لڑکی والوں کی طرف سے لڑکی کی شادی کے موقع پر اظہار محبت و تلقین کے طور پر لکھی جائے۔

تاریخ:۔ کسی واقعے کو اس طرح نظم کرنا کہ اس نظم کے کسی مصرع یا لفظ یا مجموعہ الفاظ سے بحساب حروف ابجد اور اعداد سنہ نکالے جا سکیں۔

سلام:۔ اس نظم کو کہتے ہیں جس میں شہدائے کربلا کے حالات غزل کے پیرائے میں بیان کئے گئے ہوں۔

نوحہ:۔ شہدائے کربلا و اسیران کربلا کے مصائب کا بیان کرنا۔اگر واقعہ مسلسل ہے تو روایتی نوحہ کہلائے گا۔بہرحال بین و گریہ اس کا جز ہے۔

دوسری زبانوں کی اصناف

ھائیکو:۔ جاپانی ادب سے مغرب پہنچی اور پھر اردو میں آئی۔ ارکان کی تعداد ۱۷ر ہے۔ اس میں ۳رمصرعے ہوتے ہیں۔ اور قافیے کی قید سے آزاد ہوتے ہیں۔ تینوں مصرعوں کا وزن الگ ہوتا ہے۔ جاپانی شاعروں نے اس کے لئے جس طرح کا وزن مقرر کیا تھا وہ اردو کیا انگریزی شاعری میں بھی نہیں برتا جاسکا۔ اردو میں سب سے پہلے ہائیکو کو متعارف کرانے والے شاہد احمد دہلوی ہیں۔

ترائیلے:۔ اس میں ۸رمصرعے ہوتے ہیں۔ اصل نام ٹرایولٹ ہے۔ فرانسیسی شاعری میں اس کا رواج رہا ہے۔

سانیٹ:۔ اس میں ۱۴رمصرعے ہوتے ہیں۔ اردو میں سانیٹ عظمت اللہ خاں اور ن م. راشد نے لکھے ہیں۔

بلاغت کی مختصر تعریف

کم سے کم لفظوں میں زیادہ سے زیادہ معانی پوشیدہ ہوں۔ تقاضائے حال کے مطابق ہو۔ اور شرائطِ فصاحت بھی موجود ہوں۔

فصاحت کی مختصر تعریف

لفظ یا محاورے یا فقرے یا روزمرّہ کو اس طرح لکھا اور بولا جائے جس طرح مستند اہل زبان لکھتے اور بولتے ہیں۔

بہ قول میر انیسؔ ؎

داند آنکس کہ فصاحت بہ کلامِ دارد
ہر سخن موقع و ہر نکتہ مقامِ دارد

بذاتِ خود نہ کوئی لفظ کثیف ہوتا ہے نہ لطیف۔ اس کا طریقۂ استعمال اس کو ممیّز کرتا ہے۔ ان نگینوں کو جڑنے کا ہنر چاہیے۔ خدائے سخن نے اس راز کو یوں آشکار کیا ہے ؎

ہے کجی عیب مگر حُسن ہے ابرو کے لئے
سرما زیبا ہے فقط نرگس جادو کے لئے
تیرگی بد ہے مگر نیک ہے گیسو کے لئے
زیب ہے خالِ سیہ چہرۂ گل رو کے لئے

داند آں کس کہ فصاحت بہ کلامِ دارد
ہر سخن موقع و ہر نکتہ مقامِ دارد

بہرحال فصاحت جزو بلاغت ہے؛ نہ اُس کے بغیر یہ ممکن ہے اور نہ اِس کے بغیر اُس کا تصوّر رہے۔ کیونکہ بشرطِ فصاحت ہی کلام کو دوسروں تک پہنچانا بلاغت ہے!..... یہاں ایک بات اور ہے کہ زبان میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں اسلئے زمانے کے مطابق رائج ومتروک اور فصیح وغیر فصیح کا بھی سابقہ پڑتا ہے۔ کیونکہ فصاحت کا تصوّر ''سماعی'' ہے!۔

علم بیان

وہ علم جس میں کلام کی ان خوبیوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو کلام کے لئے ضروری نہیں بلکہ کلام کے حسن کو دوبالا کرتی ہیں۔علم بیان کے اجزائے ترکیبی چار ہیں؛

(۱)تشبیہ

(۲)استعارہ

(۳)مجازمرسل

(۴)کنایہ

تشبیہ:۔ ایک چیز کا دوسری چیز کے وصف سے مشابہ کرنا۔جیسے چاند سا چہرہ۔اس میں چاند کو چہرے سے تشبیہ دی گئی ہے۔

جب ایک چیز کو کسی دوسری چیز سے تشبیہ دی جاتی ہے تو اس کے پانچ جزو ہوتے ہیں ان کو ارکانِ تشبیہ کہتے ہیں!

(۱)مشبّہ :۔جس چیز کو تشبیہ دی جائے اُسے ''مشبّہ'' کہتے ہیں۔ہونٹ، چہرہ، دل۔

(۲)مشبّہ بہ:۔جس چیز سے تشبیہ دی جائے اُسے ''مشبّہ بہ'' کہتے ہیں۔

ان دونوں کو یعنی (مشبّہ اور مشبّہ بہ) کو ''طرفینِ تشبیہ'' کہتے ہیں!

(۳)وجہِ تشبیہ:۔وہ وصف جو مشبہ اور مبہ بہ میں مشترک ہو۔اسے وجہ تشبیہ یا وجہ شبہ کہتے ہیں۔

(۴)وہ الفاظ جن کے ذریعہ تشبیہ ظاہر کی جائے۔ان الفاظ کو ''حرف تشبیہ یا ادواتِ تشبیہ'' کہتے ہیں۔طرح، مانند، گویا۔

(۵)وہ مقصد یا غرض جس کی وجہ سے تشبیہ دی جائے۔اس کو ''غرض تشبیہ'' کہتے ہیں!

مثال:۔اس کا چہرہ گلاب جیسا ہے۔

چہرہ؛مشبہ۔گلاب؛مشبہ بہ۔سرخی؛وجہ تشبیہ۔جیسا؛حرف تشبیہ۔

استعارہ:۔ اس کے لغوی معنی ''مستعار لینا'' ادھار لینا کے ہیں۔اگر کوئی لفظ حقیقی معنی کے بجائے مجازی معنی میں استعمال کیا جائے اور حقیقی و مجازی کے مابین تشبیہ کا تعلق ہو تو اسے استعارہ کہتے ہیں۔

مجازمرسل:۔ اگر کوئی لفظ حقیقی معنی کے بجائے مجازی معنی میں استعمال کیا جائے اور حقیقی و مجازی معنوں میں تشبیہ کے علاوہ کوئی اور تعلق ہو (جیسے کل اور جز کا) تو اس کو مجاز مرسل کہتے ہیں۔

کنایہ:۔ کلام میں کوئی بات براہِ راست نہ کہہ کر بالواسطہ کہی جائے۔کنایہ میں ملزوم بول کر لازم مراد لیا جاتا ہے اور الفاظ کے حقیقی معنی کے بجائے مجازی معنی مراد لئے جاتے ہیں۔لیکن حقیقی معنی کا مراد لینا بھی درست ہے۔

صنائع وبدائع

کلام کے حسن کو دوبالا کرنے کے لئے صنائع و بدائع کا استعمال کیا جاتا ہے۔ گویا یہ ایسا زیور ہے جسے ادب کی دلھن کو آراستہ کرنے میں مدد ملتی ہے۔ جس علم میں صنائع وبدائع سے بحث کی جاتی ہے اسے علم بدیع کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں صنائع لفظی، صنائع معنوی

صنا لفظی:۔ جب کلام میں ایسی خوبیاں پیدا کی جاتی ہیں جن کا تعلق صرف الفاظ سے ہوتا ہے تو اس کو صنائع لفظی کہتے ہیں۔

صنائع معنوی:۔ کلام میں ایسے الفاظ کالانا جن سے کلام کی معنوی خوبیاں بڑھ جاتی ہوں تو اسے صنائع معنوی کہتے ہیں۔

صنائع لفظی

صنائع لفظی کی تقریباً پچاس قسمیں رائج ہیں۔ ان میں سب سے پہلا درجہ ''تجنیس'' کا ہے!۔

تجنیس کی تعریف:۔ (تجنیس بہ معنی ہم جنس، مشابہت، مطابقت)۔ جب ایسے الفاظ استعمال ہوں جس میں تمام حرفوں کا املا ایک ہو مگر لفظ کے معنی جدا جدا ہوں۔

تجنیس کی چار قسمیں ہوتی ہیں

(۱) تجنیس تام (۲) تجنیس مرکب (۳) تجنیس محرّف (۴) تجنیس خطّی۔

صنعت تجنیس تام:۔ کپڑے کی ایک قسم کو کہتے ہیں۔ بہتر کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ کلام میں ایسے دولفظوں کا استعمال کرنا جو بولنے میں لکھنے میں یکساں ہوں اور

معنی میں مختلف ہوں۔ جیسے؛

شام، ایک ملک کا نام اور وہ وقت جب دن ڈوب جائے یعنی سانجھ۔

چشمہ، بہ معنی پانی کا سوتا اور بہ معنی عینک۔

تجنیس مفرد:۔ اِسی کو تام یا کامل بھی کہتے ہیں یعنی لفظ اپنی جگہ پرا کیلا اور مفرد ہو۔ کسی لفظ سے مرکب نہ ہو اور معنی بہر حال الگ ہو۔

صنعت تجنیس مرکب:۔ ایک ہی لفظ سے دو معنی نکالنا۔ دستک، دِس۔ تک۔

تجنیس محرف:۔ حروف ایک جیسے ہوں مگر تلفظ میں فرق ہوں۔ عَلَم۔ عِلم

تجنیس خطی:۔ نقطے لگانے سے معنی میں فرق آجائے۔ رحمت زحمت، عین غین

صنعت لزوم:۔ کسی لفظ یا فقرے کا بار بار شعر میں استعمال کرنا۔

صنعت اشتقاق:۔ شعر میں ایسے الفاظ لائیں جائیں جو ایک ہی مادّے سے مشتق ہوں۔ جیسے۔ برق۔ براق

معاد:۔ ایک مصرے کے آخر میں جو لفظ آئے دوسرے مصرے کے شروع میں آتا جائے۔ یہ سلسلہ نظم کے آخر تک جاری رہے۔

قطع الحروف:۔ جس میں کوئی حرف آپس میں ملتے نہ ہوں۔ وارد، درد، ادراک۔

منقوطه:۔ با نقطہ حروف؛ شعر میں ہر لفظ نقطہ دار لانا۔ پنج، تشبیب، شب۔

مهمله:۔ بے نقطہ حروف؛ جتنے لفظ استعمال کئے جاتے ہیں وہ سب کے سب بغیر نقطے کے ہوتے ہیں۔ محروم، حمام، سحری۔

تحت النقاط یا تحتانیه:۔ حروف منقوط ہوں مگر نقطہ لفظ کے نیچے ہو؛ پیچ، بیج،

فوق النُقاط یا فوقانیه:۔ شعر یا عبارت میں ایسے الفاظ استعمال کرنا جن میں نقطہ سب اوپر ہی ہوں؛ آتش، عشوہ، شان، شوکت۔ ذوالفقار۔

صنعت رقطا:۔ ہر لفظ کا ایک حرف نقطہ دار اور ایک حرف بے نقطہ؛ صنوبر، عنکبوت۔

صنعت خیفا:۔ ایک لفظ نقطہ دوسرا بے نقطہ۔فق ہوا،شب سحر۔

صنعت مقطوع یاقطع:۔ شعر میں ایسے لفظ لانا جس کا کوئی حرف آپس میں نہ ملے؛وہ آب دار اور وہ دم دار واہ واہ۔

صنعت وصل :۔ شعر میں کوئی ایسا لفظ نہ ہو جو علٰحیدہ لکھا جائے؛

مقتل میں سب سے کہتی تھی یہ تیغ بے بہا ؎

واسع الشفتین:۔ ایسے الفاظ کا استعمال کرنا کہ جب پڑھا جائے تو لب سے لب نہ ملنے پائیں ؎

دل ناداں تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے　　غالبؔ

واصل الشفتین:۔ ایسے الفاظ لانا کہ پڑھنے میں لب سے لب مل جائیں؛

بدبر مجھے بدبات بتائے بھی مگر
پاکیزہ پیمان محبت میرا
(شمس الرحمٰن فاروقی)

صنعت تلمیع :۔ اردو کلام میں کسی دوسری زبان (عربی فارسی) کا کوئی ٹکڑا لے آنا خواہ وہ اضافت کے ساتھ یا بغیر اضافت کے ہو۔مثالیں ؎

بہار زندگی برباد کردی
قیامت اے دل ناشاد کردی

صنعت ترصیح:۔ شعر کے دونوں مصرعوں میں ترتیب کے ساتھ ایسے الفاظ لائے جائیں جو ہم وزن اور ہم قافیہ ہوں۔

توشیح:۔ مصروں یا اشعار کے اولین حروف سے عبارت بنانا۔

بین القوافی:۔ غزل میں ایک شعر چھوڑ کر بار بار اسی قافیے کا استعمال کرنا

ذوالبحرین:۔ ایک مصرع یا غزل دو بحروں میں پڑھی جائے۔سالم اور ناقص دو قسمیں ہیں:

سالم:۔شروع سے آخر تک کچھ حذف نہ ہو۔

ناقص:۔جس میں کمی بیشی ہو مگر معنی صحیح طور پر ادا ہو۔

صنعت تکرار:۔ شعر میں لفظ مکرر لائے جائیں اور لفظوں کی تکرار سے اصوات کی بھی تکرار ہو۔

صنائع معنوی

صنعت تضاد:۔ اسے طباق،مطابقت،تقابل،تطبیق،اور تکافو بھی کہتے ہیں۔دو ایسے لفظ جو آپس میں ضد رکھتے ہوں۔میٹھا،کڑوا،شور،سکون۔

صنعت ایہام:۔ اسے توریہ بھی کہتے ہیں۔ایہام کے معنی وہم میں ڈالنا توریہ کے معنی چھپانا۔کلام میں کوئی ایسا لفظ لایا جائے جس کے دو معنی ہوں ایک قریب کے دوسرے دور کے،سامع کا ذہن معنی قریب کی طرف جائے لیکن شاعر نے معنی بعید مراد لئے ہوں۔

اس کی دو قسمیں ہیں۔ایہام مرشح،ایہام مجرد۔

صنعت مراعاۃ النظیر:۔ اس کو تناسب،توفیق،تلفیق بھی کہتے ہیں۔کلام میں ایسے الفاظ جمع کئے جائیں جن کے معنی میں ایک دوسرے کے ساتھ ایک نسبت واقع ہو مگر یہ نسبت تضاد و تقابل کی ہو۔اس کی دو قسمیں ہیں: تشابہ الاطراف،ایہام التناسب۔

صنعت تجاہل عارفانہ:۔ لغوی معنی جان بوجھ کر انجان بننا۔

صنعت رجوع:۔ ایک بات کہنا،پھر ناقص سمجھ کر اسی بات کو آگے بڑھانا۔

صنعت لف ونشر:۔ اس کے معنی لپیٹنے اور پھیلانے کے ہیں۔چیزوں کی ترتیب کو ملحوظ رکھنا۔ورنہ غیر مرتب کہلاتے ہیں۔اس کی دو قسمیں ہیں مرتب اور غیر مرتب۔

صنعت مبالغہ: کسی بات کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنا۔تبلیغ،اغلاق،غلو،تین قسمیں ہیں۔
صنعت تلمیح: کسی مشہور قصے کی طرف اشارے کنایے میں بات کہنا۔
صنعت حسن تعلیل: لغوی معنی ''دلیل دینا'' وجہ بیان کرنا۔کسی بات میں حسن پیدا کرنا،پرلطف کرنا۔کسی بات کا وہ سبب بیان کرنا جو حقیقت میں اس کا سبب نہیں ہوتا۔
صنعت توجیہ: ہجو وتعریف، دونوں کا مفہوم ایک ساتھ ظاہر ہونا۔
صنعت سیاق لاعداد: اعداد کو بالترتیب یا بے ترتیب شعر میں استعمال کرنا۔
صنعت ترجمہ: ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرنا۔ یہ عیب نہیں صنعت ہے۔
صنعت تضاد موجبہ: دو حرف، دو اسم یا دو فعل کی ضد ہوں۔
صنعت سالبہ: منفی یا مثبت قسم کا تضاد۔
صنعت براعت استہلال: ایسے اشعار جس سے آئندہ کا اشعار ظاہر ہو۔

عیوب فصاحت

اخلال: شعر میں کسی لفظ کے رہ جانے سے مضمون نامکمل رہ جائے۔
ابتذال: بے ہودہ، غیر اخلاقی، الفاظ واسلوب کا استعمال۔
تعقید: موزونیت کے لحاظ سے الفاظ اس طرح آگے پیچھے ہو جائیں کہ شعر مبہم اور سمجھنے میں دقت پیدا ہو جائے۔
تاخیر: جو بات پہلے کہنا چاہیے تھی۔ بعد میں کہہ دی جائے۔
شُتر گربہ: پہلے مصرے میں 'آپ' دوسرے مصرے میں 'تم' یا 'تو' کا استعمال۔
تناقض: ایک ہی شے کی دو صفتوں میں فرق پیدا کرنا۔
تنزل: کسی بڑی صفت بیان کر کے پھر کوئی چھوٹی صفت بیان کرنا۔

حشو: شعر میں زائد لفظ کا استعمال، جس کے نہ ہونے سے معنی میں کوئی فرق نہ پڑتا ہو۔اس کی چار قسمیں ہیں۔مع التکرار، مع المتجانس، مع الاشتقاق، مع شبہ الاشتقاق۔
تکلف: بے فائدہ الفاظ گھڑنا۔
تکرار: بلاضرورت کسی لفظ کا بار بار استعمال کرنا۔
تخلیع: متروک بحروں میں شعر کہنا۔
غرابت: غیر مانوس لفظوں کا استعمال۔جن کو لغت دیکھے بغیر معنی سمجھ میں نہ آئیں۔
تخالف: کسی لفظ کو اہل لغت کے خلاف لکھنا۔
ضعف تالیف: نئی ترکیبیں پیدا کرنا۔ ہندی مضاف یا مضاف الیہ یا ہندی معطوف یا معطوب الیہ تراشنا۔
تتابع: شعر میں کئی اضافتوں کا استعمال دو یا تین اضافتوں کا لانا جائز ہے۔
تنافر معنوی: شعر میں اصلی مفہوم کے علاوہ ذلیل معنی بھی پیدا ہو جائے۔
تنافر حروف: ایسے لفظوں کا استعمال جس کے بولنے میں مشکل پیدا ہو۔
جزر حروف: حرف علت کا گرا دینا۔ مگر الف وصل کا گرنا یا دبنا جائز ہے۔
تقابل ردیفین: غزل کے مصرعِ اولیٰ میں ردیف کا استعمال۔
ایطا: ایطائے جلی یا ایطائے خفی۔ جو غزل کے مطلع میں واقع ہوتا ہے۔
ایطائے جلی: مطلع میں قافیوں کا لفظ ومعنی کے لحاظ سے مکرر آجانا۔ دو قافیے لفظاً ایک ہوں مگر معنی جدا ہوں تو صنعت تجنیس میں شمار ہوتے ہیں۔ ایک قافیہ فارسی کا ایک ہندی کا ہو تو ایطا نہیں آسکتا۔
ایطائے خفی: حرف روی قافیے سے نکال لیا جائے اور جو بامعنی حروف باقی رہیں تو ہم قافیہ نہیں ہو سکتے۔

(بحوالہ؛ اردو دنیا اگست ۲۰۱۵ صفحہ ۴۸،۴۹)

فن پارے

جب کوئی بھی کتاب منظر عام پر آتی ہے تو اس کے قاری کے ذہن میں مختلف سوالات ابھرتے ہیں کہ شائع شدہ کتاب کا شمار ادب کے کس جہت میں کیا جانا چاہیے۔کسی کتاب کا درجہ متعین کرنے کے لئے مختلف انداز موجود ہیں اور انھیں مختلف ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔چنانچہ کوئی بھی شائع ہونے والی کتاب کو اس کے مواد کے اعتبار سے حسب ذیل جہتوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

(۱)تخلیق (۲)تصنیف (۳)تالیف (۴)ترتیب (۵)تدوین (۶)ترجمہ (۷)تلخیص۔

تخلیق:۔ ادب پارے کی مختلف جہتوں میں سب سے اہم اور بلند مقام تخلیق کا ہے۔درحقیقت کسی نئی فکر اور نئے انداز کے علاوہ تخئیل کی بلند پروازی کو کام میں لاتے ہوئے جدّت اور انفرادیت کو بنیاد بنا کر جو کتاب لکھی جائے گی اسے تخلیق کا درجہ حاصل ہوجاتا ہے۔عام طور پر قصہ کہانی اور کرداروں کے عمل اوران کے رویوں کو جن تحریروں میں یکجا کیا جاتا ہے ایسی تمام تحریریں ''تخلیق'' کے درجہ میں شمار کی جائیں گی۔جیسے؛ داستان، ناول، ناولٹ، افسانہ، ڈرامہ۔

تصنیف:۔ کسی بھی تحریر کردہ کتاب کو 'تصنیف' کی حیثیت سے بھی قبول کیا جاتا ہے۔افسانوی نثر کے تمام انداز کے علاوہ غیر افسانوی نثر کے مختلف انداز کی نمائندگی کرنے والی کتابوں کو تصنیف کا درجہ دیا جائے گا۔غیر افسانوی اصناف میں سفرنامہ نگاری، سوانح نگاری، خودنوشت سوانح خاکہ نگاری، تبصرہ نگاری، رپورتاژ نگاری، تحقیق وتنقید، وغیرہ کا شمار ہوتا ہے۔ان اصناف کی نمائندگی کرنے والی تمام کتابوں کو تصنیف کا درجہ حاصل ہوگا۔

تالیف:۔ مختلف کتابوں کے مضامین چن کر نئے پیرائے میں ترتیب دینا تالیف کا

درجہ رکھتا ہے۔درحقیقت کسی ایک فرد کے ایسے مضامین یا ایسے موضوعاتی افکار جو مختلف انداز اور نہج کی نشاندہی کرتے ہوں اور جن میں لکھنے والے کی اپنی ذاتی صلاحیتوں کا استعمال ہو، ایسی لکھی جانے والی کتابوں کو تالیف کا درجہ دیا جاتا ہے۔

تر :۔ ایسی تمام تحریریں جو کسی اور مصنف سے متعلق ہوں لیکن ضرورتوں کی تکمیل کے لئے ترتیب کے درجے سے گزاری جائیں تو ایسی تحریریں نہ تو تخلیق و تصنیف میں شمار کی جائیں گی اور نہ ہی انھیں تالیف کا درجہ حاصل ہوگا بلکہ وہ ترتیب کے درجے میں شمار کی جائیں گی۔

تدوین:۔ تدوین کے معنی تالیف کرنا، جمع کرنا یا مرتب کرنا ہیں۔بنیادی طور پر ایسی کتابیں جن کی ترتیب کے دوران یا پھر تالیف کے موقع پر حوالہ جات سے مدد لی جائے اور حواشی کو کام میں لایا جائے، ایسی ترتیب دی جانے والی تحریریں ''تدوین'' کہلاتی ہیں۔تدوین کا کام وہی افراد انجام دے سکتے ہیں جنھوں نے تحقیق سے اپنی دلچسپی کو برقرار رکھا ہو۔

ترجمہ:۔ کسی زبان کے متن کو اس کی معنویت برقرار رکھتے ہوئے دوسری زبانوں میں منتقل کرنا ترجمہ کہلاتا ہے۔

تلخیص:۔ فن پارے کی ایک جدید جہت کی حیثیت سے ''تلخیص'' کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔یہ لفظ درحقیقت ایک خلاصہ سے وجود میں آیا ہے۔کسی بھاری بھرکم اور ہزاروں صفحات پر مشتمل یا کئی جلدوں کی کتاب کو اختصار کے ساتھ ایک چھوٹی کتاب یا چند چھوٹی کتابوں کی صورت میں پیش کردیا جائے تو ایسی تحریر کو تلخیص کا درجہ حاصل ہے۔

اردو کی اہم نثری تصانیف

دکن کی تصانیف

خواجہ بندہ نواز گیسودراز	معراج العاشقین، تلاوہ الوجود، ہدایت نامہ، شکارنامہ، تمثیل
میراں جی شمس العشاق	مرغوب القلوب، جل ترنگ، گل باس
برہان الدین جانم	کلمتہ الحقائق، ہشت مسائل، ذکر جلی
امین الدین اعلی	گنج مخفی، وجودیہ، عشق نامہ، ارشادات، شرح کلمۂ طیب
ملاوجہی	سب رس، تاج الحقائق
نصرتی	تاریخ اسکندری
ابراہیم عادل شاہ	نورس

شمالی ہند کی تصانیف

فضل علی فضلی	کربل کتھا (۱۷۳۲)
میرؔ	شعلۂ عشق (میرؔ نے اس مثنوی کو نثر میں منتقل کیا)
شاہ رفیع الدین	ترجمہ قرآن پاک ۱۷۸۶ء
شاہ عبدالقادر	ترجمہ قرآن پاک ۱۸۹۰ء
غلام امام شہید	انشائے بہار بے خزاں
محمد باقر آگاہ	ریاض السیر
غلام غوث بے خبر	انشائے بے خبر، رشک لعل و گہر

''آزادی کے بعد'' اردو اصناف کی کتابیں

آزادی کے بعد دہلی میں اردو غزل	عنوان چشتی
آزادی کے بعد دہلی میں اردو نظم	عتیق اللہ
آزادی کے بعد دہلی میں اردو خاکہ	شمیم حنفی
آزادی کے بعد دہلی میں اردو افسانہ	قمر رئیس
آزادی کے بعد دہلی میں اردو انشائیہ	نصیر احمد خان
آزادی کے بعد دہلی میں اردو تحقیق	تنویر احمد علوی
آزادی کے بعد دہلی میں اردو تنقید	شارب ردولوی
آزادی کے بعد دہلی میں اردو طنز و مزاح	مظفر حنفی

لائبریریاں

ہارڈنگ لائبریری	دہلی
خدابخش لائبریری	پٹنہ
مولانا آزاد لائبریری	علی گڑھ
نیشنل لائبریری	کلکتہ
رضا لائبریری	رام پور
صولت پبلک لائبریری	رام پور
پبلک اورینٹل لائبریری	پانی پت
سالار جنگ لائبریری	پانی پت
امیرالدولہ پبلک لائبریری	لکھنؤ قیصر باغ

اردو ادب میں اوّلیت

اردو کی پہلی نثری داستان اور داستان گو	سب رس؛ ملاّ وجہی
اردو کا پہلا ناول اور ناول نگار	مراۃ العروس؛ ڈپٹی نذیر احمد
اردو کا پہلا افسانہ اور افسانہ نگار	دنیا کا سب سے انمول رتن ۱۹۰۸؛ منشی پریم چند
اردو کا پہلا ڈرامہ اور ڈرامہ نگار	رادھا کنھیا؛ واجد علی شاہ
پہلا عوامی ڈرامہ اور ڈرامہ نگار	اندر سبھا؛ امانت (۱۸۵۲)
اردو کا پہلا اوپیرا	اندر سبھا ۱۸۵۴
پہلا فارسی ڈرامہ اور ڈرامہ نگار	خورشید؛ (۱۸۷۰) ایدل جی گھوش
اردو کا پہلا خاکہ	نذیر احمد کی کہانی کچھ ان کی کچھ میری زبانی
اردو کا پہلا خاکہ نگار	فرحت اللہ بیگ
اردو کا پہلا سفرنامہ	عجائبات فرنگ؛ یوسف خان کمبل پوش
اردو کی پہلی سوانح عمری اور سوانح نگار	حیات سعدی؛ حالی
اردو کی پہلی خودنوشت سوانح اور سوانح نگار	اعمال نامہ؛ رضا علی
اردو کا پہلا مکتوب نگار	رجب علی بیگ سرور، اور غلام غوث بے خبر
اردو انشائیہ کے ابتدائی نقوش	نیرنگ خیال، محمد حسین آزاد
اردو طنز و مزاح کا باقاعدہ آغاز	خطوط غالب؛ غالب
اردو شعراء کا پہلا تذکرہ اور تذکرہ نگار	نکات الشعراء؛ میر تقی
اردو شعراء کا پہلا تذکرہ (اردو زبان میں) اور تذکرہ نگار	تذکرہ گلشن ہند؛ مرزا علی لطف
اردو شاعری کی پہلی تاریخ اور ادبی مورخ	آب حیات؛ محمد حسین آزاد
اردو کا پہلا تنقید نگار اور تنقیدی کتاب	حالی؛ مقدمہ شعر و شاعری

اردو کی پہلی خاتون ناقدہ	ممتاز شیریں
اردو کی پہلی نظم اور نظم نگار	چکی نامہ؛ خواجہ بندہ گیسو دراز
اردو کا پہلا شاعر	مسعود سعد سلمان
اردو کا پہلا شاعر غزل گو	امیر خسرو
اردو کا پہلا غزل گو شاعر آزاد کے مطابق	ولی دکنی
اردو کا پہلا صاحب دیوان شاعر	قلی قطب شاہ
شمالی ہند میں اردو کا پہلا صاحب دیوان شاعر	فائز دہلوی
بچوں کا پہلا اردو شاعر	اسماعیل میرٹھی
اردو کی پہلی مثنوی اور مثنوی نگار	کدم راؤ پدم راؤ؛ فخر الدین نظامی
اردو کا پہلا باقاعدہ قصیدہ نگار	سودا
اردو کا پہلا مرثیہ نگار	اشرف بیابانی
لکھنؤ کا پہلا مرثیہ گو	میر خلیق
سب سے پہلے مرثیہ کے اجزائے ترکیبی متعین کرنے والے	میر ضمیر
اردو کا پہلا رباعی نگار	میر عبدالقادر ۱۷۰۰ء؛ دکنی شاعر
اردو ہجو گوئی کا موجد	سودا
جدید اردو شاعری کا موجد	حالی اور آزاد
اردو کا پہلا صاحب فکر شاعر	غالب
اردو کے پہلے صوفی شاعر	درد
اردو کا پہلا عوامی شاعر	نظیر اکبر آبادی
اردو شاعری میں خارجیت کی شروعات	سودا سے
اردو کی پہلی نثر اور پہلا نثر نگار	معراج العاشقین؛ گیسو دراز

جدید اردو نثر کا موجد	میر امن؛ باغ و بہار
اردو کی پہلی طبع زاد داستان:	فسانۂ عجائب؛ رجب علی بیگ سرؤر
شمالی ہند کی پہلی نثری کتاب	کربل کتھا؛ ۱۷۳۱ء فضل علی فضلی
شمالی ہند کی پہلی داستان	نوطرز مرصع؛ عطا حسین تحسین
شمالی ہند کی پہلی طبع زاد داستان	رانی کیتکی کی کہانی؛ انشاء
پہلا افسانوی مجموعہ	سوز وطن؛ ۱۹۰۸، حکومت نے ضبط کرلیا
حقیقت پسندانہ پہلا افسانوی مجموعہ	انگارے ۱۹۳۶
مغربی ادب کا پہلا افسانہ اسکیچ بک	واشنگٹن اردن، امریکہ
فورٹ ولیم کالج کے پہلے پرنسپل	ڈیوڈ براؤن۔
فورٹ ولیم کالج کے شعبے کے پہلے صدر	جان گلکرسٹ
کلیات میؔر کا پہلا اڈیشن چھاپا	فورٹ ولیم کالج نے
ترقی پسند تحریک کی پہلی کانفرنس	لکھنؤ
اردو کی پہلی ترقی پسند ناول نگار خاتون	رشیدۃ انساء
قرآن کے پہلے اردو ترجمہ نگار	رفیع الدین دہلوی
پہلا چھاپہ خانہ کانپور میں	۱۸۳۰
پہلا چھاپہ خانۂ دہلی	۱۸۳۷
انڈین پینل کوڈ کا پہلا اردو ترجمہ	تعزیرات ہند؛ ڈپٹی نذیر احمد
ظرافت کا پہلا اخبار	اودھ پنچ؛ ۱۸۷۷ منشی سجاد حسین لکھنؤ
اردو کی پہلی لغت	ایم ٹینی سن ۱۷۰۴ء

وہ تمام نام جو ایک طرح کے ہیں

یادوں کی بارات	آپ بیتی	جوش ملیح آبادی
یادوں کی دھول		عبدالحفیظ صدیقی
یادوں کا سفر	آپ بیتی	اخلاق احمد دہلوی
یادوں کا جشن		کنور مہندر سنگھ بیدی
یادوں کی دنیا	خودنوشت	یوسف حسین خان
دشت وفا	شعری مجموعہ	احمد ندیم قاسمی
دشت صباء	شعری مجموعہ	فیض احمد فیض
دشت خواب	سفرنامہ	ناہید سلطان
دشت سوس	ناول	جمیلہ ہاشمی
پنجاب کا مقدمہ		حنیف رائے
لاہور کا جغرافیہ	طنز و مزاح	پطرس بخاری
پنجاب کا جغرافیہ	طنز و مزاح	چراغ حسن حسرت
برگ آوارہ	شعری مجموعہ	حبیب جالب
برگ حناء	افسانوی مجموعہ	احمد ندیم قاسمی
برگ نے	شعری مجموعہ	ناصر کاظمی
آسمان	شعری مجموعہ	بشیر بدر
خالی آسمان	شعری مجموعہ	شہزاد احمد
قطع کلامی	مزاحیہ شعری مجموعہ	انور مسعود
خود کلامی	شعری مجموعہ	پروین شاکر

ادب اور شعور	تنقید	ممتاز حسین
ادب امدلا مشعور	تنقید کی مضامین	سلیم اختر
تنقید و تحقیق		اختر اورینوی
تنقید و تجویز		ابو محمد سحر
نقش حیات	آپ بیتی	حسین احمد جذبی
آب حیات	تذکرہ	محمد حسین آزاد
بازار حیات	افسانوی مجموعہ	احمد ندیم قاسمی
بساطِ حیات	افسانوی مجموعہ	راشد الخیری
گرداب حیات	مضامین	راشد الخیری
کایا کلپ	ناول	پریم چند
کایا کلپ	افسانہ	انتظار حسین
ابن الوقت	ناول	نذیر احمد
بنت الوقت	افسانہ	راشد الخیری
شام زندگی	ناول	راشد الخیری
شب زندگی	ناول	راشد الخیری
صبح زندگی	ناول	راشد الخیری
نوحہ زندگی	ناول	راشد الخیری
نسوانی زندگی	افسانوی مجموعہ	راشد الخیری
آمنہ کا لال		راشد الخیری
فاطمہ کا لال		راشد الخیری
غرائب الغات	لغت	عبد الواسع

غیاث الغات	لغت	غیاث الدین
نور الغات	لغت	نور الحسن
امیر الغات	لغت	منشی امیر مینائی لکھنوی
فیروز الغات	لغت	مولوی فیروز الدین
فصیح الغات	لغت	احسن ماہروی
خزانہ عامرہ	لغت	غلام علی آزاد بلگرای
فرہنگ عامرہ	لغت	عبداللہ خویشگی
تیسرا آدمی	افسانوی مجموعہ	شوکت صدیقی
آخری آدمی	افسانوی مجموعہ	انتظار حسین
عجیب آدمی	ناول	عصمت چغتائی
انسان اور آدمی	مضامین	حسن عسکری
آدمی کہانی	ناول	رضیہ بٹ
آدمی نامہ	نظم	نظیر اکبرآبادی
آدمی نامہ	انشائیہ	مجتبیٰ حسین
ماڈرن آدمی	نظم	کیفی اعظمی
آدھی رات	افسانوی مجموعہ	شوکت صدیقی
آدھی رات کی مخلوق		سلیم اختر
آدھی رات	ڈراما	بانو قدسیہ
گلگشت	سفرنامہ	قرۃ العین حیدر
سفرگشت	سفرنامہ	پرنورویلہ
آخر شب کے ہم سفر	ناول	قرۃ العین حیدر

آخرِ شب	ڈراما	صفدر میر
آگ	ناول	عزیز احمد
آگ	ناول	رضیہ بٹ
آگ کا دریا	ناول	قرۃ العین حیدر
نیا گھر	تذکرہ	انتظار حسین
چڑیا گھر	افسانے	احمد جاوید
گڑیا گھر	افسانے	ممتاز مفتی
گڑیا	ناول	رضیہ بٹ
سرخ فیتہ	ناول	انتظار حسین
سرخ فیتہ	افسانے	قدرت اللہ شہاب
توتا کہانی	داستان	حیدر بخش حیدری
توتا کہانی	ٹی وی ڈرامے	اشفاق احمد
خواب وخیال	مثنوی	میر تقی میر
خواب وخیال	افسانہ	مجنوں گورکھپوری
خواب وخیال	مثنوی	میر اثر دہلوی
خواب وخیال	افسانوی مجموعہ	پریم چند
فردوس خیال	افسانوی مجموعہ	پریم چند
بوستان خیال	مثنوی	سراج اورنگ آبادی
فردوس بریں	ناول	عبدالحلیم شرر
تلاش افسانے		قرۃ العین حیدر
تلاش بہاراں	ناول	جمیلہ ہاشمی

حاصل گھاٹ	ناول	بانو قدسیہ
کاغذی گھاٹ	ناول	خالدہ حسین
آیات جمال	شعری مجموعہ	ذہین شاہ
آیات وجدانی	شعری مجموعہ	یاس یگانہ
محاسن کلام غالب	تنقید	عبدالرحمٰن بجنوری
محاسن خطوط غالب		غلام حسین ذوالفقار
شام شعر یاراں	مزاح نگاری	مشتاق یوسفی
شام شہر یاراں	شعری مجموعہ	فیض احمد فیض
نقد میر	تنقید	
ذکر میر	خودنوشت	میر تقی میر
تلاش میر	تنقید	نثار احمد فاروقی
فسانۂ عجائب	داستان	رجب علی بیگ سرور
فسانۂ آزاد	ناول	رتن ناتھ سرشار
فسانہ سعید	ناولٹ	راشد الخیری
شعر العجم	تنقید	شبلی نعمانی
شعر عجم	نظم	علامہ اقبال (شامل ضرب کلیم)
زبور عجم	فارسی شاعری	علامہ اقبال
دیار دوست	سفرنامہ	شریف فاروقی
آواز دوست	مضامین	مختار مسعود
عجیب لڑکی	سفرنامہ	مسرت پراچہ
لمبی لڑکی	افسانہ	راجندر سنگھ بیدی

ایک معمولی سی لڑکی	افسانہ	اختر اورینوی
خدا کی بستی	ناول	شوکت صدیقی
بستی	ناول	انتظار حسین
نادار لوگ	ناول	عبداللہ حسین
ہم لوگ	خاکے	عصمت چغتائی
وہ لوگ		ہاجرہ مسرؤر
صبح امید	نظم	محمد حسین آزاد
صبح وطن	شعری مجموعہ	چکبست
صبح آزادی	نظم	فیض
اردوئے معلیٰ	خطوط کا مجموعہ	غالب
اردوئے معلیٰ	رسالہ	حسرت موہانی
گلشن ہند	تذکرہ	مرزا علی لطف
شعرالہند	تصنیف	عبدالسلام ندوی
گل نغمہ	نظموں کا مجموعہ	کلیم الدین احمد
گل نغمہ	شعری مجموعہ	فراق گورکھپوری
نکات الشعراء	تذکرہ	میر تقی میر
چمنستان شعراء	تذکرہ	لچھمی نرائن شفق
دریائے عشق	مثنوی	میر تقی میر
دریائے لطافت	تصنیف	انشا اللہ خاں انشاء
غزل	شعری مجموعہ	مجروح
محراب غزل	شعری مجموعہ	روش صدیقی

جمال غزل	شعری مجموعہ	عطا کاکوروی
کمال غزل	شعری مجموعہ	عطا کاکوروی
نگار	رسالہ	
نگارستان	مجموعہ	نیاز فتح پوری
خیالستان	افسانوی مجموعہ	
شعرستان	شعری مجموعہ	
خاک وطن	نظم	سرور جہان آبادی
خاک ہند		چکبست
نقش ونگار	شعری مجموعہ	جوش ملیح آبادی
نقشِ فریادی	شعری مجموعہ	فیض احمد فیض
آپ بیتی جگ بیتی	خودنوشت	خواجہ حسن نظامی
آپ بیتی پاپ بیتی	خودنوشت	ساقی فارقی
چہرے	ناول	رضیہ بٹ
چہرہ بے چہرہ	ناول	جمیلہ ہاشمی
چلتے پھرتے چہرے	خاکے رمضامین	راجندر سنگھ بیدی
زندگی نقاب چہرے	انتخاب افسانوی مجموعہ	غلام عباس
یادگار غالب	سوانح	حالی
روح اقبال	تنقیدی جائزہ	یوسف حسین خاں
روح غالب	تنقیدی جائزہ	غلام مصطفیٰ تبسم
روح غالب	تنقید	نشتر جالندھری
پنجاب کا جغرافیہ		چراغ حسن حسرت

لاہور کا جغرافیہ	طنز و مزاح	پطرس بخاری
مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ	طنز و مزاح	سجاد حیدر یلدرم
مجھے میرے دوست سے بچاؤ	طنز و مزاح	خواجہ حسن نظامی
مجھ سے میرے دوستوں کو بچاؤ	طنز و مزاح	کنھیا لال کپور
مجھے میرے بزرگوں سے بچاؤ	طنز و مزاح	کنھیا لال کپور
اقبال شناسی عالمی تناظر میں		شفیق الرحمٰن عجمی
اقبال ایک مقامی تناظر میں		سعادت سعید
مرزا غالب قومی و عالمی تناظر میں		انعام الحق کوثر
علامہ اقبال کے گھر کا نام		جاوید منزل
خواجہ حسن نظامی کے گھر کا نام		اردو منزل
غالب کی شاعری کا پنجابی ترجمہ		صوفی غلام مصطفیٰ تبسم
شرح دیوان غالب		یوسف سلیم چشتی
شرح دیوان غالب		نظم طباطبائی، حسرت موہانی
شرح دیوان غالب		حیرت بے خود دہلوی، مالک رام
شرح شکوہ جواب شکوہ		مرتبہ حافظ خالد محمود
شرح بال جبرئیل		خواجہ محمد زکریا
بانگ درا کا پشتو ترجمہ		راحت زاخیلی
اقبال کے فارسی کلام کا ترجمہ		عبدالحلیم صدیقی نے کیا ''رنگ ہو تدبیر کا'' کے نام سے۔
اسرار خودی کا انگریزی ترجمہ		ڈاکٹر نکلسن

خطاب والقاب، و پورا نام

طوطیِ ہند	امیر خسرو کو کہا جاتا ہے (جلال الدین خلجی نے لقب دیا)
شمس العلماء	مولوی نذیر احمد کا خطاب
شمس العلماء	مولانا الطاف حسین کا خطاب
شمس العلماء	مولانا محمد حسین آزاد کا خطاب
ملک الشعراء	ذوق کا لقب
ملک الشعراء	مرزا غالب کا لقب (ذوق کے بعد)
ملک الشعراء	نصرتی کا لقب
ملک الشعراء	وجہی کا لقب
ملک الشعراء	غواصی کا لقب
جواد الدولہ عارف جنگ	سرسید کا خطاب
بابائے اردو	مولوی عبدالحق کا خطاب
آقائے اردو	محمد حسین آزاد کو کہا جاتا ہے
مصوّرِ غم	راشد الخیری کو کہا جاتا ہے
جگت گرو	ابراہیم عادل شاہ ثانی
اردو کا چاسر	ولؔی
اردو شاعری کا باوا آدم	ولؔی دکنی کو آزؔاد نے کہا
اردو ناول کا باوا آدم	ڈپٹی نذیر احمد
شاعر انقلاب، شاعر شباب	جوؔش ملیح آبادی کو کہا جاتا ہے

شاعرفطرت	جوش ملیح آبادی کو کہا جاتا ہے
شاعرِ اعظم	جوش کو دیا نرائن نگم نے لقب دیا
پہلوان سخن	سودا کو کہا جاتا ہے
خاقانی ہند	ذوق کا خطاب
مرزا نوشہ	غالب کا لقب
نجم الدولہ، دبیر الملک، نظام جنگ	غالب کا خطاب
حیوان ظریف	غالب کو حالی نے کہا
بلبل ہزار داستاں	داغ دہلوی
مصور فطرت	خواجہ حسن نظامی
پہلوان شاعر	شیخ امام بخش ناسخ
اردو کا برناڈ شاہ	حالی
اردو شاعری کا ہومر	میر انیس
ہندستان کا شیکسپیر	آغا حسن کاشمیری
غیور جنگ	مولوی نظیر احمد کا لقب
اردو شاعری کا خیام	ریاض خیر آبادی
شاعر مشرق	علامہ اقبال
باغی شاعر	مجاز لکھنوی
شاعر رومان	اختر شیرانی
عوامی شاعر	نظیر اکبر آبادی
قومی شاعر	چکبست
عشقیہ شاعر	مومن

مکر شاعرانہ	مومن
یاسیات کا امام	فانی
خدائے سخن	میر تقی میر
قنوطیت کا شاعر	میر تقی میر
شاعر بے دماغ	میر تقی میر
سرتاج شعراء اردو	میر تقی میر
اردو کا صوفی شاعر	درد
اردو کا والٹر اسکاٹ	عبدالحلیم شرر
بلبل ہندستاں، فصیح الملک،	داغ
نواب مرزا، جہان استاد	داغ
تاریخ کا معلم	شبلی
امام المتغز ل	حسرت
سیدالاحرار	حسرت
رئیس المتغز ل	جگر
شاعر مشرق	اقبال
نائٹ ہڈ	اقبال
امام العصر	اقبال کو عبدالماجد دریابادی نے کہا
لسان العصر	اکبر الہ آبادی
طنز و مزاح کا شاعر	اکبر الہ آبادی
خان بہادر	اکبر الہ آبادی کو (انگریزوں نے خطاب دیا تھا)
شہنشاہ افسانہ	کرشن چندر کو احمد ندیم قاسمی نے کہا

اردو کا حافظ	آتش
اخلاقی شاعری کا بادشاہ	خواجہ حیدر علی آتش کو فراق نے کہا
اشتراکیت کا امام	مخدوم محی الدین
خمریات کا امام	ریاض خیرآبادی
جگت گرو	ابراہیم عادل شاہ ثانی
کلیم الشعراء	امجد حیدرآبادی کا لقب
شاعر مزدور	احسان دانش
غالب شکن	یگانہ چنگیزی
دبیر شکن	شبلی نعمانی

ادبی چشمک یا معرکے

میرؔ اور سوداؔ کے درمیان	سراجؔ اور عاجزؔ کے درمیان
یقینؔ اور میرؔ کے درمیان	سودا اور ندرتؔ کے درمیان
ولیؔ اور فراقیؔ کے درمیان	مصحفیؔ اور انشاءؔ کے درمیان
انیسؔ اور دبیر کے درمیان	غالبؔ اور ذوقؔ کے درمیان
ناسخؔ اور آتشؔ کے درمیان	شاہ نصیرؔ اور ذوقؔ کے درمیان
ملا وجہیؔ اور غواصیؔ کے درمیان	شاکر ناجیؔ اور حاتمؔ کے درمیان

اکبرؔ الہ آبادی اور سرسیدؔ کے درمیان

گیان پیٹھ ایوارڈ یافتگان

فراقؔ گورکھپوری

۱۹۷۰ء گیان پیٹھ ایوارڈ

معروف نام: فراق گورکھپوری — اصل نام: رگھوپتی سہائے

والد: منشی گورکھ پرساد عبرت — والدہ: دلاری دیوی

استاد: وسیم خیرآبادی

ولادت: ۱۸/اگست ۱۸۹۶ء، گورکھپور — وفات: ۳/مارچ ۱۹۸۲ء، نئی دہلی

۱۹۳۰ء میں الہ آباد یونیورسٹی میں انگریزی کے لیکچرر رہوئے۔ ۱۹۵۸ء میں سبکدوش ہوئے۔

مجموعہ کلام: ۔تحفہ خوشتر (پہلا شعری مجموعہ ۱۹۲۲ء)، شعلہ ساز، روح کائنات (رباعیاں، نظمیں)، مشعل، روپ (مجموعہ رباعی)، گل نغمہ ۱۹۵۹ء (رباعیوں، نظموں، ۱۷ غزلیں،) غزلستان، شعرستان، شبنمستان، چراغاں، پچھلی رات، دھرتی کی کروٹ، من آنم (خطوط کا مجموعہ)

تنقیدی تصانیف: ۔اردو کی عشقیہ شاعری ۱۹۴۵ء تنقید، حاشیے، اندازے، اردو غزل گوئی ۱۹۵۵ء، اردو ساہتیہ کا اتہاس (ہندی)

من آنم (خطوط کا مجموعہ)

اہم انعامات: ۔۱۹۶۱ء ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ

۱۹۶۸ء سویت لینڈ نہرو ایوارڈ، پدم بھوشن

قرۃ العین حیدر .... گیان پیٹھ ایوارڈ (۱۹۹۰)

معروف نام: عینی آپا — اصل نام: قرۃ العین حیدر (زرّیں تاج)

والد: سجاد حیدر یلدرم — ماں کا نام: نذر زہرا

ولادت: ۲۰ رجنوری ۱۹۲۷، علی گڑھ — وطن: ضلع بجنور

وفات: ۲۱ راگست ۲۰۰۷، دہلی — مدفن: جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی

اہم تصانیف: ناول: ۔میرے بھی صنم خانے (۱۹۴۹)، سفینۂ غم دل (۱۹۵۲)، آگ کا دریا (۱۹۵۹)، کار جہاں دراز ہے (۱۹۷۷)، آخر شب کے ہمسفر (۱۹۷۹)، گردش رنگ چمن (۱۹۸۷)، چاندنی بیگم (۱۹۹۰)

ناولٹ: ۔سیتا ہرن (۱۹۶۰)، چائے کے باغ (۱۹۶۴)، ہاؤسنگ سوسائٹی (۱۹۶۶)، دل ربا (۱۹۷۶)، اگلے جنم موہے بٹیا نہ کیجو (۱۹۷۷)

افسانوی مجموعے: ۔ستاروں سے آگے، پت جھڑ کی آواز، روشنی کی رفتار، شیشے کے گھر، فصل گل آئی یا اجل آئی، جگنوؤں کی دنیا۔

رپورتاژ: ۔کوہ دماوند، گلگشت، جہان دیگر، خضر سوچتا ہے، ستمبر کا چاند، لندن لیٹر، دکن سا ٹھار نہیں سنسار میں، پدما ندی کے کنارے، قید خانے میں تلاطم ہے کہ ہند آتی ہے، چھٹے اسیر تو بدلا ہوا زمانہ تھا۔

اعزازات وانعامات: ۔ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ (۱۹۶۷)، سوویت لینڈ نہرو ایوارڈ (۱۹۶۷)، اتر پردیش اردو اکادمی ایوارڈ (۱۹۸۲)، پدم شری (۱۹۸۴)، غلاب ایوارڈ (۱۹۸۴) اقبال سمان (۱۹۸۸)، بہادر شاہ ظفر ایوارڈ (۲۰۰۰)

علی سردار جعفری .... گیان پیٹھ ایوارڈ (۱۹۹۸)

معروف نام: علی سردار جعفری — والد: سید جعفر طیار جعفری

والدہ: زاہدہ خاتون جعفری

ولادت: ۲۹ رنومبر ۱۹۱۳، بلرامپور — وفات: ۱ راگست ۲۰۰۰

تصانیف: -افسانوں کا مجموعہ؛ منزل (۱۹۳۸) ڈراموں کا مجموعہ؛ یہ کس کا خون ہے (۱۹۴۳) نظموں کا مجموعہ؛ نئی دنیا کو سلام ۱۹۴۷ (تمثیلی نظم)، خون کی لکیریں ۱۹۴۹، امن کا ستارہ ۱۹۵۰، ایشیا جاگ اٹھا ۱۹۵۲، پتھر کی دیوار ۱۹۵۳، ایک خواب اور ۱۹۶۵، پیراہن شرر ۱۹۶۶، لہو پکارتا ہے ۱۹۷۸۔

لکھنؤ کی پانچ راتیں ۱۹۶۲ (نثر)، پیغمبران سخن ۱۹۷۰ (تنقیدی مضامین)

اقبال شناسی ۱۹۷۶ (تنقید)

اعزازات وانعامات: -پدم شری (۱۹۶۷)، اتر پردیش اردو اکادمی ایوارڈ (۱۹۷۹،۱۹۷۷)

شہریار .... گیان پیٹھ ایوارڈ (۲۰۰۸)

معروف نام: شہریار — اصل نام: کنور اخلاق محمد خان

والد: کنور ابو محمد خان — والدہ: بسم اللہ بیگم

ولادت: ۱۶ رجون ۱۹۳۶، آنولہ، ضلع بریلی، اتر پردیش

وفات: ۱۴ رفروری ۲۰۱۱ علی گڑھ۔

مجموعۂ کلام: اسم اعظم (۱۹۶۵) پہلا شعری مجموعہ، ساتواں در (۱۹۶۹)، ہجر کے موسم (۱۹۷۸)، خواب کا در بند ہے (۱۹۸۵)، نیند کی کرچیں (۱۹۹۵)، حاصل سیر جہاں (۲۰۰۱)، شام ہونے والی ہے (۲۰۰۴)۔

قافلے یادوں کے (پہلا انتخاب ۱۹۸۷) دیوناگری میں، دھوپ کی دیواریں ۱۹۹۸، دھند کی روشنی (شہریار کی منتخب نظمیں ۲۰۰۳)، میرے حصے کی زمین (کلیات ہندی) ۱۹۹۸،

۱۹۷۱ء میں "ن م راشد فکر و فن" کے عنوان سے تنقیدی مضامین کا مجموعہ مغنی تبسم کے ساتھ مرتب کیا۔

اعزازات وانعامات: ۔ساہتیہ اکادمی ایوارڈ، غالب انعام، اقبال سمان (۱۹۸۷) حیدرآباد سینٹرل یونیورسٹی سے ڈی لٹ کی اعزازی ڈگری (۲۰۱۰)

اردو کے مایہ ناز ادیبوں اور شاعروں کی تاریخ پیدائش

جنوری

نام	پیدائش	وفات
حسرت موہانی	۱؍جنوری ۱۸۷۵	۱۳؍مئی ۱۹۵۱
جمیل مظہری	۱؍جنوری ۱۹۰۴	۲۳؍جولائی ۱۹۷۹
ثاقب لکھنوی	۲؍جنوری ۱۸۶۹	۲۴؍جولائی ۱۹۴۶
نول کشور	۳؍جنوری ۱۸۳۶	۱۹؍فروری ۱۸۹۵
زاہدہ زیدی	۴؍جنوری ۱۹۳۰	۱۲؍جنوری ۲۰۱۱
بسمل سعیدی	۶؍جنوری ۱۹۰۲	۲۶؍اگست ۱۹۷۷
حسن نعیم	۶؍جنوری ۱۹۲۷	۲۲؍فروری ۱۹۹۷
ظفر پیامی	۶؍جنوری ۱۹۳۲	۱۰؍دسمبر ۱۹۸۹
شمیم رضوی	۶؍جنوری ۱۹۶۶	۱۹؍اگست ۲۰۰۹
شاد عظیم آبادی	۷؍جنوری ۱۸۴۶	۶؍جنوری ۱۹۲۷
سید حامد	۷؍جنوری ۱۹۲۰	۲۹؍دسمبر ۲۰۱۴
عرفان صدیقی	۸؍جنوری ۱۹۲۹	۱۶؍اپریل ۲۰۰۴
بلراج ورما	۱۰؍جنوری ۱۹۲۳	۱۰؍جنوری ۲۰۱۲
رشید حسن خاں	۱۰؍جنوری ۱۹۳۰	۲۵؍فروری ۲۰۰۶

پیغام آفاقی	۱۰؍جنوری ۱۹۵۶	۲۰؍اگست ۲۰۱۶
احمد فراز	۱۲؍جنوری ۱۹۳۱	۲۵؍اگست ۲۰۰۸
شاہد کلیم	۱۲؍جنوری ۱۹۵۱	۱۳؍اپریل ۲۰۰۶
عبدالحلیم شرر	۱۴؍جنوری ۱۸۶۰	۲۴؍دسمبر ۱۹۲۶
جگت موہن لال رواں	۱۴؍جنوری ۱۸۸۹	۲۶؍دسمبر ۱۹۳۴
حفیظ جالندھری	۱۴؍جنوری ۱۹۰۰	۱۲؍نومبر ۱۹۸۲
کیفی اعظمی	۱۴؍جنوری ۱۹۲۴	۱۰؍مئی ۲۰۰۲
امیر آغا قزلباش	۱۵؍جنوری ۱۹۴۳	۲۵؍مئی ۲۰۰۳
ہاجرہ مسرور	۱۷؍جنوری ۱۹۲۹	۱۵؍ستمبر ۲۰۱۲
برج نرائن چکبست	۱۹؍جنوری ۱۸۸۲	۱۲؍فروری ۱۹۲۶
قرۃ العین حیدر	۲۰؍جنوری ۱۹۲۷	۲۱؍اگست ۲۰۰۷
جمیل الدین عالی	۲۰؍جنوری ۱۹۲۵	۲۴؍نومبر ۲۰۱۵
سکندر علی وجد	۲۲؍جنوری ۱۹۱۳	۱۶؍مئی ۱۹۸۳
صفیہ اختر	۲۵؍جنوری ۱۹۱۸	۱۷؍جنوری ۱۹۵۳
فرمان فتح پوری	۲۶؍جنوری ۱۹۲۶	۳؍اگست ۲۰۱۳
اقبال سہیل	۲۸؍جنوری ۱۸۸۵	۷؍نومبر ۱۹۵۵
عشرت کرتپوری	۲۸؍جنوری ۱۹۲۴	۲۰؍ستمبر ۲۰۰۰
نامی انصاری	۳۱؍جنوری ۱۹۳۰	۹؍جنوری ۲۰۱۰
شاذ تمکنت	۳۱؍جنوری ۱۹۳۳	۱۸؍اگست ۱۹۸۵

فروری

نام	پیدائش	وفات
رضا نقوی واہی	۱؍فروری ۱۹۱۵	۵؍جنوری ۲۰۰۲
شوکت تھانوی	۲؍فروری ۱۹۰۴	۴؍مئی ۱۹۶۳
لطف الرحمٰن	۲؍فروری ۱۹۴۱	یکم ستمبر ۲۰۱۳
علی عباس حسینی	۳؍فروری ۱۸۹۷	۲۷؍ستمبر ۱۹۶۹
کاوش بدری	۳؍فروری ۱۹۲۸	۲۸؍مئی ۲۰۰۹
مخدوم محی الدین	۴؍فروری ۱۹۰۸	۳۰؍اگست ۱۹۶۹
ظ. انصاری	۴؍فروری ۱۹۲۵	۳۱؍جنوری ۱۹۹۱
عنوان چشتی	۵؍فروری ۱۹۳۷	یکم؍فروری ۲۰۰۴
جاں نثار اختر	۸؍فروری ۱۹۱۴	۸؍اگست ۱۹۷۶
شفیع الدین نیر	۹؍فروری ۱۹۰۳	۳؍جنوری ۱۹۷۸
ضیا فتح آبادی	۹؍فروری ۱۹۱۳	۱۹؍اگست ۱۹۸۴
صلاح الدین پرویز	۹؍فروری ۱۹۵۲	۲۷؍اکتوبر ۲۰۱۱
باقر مہدی	۱۱؍فروری ۱۹۲۷	۲۵؍ستمبر ۲۰۰۶
فیض احمد فیض	۱۳؍فروری ۱۹۱۱	۲۰؍نومبر ۱۹۸۴
وحید قریشی	۱۴؍فروری ۱۹۲۵	۱۷؍اکتوبر ۲۰۰۹
سرراس مسعود	۱۵؍فروری ۱۸۸۹	۳۰؍جولائی ۱۹۳۷

غلام ربانی تاباں	۱۵؍فروری ۱۹۱۴	۷؍فروری ۱۹۹۳
رضیہ سجاد ظہیر	۱۵؍فروری ۱۹۲۸	۱۸؍ستمبر ۱۹۷۹
عبدالسلام ندوی	۱۶؍فروری ۱۸۸۳	۴؍اکتوبر ۱۹۵۶
آرزو لکھنوی	۱۷؍فروری ۱۸۷۳	۱۶؍اپریل ۱۹۵۱
اعجاز صدیقی	۱۷؍فروری ۱۹۱۱	۹؍فروری ۱۹۷۸
کمال احمد صدیقی	۱۷؍فروری ۱۹۲۶	۲۳؍دسمبر ۲۰۱۳
منصور عمر	۱۷؍فروری ۱۹۵۵	۲۳؍اپریل ۲۰۱۴
شکیل الرحمان	۱۸؍فروری ۱۹۳۱	۹؍مئی ۲۰۱۶
مونس رضا	۲۰؍فروری ۱۹۲۵	۱۸؍جولائی ۱۹۹۴
امیر مینائی	۲۱؍فروری ۱۸۲۹	۳۱؍اکتوبر ۱۹۰۰
منشی محبوب عالم	۲۱؍فروری ۱۸۶۲	۲۳؍مئی ۱۹۳۷
وامق جونپوری	۲۳؍فروری ۱۹۰۹	۲۱؍نومبر ۱۹۹۸
اسعد بدایونی	۲۴؍فروری ۱۹۵۸	۵؍مارچ ۲۰۰۳
محمد دین تاثیر	۲۸؍فروری ۱۹۰۲	۳۰؍نومبر ۱۹۵۸
غیاث احمد گدی	۲۸؍فروری ۱۹۲۸	۲۵؍جنوری ۱۹۸۷
حبیب جالب	۲۸؍فروری ۱۹۲۸	۱۲؍مارچ ۱۹۹۳

مارچ

نام	پیدائش	وفات
اصغر گونڈوی	یکم/مارچ ۱۸۸۴	۳/نومبر ۱۹۳۶
عبداللطیف اعظمی	یکم مارچ ۱۹۱۷	مئی ۲۰۰۲
اجمل اجملی	یکم مارچ ۱۹۳۲	اگست ۱۹۹۳
دھرم پال گپتا وفا	۳/مارچ ۱۹۰۷	۱۵/نومبر ۱۹۸۵
میکش اکبرآبادی	۳/مارچ ۱۹۰۲	۲۵/اپریل ۱۹۹۱
رام لعل	۳/مارچ ۱۹۲۳	۵/اکتوبر ۱۹۹۶
سید ضمیر حسن دہلوی	۴/مارچ ۱۹۴۰	۱۷/مئی ۲۰۱۴
آغا شاعر قزلباس	۵/مارچ ۱۸۷۱	یکم/مارچ ۱۹۴۰
شفیق جونپوری	۵/مارچ ۱۹۰۲	۵/مارچ ۱۹۶۲
مظہر امام	۵/مارچ ۱۹۳۰	۳/جنوری ۲۰۱۲
بخش لائل پوری	۵/مارچ ۱۹۳۴	مارچ ۲۰۰۲
قیوم نظر	۷/مارچ ۱۹۱۴	۱۹۸۹
ساحر لدھیانوی	۸/مارچ ۱۹۲۱	۲۵/اکتوبر ۱۹۸۰
مہندر سنگھ بیدی سحر	۹/مارچ ۱۹۰۹	۱۷/جولائی ۱۹۹۲
میر غلام رسول نازکی	۹/مارچ ۱۹۱۰	۱۶/اپریل ۱۹۹۸
ہنس راج رہبر	۹/مارچ ۱۹۱۳	۲۳/جولائی ۱۹۹۴

مائل خیرآبادی	۱۰/مارچ ۱۹۱۰	۱۸/دسمبر ۱۹۹۸
علی جواد زیدی	۱۰/مارچ ۱۹۱۶	۶/دسمبر ۲۰۰۶
ساجد رشید	۱۱/مارچ ۱۹۵۵	۱۱/جولائی ۲۰۱۱
عبدالماجد دریابادی	۱۵/مارچ ۱۸۹۲	۷/جنوری ۱۹۷۷
نصیرالدین ہاشمی	۱۵/مارچ ۱۸۹۵	۲۶/ستمبر ۱۹۶۵
جلیل قدوائی	۱۵/مارچ ۱۹۰۴	۲۲/فروری ۱۹۷۱
واجدہ تبسم	۱۶/مارچ ۱۹۳۵	۷/دسمبر ۲۰۱۱
امجد حیدرآبادی	۱۹/مارچ ۱۸۸۸	۲۹/مارچ ۱۹۶۱
شوکت صدیقی	۲۰/مارچ ۱۹۲۳	۱۸/دسمبر ۲۰۰۶
بیخود دہلوی	۲۱/مارچ ۱۸۶۳	۲/اکتوبر ۱۹۵۵
دیا نرائن نگم	۲۲/مارچ ۱۸۸۲	۲/نومبر ۱۹۴۲
دوا کر راہی	۲۷/مارچ ۱۹۱۴	۳/جنوری ۲۰۰۲
میاں بشیر احمد	۲۹/مارچ ۱۸۹۳	۳/مارچ ۱۹۷۱

اپریل

نام	پیدائش	وفات
ذکاءاللہ دہلوی	یکم اپریل ۱۸۳۲	۷/نومبر ۱۹۱۰
ابن صفی	یکم/اپریل ۱۹۲۸	۲۶/جولائی ۱۹۸۰
ڈاکٹر شریف احمد	یکم اپریل ۱۹۳۰	۲۰/جولائی ۲۰۱۲
کلام حیدری	۲/اپریل ۱۹۳۰ء	
آغا حشر کاشمیری	۴/اپریل ۱۸۷۹	۲۸/اپریل ۱۹۳۵
اسماعیل پانی پتی	۴/اپریل ۱۸۹۳	۱۲/اکتوبر ۱۹۷۲
سلیمان اریب	۵/اپریل ۱۹۲۲	۷/ستمبر ۱۹۷۰
سیدہ جعفر	۵/اپریل ۱۹۳۴	۲۴/جون ۲۰۱۶
جگر مرادآبادی	۶/اپریل ۱۸۹۰	۹/ستمبر ۱۹۶۰
کشمیری لال ذاکر	۷/اپریل ۱۹۱۹	۳۱/اگست ۲۰۱۶
جعفر عباس	۷/اپریل ۱۹۴۳	۱۶/نومبر ۲۰۰۳
ل۔ اکبرآبادی	۸/اپریل ۱۸۸۵	۶/جون ۱۹۸۰
منیر نیازی	۹/اپریل ۱۹۲۸	۲۶/دسمبر ۲۰۰۶
ناسخ	۱۰/اپریل ۱۷۷۲	۱۶/اگست ۱۸۳۸
ابومحمد سحر	۱۰/اپریل ۱۹۲۸	۲۹/اپریل ۲۰۰۲
الیاس احمد گدی	۱۴/اپریل ۱۹۳۲	۲۷/جولائی ۱۹۹۷

ہرچند اختر	۱۵/اپریل ۱۹۰۰	یکم جنوری ۱۹۵۸
نشور واحدی	۱۵/اپریل ۱۹۱۲	۴/جنوری ۱۹۸۳
زبیر رضوی	۱۵/اپریل ۱۹۳۵	۲۰/فروری ۲۰۱۶
عشرت رحمانی	۱۶/اپریل ۱۹۱۰	۱۳/مارچ ۱۹۹۲
رؤف رضا	۱۸/اپریل ۱۹۵۴	۲/دسمبر ۲۰۱۶
مولوی عبدالحق	۲۰/اپریل ۱۸۷۰	۱۶/اگست ۱۹۶۱
احتشام حسین	۲۱/اپریل ۱۹۱۲	یکم/دسمبر ۱۹۷۲
کفیل آزر	۲۳/اپریل ۱۹۴۰	۲۸/نومبر ۲۰۰۳

مئی

نام	پیدائش	وفات
حیات اللہ انصاری	یکم مئی ۱۹۱۱	۱۸ر فروری ۱۹۹۹
پروفیسر علی محمد خسرو	یکم مئی ۱۹۲۵	۲۴ر اگست ۲۰۰۳
مغیث الدین فریدی	یکم مئی ۱۹۲۵	۱۵ر جولائی ۲۰۰۱
اختر شیرانی	۴ر مئی ۱۹۰۵	۹ر ستمبر ۱۹۴۸
ظفر گورکھپوری	۵ر مئی ۱۹۳۵	۳۰ر جولائی ۲۰۱۷
قاضی عبدالودود	۸ر مئی ۱۸۹۶	۲۵ر جنوری ۱۹۸۴
مجنوں گورکھپوری	۱۰ر مئی ۱۹۰۴	۸ر اگست ۱۹۸۸
ابرار حسن گنوری	۱۱ر مئی ۱۸۹۸	۷ر نومبر ۱۹۷۳
اشرف صبوحی	۱۱ر مئی ۱۹۰۵	۲۲ر اپریل ۱۹۹۰
سعادت حسن منٹو	۱۱ر مئی ۱۹۱۲	۱۸ر جنوری ۱۹۵۵
بلونت سنگھ	۱۵ر مئی ۱۹۳۰	۲۷ر مئی ۱۹۸۴
ملا واحدی	۱۷/۱۸۸۸	۲۲ر اگست ۱۹۷۶
شفیق فاطمہ جعفری	۱۷ر مئی ۱۹۳۰	۱۶ر اگست ۲۰۱۲
وزیر آغا	۱۸ر مئی ۱۹۲۲	۷ر ستمبر ۲۰۱۰
ساجد زیدی	۱۸ر مئی ۱۹۲۷	۹ر مارچ ۲۰۱۱
عادل منصوری	۱۸ر مئی ۱۹۳۶	۶ر نومبر ۲۰۰۸

ہیرانند سوز	۱۹ر مئی ۱۹۲۲	۷ر جنوری ۲۰۰۲
حفیظ بنارسی	۲۰ر مئی ۱۹۳۳	۱۶ر جون ۲۰۰۸
شاہد احمد دہلوی	۲۲ر مئی ۱۹۰۶	۲۸ر مئی ۱۹۶۷
داغ دہلوی	۲۵ر مئی ۱۸۳۱	۱۴ر فروری ۱۹۰۵
میرا جی	۲۵ر مئی ۱۹۱۲	۳ر نومبر ۱۹۴۹
سریندر پرکاش	۲۶ر مئی ۱۹۳۰	۸ر نومبر ۲۰۰۲
دیوندر ستیارتھی	۲۸ر مئی ۱۹۰۸	۱۲ر فروری ۲۰۰۳

جون

نام	پیدائش	وفات
احمد جمال پاشا	یکم رجون ۱۹۳۶	۲۸رستمبر ۱۹۸۷
وہاب اشرفی	۲رجون ۱۹۳۶	۱۵رجولائی ۲۰۱۲
شہاب جعفری	۲رجون ۱۹۳۰	یکم فروری ۲۰۰۲
شبلی نعمانی	۴رجون ۱۸۵۷	۱۸رنومبر ۱۹۱۴
پنڈت رتن ناتھ سرشار	۵رجون ۱۸۸۲	۲۷رجنوری ۱۹۰۲
سیماب اکبرآبادی	۵رجون ۱۸۸۲	۳۱رجنوری ۱۹۵۱
گوپال متل	۷رجون ۱۹۰۶	۱۵راپریل ۱۹۹۳
خواجہ احمد عباس	۷رجون ۱۹۱۴	۳۱رمئی ۱۹۸۷
شمیم کرہانی	۸رجون ۱۹۱۳	۱۹رمارچ ۱۹۷۵
محمد حسین آزاد	۱۰رجون ۱۸۳۰	۲۲رجنوری ۱۹۱۰
عبدالرحمٰن	۱۰رجون ۱۸۸۵	۷رنومبر ۱۹۱۸
ابن انشاء	۱۰رجون ۱۹۲۸	۱۱رجنوری ۱۹۷۸
وارث علوی	۱۱رجون ۱۹۲۸	۹رجنوری ۲۰۱۴
نازش انصاری	۱۲رجون ۱۹۴۸	۱۲رجون ۲۰۰۳
مغنی تبسم	۱۳رجون ۱۹۳۰	۱۵رفروری ۲۰۱۲
احمد رضا خاں بریلوی	۱۴رجون ۱۸۵۶	۲۸راکتوبر ۱۹۲۱

شاہ عالم ثانی	۱۵رجون ۱۷۲۸	۱۹رنومبر ۱۸۰۶
ابواللیث صدیقی	۱۵رجون ۱۹۱۶	۷رستمبر ۱۹۹۴
عزیز حامد مدنی	۱۵رجون ۱۹۲۴	۲۳راپریل ۱۹۹۱
اظہار اثر	۱۵جون ۱۹۲۸	۱۵راپریل ۲۰۱۱
شہریار	۱۶رجون ۱۹۳۶	۱۳رفروری ۲۰۱۲
قیصر حیدر دہلوی	۱۷رجون ۱۹۲۸	۹رفروری ۱۹۹۲
سلمیٰ صدیقی	۱۸رجون ۱۹۳۱	۱۳رفروری ۲۰۱۷
کنہیا لال کپور	۲۷رجون ۱۹۱۰	۱۸رمئی ۱۹۸۰
مجید امجد	۲۹رجون ۱۹۱۴	۱۱رمئی ۱۹۷۴
نثار احمد فاروقی	۲۹رجون ۱۹۳۴	۲۸رنومبر ۲۰۰۴

جولائی

نام	پیدائش	وفات
تلوک چند محروم	یکم؍جولائی ۱۸۸۷	۶؍جنوری ۱۹۶۶
سلام مچھلی شہری	یکم؍جولائی ۱۹۲۱	۱۹؍نومبر ۱۹۷۳
محمد حسن	یکم؍جولائی ۱۹۲۶	۲۵؍اپریل ۲۰۱۰
کمار پاشی	۳؍جولائی ۱۹۳۵	۱۸؍نومبر ۱۹۹۲
سہیل عظیم آبادی	۵؍جولائی ۱۹۱۱	۲۸؍نومبر ۱۹۷۹
رمز آفاقی	۸؍جولائی ۱۹۱۴	۳۱؍مئی ۲۰۰۲
صدیق مجیبی	۸؍جولائی ۱۹۳۱	۶؍مارچ ۲۰۱۴
روش صدیقی	۱۰؍جولائی ۱۹۰۹	۲۳؍جنوری ۱۹۷۱
مصور سبزواری	۱۰؍جولائی ۱۹۲۲	۱۲؍جون ۲۰۰۲
ظہیر احمد صدیقی	۱۰؍جولائی ۱۹۲۹	
ایم حبیب خاں	۱۱؍جولائی ۱۹۳۱	۲؍مارچ ۱۹۹۸
اثر لکھنوی	۱۲؍جولائی ۱۸۸۵	۶؍جون ۱۹۶۷
نازش پرتاپ گڑھی	۱۲؍جولائی ۱۹۲۴	۱۰؍اپریل ۱۹۸۴
قمر رئیس	۱۲؍جولائی ۱۹۳۲	۲۹؍اپریل ۲۰۰۹
محمد علی تاج	۱۴؍جولائی ۱۹۲۶	۱۲؍اپریل ۱۹۸۷
خضر برنی	۱۶؍جولائی ۱۹۰۸	۲۸؍فروری ۱۹۸۹
تنویر احمد علوی	۱۶؍جولائی ۱۹۳۰	۲۰؍فروری ۲۰۱۳
ملا رموزی	۱۸؍جولائی ۱۸۹۶	۱۰؍جنوری ۱۹۵۲
عزیز وارثی	۱۷؍جولائی ۱۹۲۴	۲۹؍جولائی ۱۹۸۹
اعزاز افضل	۲۰؍جولائی ۱۹۳۶	یکم جنوری ۱۹۹۷
خورشید الاسلام	۲۱؍جولائی ۱۹۱۹	۱۹؍جون ۲۰۰۶
راج بہادر گوڑ	۲۱؍جولائی ۱۹۱۸	۷؍اکتوبر ۲۰۱۱
شائستہ اکرام اللہ	۲۲؍جولائی ۱۹۱۵	۱۱؍دسمبر ۲۰۰۰
عزیز اندوری	۲۳؍جولائی ۱۹۳۲	۳۰؍اکتوبر ۲۰۱۴
مسعود حسن رضوی	۲۹؍جولائی ۱۸۹۳	۲۹؍دسمبر ۱۹۷۵
پریم چند	۳۱؍جولائی ۱۸۸۰	۸؍اکتوبر ۱۹۳۶

اگست

نام	پیدائش	وفات
عطیہ فیضی	یکم راگست ۱۸۷۷	۴ر جنوری ۱۹۶۷
ن م راشد	یکم راگست ۱۹۱۵	۹ر اکتوبر ۱۹۷۵
خدا بخش خاں	۲ر اگست ۱۸۴۲	۳ر اگست ۱۹۰۸
پرکاش فکری	۲ر اگست ۱۹۳۱	۳۰ر اکتوبر ۱۹۹۹
شکیل بدایونی	۳ر اگست ۱۹۱۴	۲۰ر اپریل ۱۹۷۰
شباب اللت	۳ر اگست ۱۹۳۳	۷ر فروری ۲۰۱۴
فرید پربتی	۴ر اگست ۱۹۶۱	۱۴ر دسمبر ۲۰۱۱
بشیر الدین احمد	۴ر اگست ۱۹۶۱	۲۴ر اگست ۱۹۷۷
ابراہیم یوسف	۷ر اگست ۱۹۲۱	۳۰ر اکتوبر ۱۹۹۹
خلیل الرحمٰن اعظمی	۹ر اگست ۱۹۲۷	یکم رجون ۱۹۷۸
عصمت جاوید	۱۲ر اگست ۱۹۲۲	۱۹ر اگست ۲۰۰۲
وحید اختر	۱۲ر اگست ۱۹۳۵	۱۳ر دسمبر ۱۹۹۶
دیوان سنگھ مفتون	۱۴ر اگست ۱۸۹۰	۲۶ر جنوری ۱۹۷۵
محمد طفیل	۱۴ر اگست ۱۹۲۳	۵ر جولائی ۱۹۸۶
دیویندر اسر	۱۴ر اگست ۱۹۲۸	۶ر نومبر ۲۰۱۲
وقار عظیم	۱۵ر اگست ۱۹۱۰	۱۷ر نومبر ۱۹۷۶

اختر انصاری	۱۵ر اگست ۱۹۲۰	۱۸ر اگست ۱۹۸۵
عبداللہ حسین	۱۴ر اگست ۱۹۳۱	۴ر جولائی ۲۰۱۵
شکیلہ اختر	۱۶ر اگست ۱۹۱۶	۹ر فروری ۱۹۹۴
امداد امام اثر	۱۷ر اگست ۱۸۴۹	۱۷ر اکتوبر ۱۹۳۴
بشر نواز	۱۸ر اگست ۱۹۳۵	۹ر جولائی ۲۰۱۵
صالحہ عابد حسین	۱۸ر اگست ۱۹۱۳	۸ر جنوری ۱۹۸۸
اختر اورینوی	۱۹ر اگست ۱۹۱۰	۳۱ر مارچ ۱۹۷۷
عبدالقادر سروری	۱۹ر اگست ۱۹۰۶	۱۱ر مارچ ۱۹۷۱
عصمت چغتائی	۲۱ر اگست ۱۹۱۵	۲۴ر اکتوبر ۱۹۹۱
شیخ ابراہیم ذوق	۲۲ر اگست ۱۷۹۰	۱۶ر نومبر ۱۸۵۴
ابراہیم جلیس	۲۲ر اگست ۱۹۲۴	۲۶ر اکتوبر ۱۹۷۷
ادا جعفری	۲۲ر اگست ۱۹۲۴	۲۱ر مارچ ۲۰۱۵
رشید جہاں	۲۵ر اگست ۱۹۵۰	۲۹ر جولائی ۱۹۵۲
فراق گورکھپوری	۲۸ر اگست ۱۸۹۶	۳ر مارچ ۱۹۸۲

ستمبر

نام	پیدائش	وفات
راجندسنگھ بیدی	۱؍ستمبر ۱۹۱۵	۱۱؍نومبر ۱۹۸۴
حبیب تنویر	۱؍ستمبر ۱۹۲۳	۸؍جون ۲۰۰۹
فاطمہ ثریا بجیا	۱؍ستمبر ۱۹۳۰	۱۰؍فروری ۲۰۱۶
سید عبدالعظیم	۱؍ستمبر ۱۹۳۰	۱۱؍جنوری ۲۰۱۶
منشا یاد	۵؍ستمبر ۱۹۳۷	۱۵؍اکتوبر ۲۰۱۱
جوگیندر پال	۵؍ستمبر ۱۹۳۷	۲۳؍اپریل ۲۰۱۶
آل احمد سرور	۹؍ستمبر ۱۹۱۱	۹؍فروری ۲۰۰۲
صابر دت	۹؍ستمبر ۱۹۳۸	۳؍فروری ۱۹۹۹
رضوان احمد	۹؍ستمبر ۱۹۴۷	۱؍جون ۲۰۱۱
ثمینہ راجہ	۱۱؍ستمبر ۱۹۶۱	۳۰؍اکتوبر ۲۰۱۲
فانی بدایونی	۱۲؍ستمبر ۱۸۷۹	۲۶؍اگست ۱۹۴۱
ممتاز مفتی	۱۲؍ستمبر ۱۹۰۵	۳؍نومبر ۱۹۹۵
رئیس امروہوی	۱۲؍ستمبر ۱۹۱۴	۲۲؍ستمبر ۱۹۸۸
ممتاز شیریں	۱۲؍ستمبر ۱۹۲۴	۱۱؍مارچ ۱۹۷۳
کلیم الدین احمد	۱۵؍ستمبر ۱۹۰۸	۲۲؍دسمبر ۱۹۸۳
شان الحق حقی	۱۵؍ستمبر ۱۹۱۷	۱۱؍اکتوبر ۲۰۰۵

رام لال نابھوی	۱۶؍ستمبر ۱۹۱۸	۱۶؍مارچ ۱۹۹۵
عطا کاکوروی	۱۷؍ستمبر ۱۹۰۴	۲۳؍فروری ۲۰۱۶
نوح ناروی	۱۸؍ستمبر ۱۸۷۸	۱۰؍اکتوبر ۱۹۶۲
یوسف حسین خاں	۱۸؍ستمبر ۱۹۰۲	۲۱؍فروری ۱۹۷۹
خمار بارہ بنکوی	۱۹؍ستمبر ۱۹۱۹	۱۹؍فروری ۱۹۹۹
عرش ملسیانی	۱۰؍ستمبر ۱۹۰۸	۲۵؍ستمبر ۱۹۷۹
مانک ٹالہ	۲۱؍ستمبر ۱۹۲۴	۱۹؍فروری ۲۰۱۳
محمد حسنین بیکل	۲۳؍ستمبر ۱۹۲۳	۱۷؍فروری ۲۰۱۶
شانتی رنجن بھٹاچاریا	۲۴؍ستمبر ۱۹۳۰	۱۵؍ستمبر ۱۹۹۳
برج پریمی	۲۴؍ستمبر ۱۹۳۸	۳۰؍اپریل ۱۹۹۰
منظر کاظمی	۲۴؍ستمبر ۱۹۴۰	۱۲؍اگست ۲۰۰۰
اطہر پرویز	۲۵؍ستمبر ۱۹۲۵	۱۰؍مارچ ۱۹۸۴
بلراج کومل	۲۵؍ستمبر ۱۹۲۸	۲۴؍نومبر ۲۰۱۳
رام بابو سکسینہ	۲۷؍ستمبر ۱۸۹۶	۲۰؍دسمبر ۱۹۵۷
پرویز شاہدی	۳۰؍ستمبر ۱۹۱۰	۵؍مئی ۱۹۶۸

اکتوبر

نام	پیدائش	وفات
اختر انصار بدایونی	۱؍اکتوبر۱۹۰۹	۵؍اکتوبر۱۹۸۸
مجروح سلطانپوری	۱؍اکتوبر۱۹۱۹	۲۴؍مئی۲۰۰
ممتاز حسین	۱؍اکتوبر۱۹۳۴	۱۵؍اگست۱۹۹۲
پطرس بخاری	۱؍اکتوبر۱۹۹۸	۵؍دسمبر۱۹۵۸
خوشتر گرامی	۴؍اکتوبر۱۹۰۲	۱۵؍جنوری۱۹۸۸
نیر سلطانپوری	۴؍اکتوبر۱۹۰۸	۱۵؍اگست۱۹۸۵
حافظ محمود شیرانی	۵؍اکتوبر۱۸۸۰	۱۵؍فروری۱۹۴۶
اسلم پرویز	۵؍اکتوبر۱۹۳۲	۶؍ستمبر۲۰۱۷
فکر تونسوی	۷؍اکتوبر۱۹۱۸	۱۲؍ستمبر۱۹۸۷
شریف الحسن نقوی	۷؍اکتوبر۱۹۲۹	۱؍نومبر۲۰۱۵
تیغ الہ آبادی	۱۰؍اکتوبر۱۹۳۰	۱۳؍اکتوبر۱۹۷۰
کلیم عاجز	۱۱؍اکتوبر۱۹۲۶	۱۵؍فروری۲۰۱۵
شمیم نکہت	۱۲؍اکتوبر۱۹۳۵	۲۸؍ستمبر۲۰۱۶
ندا فاضلی	۱۲؍اکتوبر۱۹۳۸	۸؍فروری۲۰۱۶
امتیاز علی تاج	۱۳؍اکتوبر۱۹۰۰	۱۹؍اپریل۱۹۷۰
رام پرکاش راہی	۱۵؍اکتوبر۱۹۲۴	۲۶؍اپریل۲۰۰۳

غلام السیدین	۱۶؍اکتوبر۱۹۰۴	۱۹؍دسمبر۱۹۷۱
سر سید احمد خاں	۱۷؍اکتوبر۱۸۱۷	۲۷؍مارچ۱۸۹۸
یاس یگانہ چنگیزی	۱۷؍اکتوبر۱۸۸۴	۴؍فروری۱۸۵۶
ملک زادہ منظور احمد	۱۷؍اکتوبر۱۹۲۹	۲۲؍اپریل۲۰۱۶
اسرار الحق مجاز	۱۹؍اکتوبر۱۹۱۱	۵؍دسمبر۱۹۵۵
شہباز ندیم	۲۱؍اکتوبر۱۹۵۱	۱۵؍جنوری۲۰۱۶
پنڈت آنند نرائن ملا	۲۴؍اکتوبر۱۹۰۱	۱۲؍جون۱۹۹۷
راج نراین راز	۲۷؍اکتوبر۱۹۳۵	۸؍نومبر۱۹۹۸
عابد سہیل	۲۷؍اکتوبر۱۹۳۲	۲۶؍جنوری۲۰۱۶
ڈاکٹر ابن فرید	۲۸؍اکتوبر۱۹۲۵	۹؍مئی۲۰۰۳
پروفیسر محمد حبیب	۳۰؍اکتوبر۱۹۰۲	۲۰؍جنوری۱۹۸۵
خواجہ احمد فاروقی	۳۰؍اکتوبر۱۹۱۷	۳۱؍دسمبر۱۹۹۵

نومبر

نام	پیدائش	وفات
عبدالقوی دسنوی	۱رنومبر ۱۹۳۰	۷رجولائی ۲۰۱۱
دلیپ بادل	۱رنومبر ۱۹۳۳	۱۳رمارچ ۱۹۶۶
سلیم احمد	۳رنومبر ۱۹۲۷	۱رستمبر ۱۹۸۳
عمیق حنفی	۳رنومبر ۱۹۲۸	۱۳راگست ۱۹۸۵
سجاد ظہیر	۵رنومبر ۱۹۰۴	۱۳رستمبر ۱۹۷۳
مخمور دہلوی	۷رنومبر ۱۹۰۰	۲رفروری ۱۹۵۶
یوسف ناظم	۷رنومبر ۱۹۲۱	۲۳رجولائی ۲۰۰۹
احسن مارہروی	۹رنومبر ۱۸۷۶	۳۰راگست ۱۹۴۰
علامہ اقبال	۹رنومبر ۱۸۷۷	۲۱راپریل ۱۹۳۸
پریم وار برٹنی	۹رنومبر ۱۹۳۰	۱۱راکتوبر ۱۹۷۹
ابوالکلام آزاد	۱۱رنومبر ۱۸۸۸	۲۲رفروری ۱۹۵۵
عزیز احمد	۱۱رنومبر ۱۹۱۳	۱۶ردسمبر ۱۹۷۸
اختر الایمان	۱۱رنومبر ۱۹۱۵	۹رمارچ ۱۹۹۶
رویندر کالیا	۱۱رنومبر ۱۹۳۸	۹رجنوری ۲۰۱۶
اسماعیل میرٹھی	۱۲رنومبر ۱۸۴۴	۳۱نومبر ۲۰۱۷
جمنا داس اختر	۱۲رنومبر ۱۹۱۶	۱رستمبر ۲۰۰۹

منچندہ بانی	۱۲رنومبر ۱۹۳۲	۱۱راکتوبر ۱۹۸۱
مختار الدین احمد	۱۴رنومبر ۱۹۲۴	۳۰رجون ۲۰۱۰
عنایت اللہ دہلوی	۱۵رنومبر ۱۸۶۹	۲۲راکتوبر ۱۹۴۳
احسن فاروقی	۱۵رنومبر ۱۹۱۳	۲۶رفروری ۱۹۷۸
اکبر الہٰ آبادی	۱۶رنومبر ۱۸۴۶	۹رستمبر ۱۹۲۱
مولوی عبدالحق	۱۶رنومبر ۱۸۷۰	۱۶راگست ۱۹۶۱
غلام عباس	۱۷رنومبر ۱۹۰۹	۳رنومبر ۱۹۸۲
جمیلہ ہاشمی	۱۷رنومبر ۱۹۲۹	۱۰رجنوری ۱۹۸۸
وحشت کلکتوی	۱۸رنومبر ۱۸۸۱	۳۰رجولائی ۱۹۵۶
احمد ندیم قاسمی	۲۰رنومبر ۱۹۱۶	۱۰رجولائی ۲۰۰۶
سید سلیمان ندوی	۲۲رنومبر ۱۸۸۴	۲۳رنومبر ۱۹۵۳
محمد احسن فاروقی	۲۲رنومبر ۱۹۱۴	۲۶راپریل ۱۹۷۸
قتیل شفائی	۲۲رنومبر ۱۹۱۹	۱۱رجولائی ۲۰۰۱
کرشن چندر	۲۳رنومبر ۱۹۱۴	۸رمارچ ۱۹۷۷
پروین شاکر	۲۴رنومبر ۱۹۵۲	۲۶ردسمبر ۱۹۹۴
علی سردار جعفری	۲۹رنومبر ۱۹۱۳	۱راگست ۲۰۰۰
محمود ہاشمی	۲۹رنومبر ۱۹۳۹	۲۲رستمبر ۲۰۰۹

دسمبر

نام	پیدائش	وفات
انور سدید	۴؍دسمبر ۱۹۲۸	۲۰؍مارچ ۲۰۱۶
جوش ملیح آبادی	۵؍دسمبر ۱۸۹۸	۲۲؍فروری ۱۹۸۲
ڈپٹی نذیر احمد	۶؍دسمبر ۱۸۳۶	۳؍مئی ۱۹۱۲
محی الدین قادری زور	۶؍دسمبر ۱۹۰۴	۲۵؍ستمبر ۱۹۶۲
قیوم خضر	۶؍دسمبر ۱۹۲۴	۱۲؍مارچ ۱۹۹۸
انتظار حسین	۷؍دسمبر ۱۹۲۳	۲؍فروری ۲۰۱۶
حمید الماس	۷؍دسمبر ۱۹۳۵	۱۶؍جولائی ۲۰۰۲
سر تیج بہادر سپرو	۸؍دسمبر ۱۸۷۵	۲۰؍جنوری ۱۹۴۹
امتیاز علی عرشی	۸؍دسمبر ۱۹۰۴	۲۱؍فروری ۱۹۸۱
ناصر کاظمی	۸؍دسمبر ۱۹۲۵	۴؍مارچ ۱۹۷۴
صغریٰ مہدی	۸؍دسمبر ۱۹۳۹	۱۷؍مارچ ۲۰۱۴
محسن الملک	۹؍دسمبر ۱۸۳۷	۱۶؍اکتوبر ۱۹۰۷
مولانا محمد علی جوہر	۱۰؍دسمبر ۱۸۷۸	۴؍جنوری ۱۹۳۱
آزردہ دہلوی	۱۲؍دسمبر ۱۷۸۹	۱۶؍جولائی ۱۸۶۸
برج موہن دتاتریہ کیفی	۱۳؍دسمبر ۱۸۶۶	۱؍نومبر ۱۹۵۵
مولانا عبدالمجید سالک	۱۳؍دسمبر ۱۸۹۴	۲۷؍ستمبر ۱۹۵۹

اوپیندر ناتھ اشک	۱۴؍دسمبر ۱۹۱۰	۱۸؍جنوری ۱۹۹۶
جون ایلیا	۱۴؍دسمبر ۱۹۱۰	۸؍نومبر ۲۰۰۲
جگن ناتھ آزاد	۱۵؍دسمبر ۱۹۱۸	۲۴؍جولائی ۲۰۰۴
سالک لکھنوی	۱۶؍دسمبر ۱۹۱۳	۴؍جنوری ۲۰۱۳
ساغر نظامی	۲۱؍دسمبر ۱۹۰۵	۲۱؍فروری ۱۹۸۴
مالک رام	۲۲؍دسمبر ۱۹۰۶	۱۶؍اپریل ۱۹۹۳
خلیق انجم	۲۲؍دسمبر ۱۹۳۵	۱۸؍اکتوبر ۲۰۱۶
قدسیہ زیدی	۲۳؍دسمبر ۱۹۱۴	۱۹۶۰
رشید احمد صدیقی	۲۴؍دسمبر ۱۸۹۲	۱۵؍جنوری ۱۹۷۷
مشیر جھنجھانوی	۲۴؍دسمبر ۱۹۲۶	۲۱؍مارچ ۱۹۹۰
خواجہ حسن نظامی	۲۵؍دسمبر ۱۸۷۸	۳۱؍جولائی ۱۹۵۵
صہبا لکھنوی	۲۵؍دسمبر ۱۹۱۹	۳۱؍مارچ ۲۰۰۲
خلیق احمد نظامی	۲۵؍دسمبر ۱۹۲۵	۵؍دسمبر ۱۹۹۷
شمیم فاروقی	۲۵؍دسمبر ۱۹۴۳	۲۹؍اگست ۲۰۱۴
اسد اللہ خاں غالب	۲۷؍دسمبر ۱۷۹۷	۱۵؍فروری ۱۸۶۹
حنیف نقوی	۲۹؍دسمبر ۱۹۳۸	۲۲؍دسمبر ۲۰۱۲
مخمور سعیدی	۳۱؍دسمبر ۱۹۳۴	۲؍مارچ ۲۰۱۰

(بحوالہ NCPUL کلینڈر ۲۰۱۸)